بیرندسنگھ

چندر کانتا

حصہ چہارم

بن باسی کا یکایک ایسے عجیب طریقہ سے ایک پہاڑ سے برآمد ہونا جوگی کا راجکمار کو خط نکال کے دینا گرتے ہوئے روکنا یہ سب باتیں راجکمار کو حیران اور پریشان کر رہی ہیں۔ بالکل تصویر حیرت بنے کھڑے تھے کبھی خیال کرتے تھے کہ یہ جوگی ضرور کوئی مہارشی ہے۔ کیسے عجیب طریقہ سے تشریف لا کر مجھے مرنے سے روکا ہے ورنہ میں ضرور خودکشی کر لیتا مگر انکو ان بن باسی سے کیا تعلق ہے یہ کیوں اس کی حمایت کرتے ہیں اسی سوچ میں راجکمار کو بہت عرصہ گذر گیا مثل ایک بیجان پتھر کے بت کے کھڑے دیکھ دیکھ کر حیران ہو رہے تھے اس حیرت انگیز سین نے انکی عقل کو چکرا دیا تھا آخیر بہت دیر کے بعد راجکمار جوگی سے مخاطب ہو کر بولا راجکمار۔ مہاراج واقعی یہ خط میرا ہے۔ میں اس بنباسی سے اچھی طرح واقف ہوں اسنے میرے سر بڑے بڑے احسان کئے ہیں میں انکے احسانوں کے بار سے دبا ہوا ہوں یہ بھی درست ہے کہ میں نے اسے شادی کیلئے قول دیا تھا اور میں اس قول پر قائم ہوں مگر اب اس کا خط کو کہ اس کا خط فرما دیں اسمیں کیا تحریر لکھی

ہے۔ یہ خط میری سچائی کی گواہی خود دیگا۔ اور وہ شرط خود انکی
طرف سے پیشتر کیگئی تھی اب بتایئے کہ میرا اس میں کیا قصور ہے میں مجبور ہوں

جوگی۔ کون سی شرط بیان کر؟

راجکمار۔ مہاراج انہوں نے خود یہ بات کہی تھی کہ مجھ سے اور راجکماری
چندر کانتا سے ایک ساتھ ایکدم۔ ایک وقت ایکجگہ شادی کیجاوے میرا اور اسکا
رتبہ برابر ہے میں ہر طرح اسکی برابری کا دعوے رکھتی ہوں۔ اسلئے میرے
اور اسکے اغراض میں فرق نہو ہر ایک امر میں درجہ دونوں کا مساوی سمجھا جاوے

جوگی۔ کیوں چھوکری یہ بات درست ہے۔

بن باسی۔ ہاں مہاراج لفظ بہ لفظ صحیح ہے۔

جوگی۔ پھر مجبوری کون سی ہے وعدے کے ایفا میں کون سی
رکاوٹ سدِ راہ ہے

راجکمار۔ مہاراج اسوقت یہ وعدہ عملی طور پر ظہور پذیر ہو سکتا تھا
جب راجکماری چندر کانتا زندہ ہوتیں جنکی خاطر میں نے بہت کچھ سختی
اوٹھائی تمام دنیا کو اس کے فراق میں خیرباد کہا۔ طلسم توڑا اشٹ گڈھ فتح کیا
کئی دفعہ مایوسی کے عالم میں جان دینے پر آمادہ ہو گیا۔ مگر زندگی باقی تھی۔ ایشور نے
بچا لیا۔ یہ سب اُن کے دم کیواسطے میں نے کیا۔ جب وہ ہی
میرے فراق میں اس ناپاک دنیا کو چھوڑ ایشور کے دھام کو سدھار
دیا۔ چلی گئی اور دنیا کی کوئی لذت اس کو نصیب نہ ہوئی تو میں کس
طرح زندہ رہکر کسی لذت سے فائدہ اٹھا سکتا ہوں اور جب راجکماری ہی اس دنیا

ہیں نہیں ہے اور اس کے فراق میں میں زندہ نہیں رہنا چاہتا ہوں
تو اس کا وعدہ کس طور پر ایفا کر سکتا ہوں۔ جب راجکماری سے
شادی ہو کر ارمان نہ نکلے تو بیرندر دنیا میں نہ تو زندہ رہ سکتا ہے نہ شادی
کر کے یہ کلنک اپنے سر لے سکتا ہے اور وعدہ بھی ساتھ شادی ہونے کا تھا
اب وہ شرط قائم ہی نہ رہی۔ آپ ہی بتائیں کہ کس کے ساتھ شرط کو
پوری کروں۔ راجکماری کو کہاں سے لاؤں۔ جو ان سے شادی رچاؤں ؎
جوگی۔ لڑکی کیوں ری چھوکری۔ کیا تو مجھے جھوٹا بنوانا چاہتی ہے یہ کیا کہتا ہے
بنباسی۔ لڑکی نہیں مہاراج میری کیا مجال ہے کہ آپ کو جھوٹا بناؤں
آپ پہلے یہ تو دریافت کیجئے کہ کیا انہوں نے ایسے خیال میں راجکماری
کو بیکنٹھ میں پہنچا دیا ہے۔ اخیر کون سی وجوہات سے انہوں نے کماری
کو پردہ تصور کیا ہے۔ بیان تو کریں ؎
جوگی۔ کدھر خیال ہے۔ سنتے ہو۔ چھوکری نے کیا سوال کیا وہ کہتی ہے کیا
وجوہات ہیں۔ جس سے تم نے کماری کے مرنے کو تسلیم کر لیا۔
راجکمار۔ تسلیم کر لیا میں نے کیا تسلیم کر لیا۔ آپ بھی تسلیم کریں گے
وہ دیکھئے سامنے کماری چندر کانتا اور صبا رفتار دونوں کی لاشیں پڑی
ہیں۔ ہائے کیسی بیکسی کی موت نصیب ہوئی ہے۔ کوئی کریا کرم بھی تو کرنے
والا نہ تھا۔ اس نازک بدن کو جنگلی جانوروں نے اپنی خوراک بنایا اور میں ابھی
تک اس دنیا میں بے شرم بے حیا جینے کو زندہ ہوں ؎
جوگی۔ آخر تم نے کس طرح اس بات کو مان لیا کہ یہ دونوں لاشیں

انہیں دونوں کی ہیں۔

راجکمار۔ جب میں یہاں آیا تھا تو سوائے ان دونوں کے کسی تیسرے کو یہاں نہیں دیکھا تھا بلکہ ان سے گفتگو کرنے سے معلوم ہوا کہ اس جگہ تک کسی کا گذر نہیں ہو سکتا پھر آپ فرمادیں کہ سوائے ان کے یہ لاشیں کسی دوسرے کی کس طرح تسلیم کر سکتا ہوں۔ یہ سُن کر جوگی فتح سنگھ کی طرف مخاطب ہوئے۔ ساتھ ان عیاروں کو بھی شامل کیا جو ہمراہ تھے یعنی روئے سخن اب تینوں کی طرف تھا۔

جوگی۔ اور کیوں تم لوگوں کا کیا خیال ہے۔

عیار۔ مہاراج ظاہر بات ہے۔ اس میں خیال کی کب گنجائش ہے۔

جوگی۔ یہ تو عشق میں بہوت ہو کر دیوانے ہو گئے ہیں مگر تم سب کی عقل پر کیا پتھر پڑ گئے۔ ایسے از حد فراموش ہو گئے کہ اتنے سے معاملہ میں جان دینے پر آمادہ ہو گئے۔ تم لوگ عیار کہلاتے ہو شرم کرو اور دیکھو کہ یہ لاشیں مرد کی ہیں یا عورت۔ اتنا سنتے ہی فتح سنگھ شام سنگھ اور جوتشی جی گویا ایک گہری نیند سے چونک پڑے اور لاشوں کو غور سے دیکھنے لگے۔ اب جو غور کیا تو واقعی وہ لاشیں مرد کی نہیں مارے شرمندگی کے سر جھکا لیا اور ہاتھ باندھ کر عرض کی۔

عیار۔ مہاراج ہم سے سخت غلطی ہوئی۔ راجکمار کی بیتابی نے ہم لوگوں کو بہوت کر دیا۔ دوسرا باعث یہ کہ یہاں اور کوئی انسان سوائے ان کے نہ تھا۔ اسواسطے یقین ہو گیا۔ راجکمار کے بعد ہم لوگ بھی کبھی

زندہ نہ رہتے ہم بھی جان دینے پر تیار تھے ۔ بڑی فاش غلطی ہوئی اور ان لاشوں کی حالت ایسی ہو رہی تھی کہ مرمورت کا خیال کچھ نہ رہا نہ اس بات کا وہم و گمان ہی تھا کہ یہاں اور بھی کوئی انسان ہوگا۔ جس کی لاش کی شناخت کرنے کا حق ہوتا مگر یہاں پر بھی بہت بڑی غلطی ہے۔ عیاروں سے ایسی غلطی نہ ہونا چاہیئے۔ میں خود اپنی غلطی پر نادم ہوں۔

جوگی۔ عیار ہو کر اتنی بڑی فاش غلطی شرم کی بات ہے۔ تمہاری ذرا سی غلطی میں کتنے جانوروں کا نقصان ہو جاتا۔ تو میرے پہنچنے میں ذرا بھی دیر ہوتی تو پھر کیا تھا۔ سوائے کف افسوس ملنے کے اور جان دینے کے کچھ ہاتھ نہ آتا ۔

فتح سنگھ بے شک مہاراج آپ درست فرماتے ہیں مجھ سے ایسا ہی قصور ہوا ہے۔ جو ہرگز قابل معافی نہیں ہے۔ میں اس کی سزا کے لئے خوشی سے تیار ہوں ۔

جوگی۔ اور دوسری اپنی اور غلطی کو دیکھو دیکھو اس طرف کیا نظر آتا ہے اس پہاڑوں کے بیچ میں گیا ہے۔ یاد کرو اور شرماؤ۔ یہ اشارہ تم کو اس لئے کافی سمجھا گیا۔ کہ تم اس غار کے ہر ایک راز سے واقف ہو۔ تم نے اپنے گورو کے حکم کو فراموش کیا جس کا نتیجہ بھگت رہے ہو۔ اگر خیال کرتے تو کیوں اس قدر مصیبت کا سامنا ہوتا۔ یاد کرو یہ حال تم اپنے گرو کی زبانی مفصل سن چکے ہو۔

فتح سنگھ نے اس طرف دیکھا۔ دیکھتے ہی ان کی زبان سے نکلا
ہو آج تک مجھے اس کا خیال تک ہی نہ آیا اور ٹکٹکی بندھ گئی راجکمار
نے جو فتح سنگھ نے ادہر دیکھتے حیرت سے دیکھا تو خود بھی ادہر ہی
دیکھنے لگے۔ سب کے سب ادہر متوجہ ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد جب ذرا
تعجب کم ہوا تو راجکمار اور فتح سنگھ پھر اسطرف لمپرے کہ جوگی جی
سے کچھ اور سوال کریں وہاں دیکھا تو نہ جوگی کو پایا نہ جن باسی کو
ان پہاڑونکو اسی طرح ہموار پایا۔ جیسے پہلے تھے بہت تلاش کیا۔
مگر کوئی پتہ نہ لگا۔ کہ وہ لوگ کہاں غائب ہو گئے۔ صرف ایک
پرچہ کاغذ کا وہاں پڑا ملا۔ جس میں یہ مضمون لکھا تھا۔ کہ زیادہ
جستجو نہ کرو۔ کیونکہ ایشور کے بھیدوں کو تم دریافت نہیں
کر سکتے ہو۔ راجکماری زندہ ہے اس کی نسبت کوئی فکر نہ کرو۔ اب
تم سے ملاقات ہونے کا وقت قریب ہے تھوڑی دیر اور باقی ہے
پھر خود بخود تمہاری ملاقات ہو جاویگی۔ پھر جدائی کا منہ نہ دیکھوگے
(راقم جن باسی)

دوسرا بیان

فتح سنگھ وغیرہ سامنے موجود ہیں راجکمار نے اس مضمون کو پڑھا
اور سب کو سنایا۔ سب کے سب حیرت میں تھے کہ یہ کیا معاملہ ہے راجکمار

نے فتح سنگھ سے دریافت کیا کہ جوگی نے تمہیں اسطرف کیا اشارہ کیا تھا جس کو دیکھ کر تم اسقدر حیرت زدہ ہو گئے۔ اور سب کے سب اس طرف متوجہ ہو گئے۔ کہ ان لوگوں کے جانے تک کی خبر نہ ہوئی کہ وہ کہاں اور کس طرف غائب ہو گئے۔ زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا

فتح سنگھ۔ افسوس کہ پورا حال نہ معلوم ہوا اور مہاپرش اتنا جب ہو گئے۔ اب بہت کچھ فکر کرنے پڑیں گے۔ خیر جو ہری کی اچھیا۔

راجکمار۔ کچھ خلاصہ حال بھی تو بیان کرو۔

فتح سنگھ۔ خلاصہ حال کے واسطے وقت درکار ہے اور اب سورج غروب ہونے کا وقت ہے اور راستہ بہت دور ہے اس لئے یہاں سے چلنا چاہیئے۔ اطمینان سے بیٹھ کر عرض کرونگا۔

راجکمار۔ خیر حال تو بتاؤ۔ مگر وہ چیز دکھا دو جس کو تم تعجب سے دیکھ رہے تھے۔

فتح سنگھ۔ اچھا وہ دیکھو سامنے پہاڑوں کے درمیان ایک دروازہ کھلا ہوا نظر آتا ہے یہ دروازہ پہلے بند تھا اسی کو میں حیرت اور تعجب کی نظروں سے دیکھ رہا تھا اور اسی کی طرف مہاپرش نے اشارہ کیا تھا میرے گورو نے مجھ سے اس دروازے کا تذکرہ کیا تھا۔ مگر میں بالکل فراموش کر چکا ہوں۔ اب دیکھ کر خیال آیا کہ اتنے دن سخت تکلیف اٹھائی۔

اس کے بعد چاروں شخص وہاں سے روانہ ہوئے۔ اور

سابق دستور وہاں سے نکل کر جس وقت لشکر میں داخل ہوئے تو رات زیادہ آ گئی۔ دستور سے آج ۲ گھنٹہ بعد یہ طلسم سے باہر آئے جب تک یہ لوگ آ نہ گئے تمام لشکر میں تشویش پھیلی رہی کہ آج طلسم میں اتنا عرصہ کیوں لگا۔ جب یہ لوگ خیموں میں داخل ہو گئے تب سب کو اطمینان ہوا۔

بھوجن اور پوجا سے فراغت حاصل کر کے فتح سنگھ وغیرہ راجکمار کے خیمہ میں آئے۔ فتح سنگھ نے راجکمار سے کہا کہ اسوقت رات زیادہ آ گئی ہے آرام کیجئے ایشور کو منظور ہے تو صبح کو ملاقات ہو گی ÷ راجکمار بستر پر تشریف لے گئے۔ فتح سنگھ وغیرہ بھی اپنے اپنے خیمے میں داخل ہو گئے راجکمار کو تمام رات سوچتے گذری۔ مگر کوئی بات خیال میں نہ آئی اور صبح ہو گئی ÷

تیسرا بیان

رات بھر کمار اسی فکر میں رہے۔ کبھی یہ خیال آتا تھا کہ راجکماری زندہ ہے۔ اگر ہے تو کہاں ہے۔ کس کے پاس ہے۔ قید ہے یا آزاد ہے۔ آرام میں ہے یا تکلیف میں ہے بن باسی کون ہے جوگی کو اس سے کیا تعلق ہے۔ فتح سنگھ کو کیا چیز دکھائی غرض اس قسم کے خیالوں نے رات بھر سونے نہ دیا اور صبح ہوتی صبح کو معمول سے بہت پیشتر اُٹھ بیٹھے۔ اسقدر بے چینی غالب

ہوئی کہ سیدہے فتح سنگہ کے خیمے میں پہنچے انکو بیدار کیا کیونکہ وہ ابھی تک سورہے تھے راجکمار کو اتنے سویرے اس طرح اپنے پاس کھڑے دیکھ کر حیران ہو کر بولے *

فتح سنگہ ہیں آج آپ اتنے سویرے کیوں اُٹھے۔ خیریت تو ہے خود کیوں تکلیف فرمائی۔ کسی ملازم یا چوبدار کو بھیجکر بلا لیتا ہوتا۔

کمار۔ گھبراؤ نہیں سب خیریت ہے رات کو بے چینی رہی نیند نہ آئی اس لیے اُٹھ بیٹھا۔ دل گھبرایا۔ تمہارے پاس چلا آیا *

فتح سنگہ۔ ہیں آپکا مُدّعا سمجھ گیا آپ کو اس راز کے معلوم کرنے کی فکر نے اور پے در پے خیالات نے سونے نہ دیا *

کمار بیشک یہی بات ہے اسی راز کا اشتیاق مجھے اس وقت یہاں لایا ہے

فتح سنگہ۔ ایک چوبدار کو جاؤ۔ شام سنگہ اور جوتشی جی کو جلدی بلا لاؤ۔

چوبدار۔ بہت خوب *

تھوڑی دیر بعد شام سنگہ ان کے بعد جوتشی جی تشریف لائے سب فتح سنگہ کے خیمے میں بیٹھ گئے۔

شام سنگہ۔ کہو استاد خیریت ہے۔ آج اپنے غیر وقت اور اسقدر جلدی کیوں طلب فرمایا ہے کیا کوئی کام درپیش آیا ہے

فتح سنگہ۔ ہاں ایک راز سے تمہیں اور جوتشی جی کو ماہر کرنا ہے جس کے لئے بلایا ہے۔ اب فتح سنگہ نے سب کو ہمہ تن گوش پایا تو اس طرح اس بات کا آغاز کیا *

فتح سنگھ ۔ اس بات سے میں بھی واقف نہیں ہوں کہ راجکماری وہاں سے کس طرح غائب ہوگئیں اور صبا رفتار کو کون لے گیا اور اب وہ دونوں کس جگہ ہیں ۔ قید ہیں یا آزاد ہیں آرام ہیں یا تکلیف ہیں ۔ بتاسی کون ہے اس جوگی سے اس کا کیا تعلق ہے ۔ وہ کیوں اس قدر اس کی حمایت کرتا ہے مگر ہاں اس بات کو ضرور جانتا ہوں کہ ہاں اس نے جو کچھ مجھ سے دیکھایا تھا جسے دیکھ کر میں حیرت زدہ ہو گیا اور پورا حال بھی دریافت کرنے نہ پایا تھا کہ وہ تماپرش غائب غلا ہو گئے ۔ وہی مثل ہوئی کہ یا پیر عجائب ہاتھی مع عماری غائب ۔ راجکمار ۔ آپ کو یاد ہوگا ۔ کہ اپنے گرو کی زبانی میں تمام حال سُنکر آپ کو اس غار میں پہلے پہل جب لے گیا ہوں تو آپ سے کیا بیان تھا ۔

کمار ۔ ہاں ہاں مجھے لفظ بہ لفظ یاد ہے ۔

فتح سنگھ ۔ بیان کرو ۔

کمار ۔ تم نے مجھ سے بتلایا تھا کہ یہ غار ایک طلسم سے وابستہ ہے جس میں بیشمار خزانہ ہے مگر طلسم کی وجہ سے ہر ایک شخص کو خوف ہے اور وہ طلسم بہت آسانی سے شکست ہو سکتا ہے ۔ جس کی ترکیب مجھے معلوم ہے ۔ جو تم نے اپنے گرو سے لی تھی ۔ مگر وہ ترکیب نہ تو میں نے تم سے دریافت کرنے کی کوشش کی اور نہ تم نے ہی اس کا ذکر کیا کیوں یہی بات ہے یا کوئی اور ۔

فتح سنگھ بے شک یہی بات تھی۔ آپ کو برابر خیال ہے کل جو دروازہ میں نے آپ کو دکھایا وہ دروازہ درصل اس کو دیکھہ کر مجھہ سے سخت تعجب ہوا اور تعجب ہونیکی یہ وجہ ہے کہ میری استاد نے مجھہ سے اور باتوں کے ساتھ یہ بھی کہا تھا کہ جب وہ دروازہ کھلیگا تو طلسم ٹوٹ جائیگا۔ طلسم کے ٹوٹنے کی پہلی علامت دروازہ کا کھلنا ہے۔ جب میں نے اس دروازے کو کھلا ہوا دیکھا تو یقین ہو گیا کہ وہ طلسم ٹوٹ گیا کسی نے اس کو توڑکر دولت لازوال اور خزانہ بیشمار وہاں سے نکال لیا۔ جسوقت میں نے غور کیا تو یہ بات میں نے اچھی طرح ذہن کر لی کہ جس شخص نے طلسم کی دولت پر قبضہ کیا ہے وہی راجکماری کو بھی قید کرکے لے گیا۔ کیونکہ راضی خوشی سے تو ان کا ہمراہ جانا ناممکن ہے۔ میرے حیرت زدہ ہونے کی خاص وجہ یہ تھی۔ میری حیرت نے مجھے دہوکھا دیا اور ہما پرش اور جھو ہو گئے۔

تمام حاضرین فتح سنگھ کی باتیں بڑی خاموشی سے سنتے رہے اور ان کے ختم کرنے کے بعد کامل ایک گھنٹہ تک سب پہر کو خاموشی چھائی رہی بعد ایک گھنٹہ کے راجکمار نے پھر فتح سنگھ کو مخاطب کرکے سوال کیا

راجکمار۔ تو یوں سمجھو کہ پھر نئے سرے سے کوشش پڑے گی۔ معلوم ہوتا ہے کہ میری پیاری راجکماری پھر ایک بلا سے چھوٹ کر دوسری میں گرفتار ہو گئی۔ اور ساتھ میں ہمیں بھی برباد کر گئی۔

فتح سنگھ۔ بیشک مگر اس میں اس کی کیا خطا ہے وہ خود کیسی بلا میں گرفتار ہوئے ہیں جو آپ الزام دیتے ہیں۔ آفت آسمانی سے بشر مجبور رہتا ہے۔

کمار۔ اب کوشش کر کے سراغ لگاؤ۔
شیام سنگھ۔ بغیر پتے سراغ لگنا۔ ذرا دشوار ہے۔ کیوں جوتشی جی۔
جوتشی۔ انسان کوشش کر کے ناممکن کو ممکن بنا سکتا ہے۔
کمار۔ آپ کی کیا رائے ہے کس طرف تلاش کرنا چاہیئے۔ آپ رمل سے دریافت کریں۔
جوتشی۔ میرے خیال میں سب سے قبل اس طلسم میں تلاش کرنا چاہیئے جس کا شکست ہونا فتح سنگھ بیان کرتے ہیں۔
فتح سنگھ۔ بے شک میں بھی اس رائے کو پسند کرتا ہوں۔
کمار۔ مگر راستہ جو معلوم نہیں ہے۔
فتح سنگھ راستہ اس غار میں ہے۔ جس میں شیو سنگھ کو قید کیا ہے۔
کمار۔ تو پھر کیا انتظار ہے۔ چلو۔
فتح سنگھ۔ چلئے۔
کمار۔ ہاں چلو۔
غرض سب کے سب چلنے پر تیار ہوئے۔ راجکمار بولے۔
کمار۔ فتح سنگھ اور تو بہت سے خیال اور ہزاروں سوال پیدا ہوتے ہیں۔ مگر کل ہم نے بہت بڑی غلطی کی۔
فتح سنگھ۔ غلطی وہ کیا؟
کمار۔ میرا دل گواہی دیتا ہے کہ جس جگہ سے وہ جوگی نکلے وہ جگہ ضرور بنائی ہوئی ہے اس میں کوئی کل ہے اور جب جوگی نے لات ماری

اور بن باسی نکلی۔ وہاں بھی وہی ترکیب ہے کیونکہ وہ جوگی کوئی بھگوان نہ تھے کہ لات مارتے ہی دھرتی پھٹ کر بنباسی نکل آئی۔ ضرور کوئی جوف ہے۔ جس میں کوئی کل لگ رہی ہے ضرور تم کو بھی لات مار کر آزمانا چاہیئے تھا۔ کیوں غلطی ہوئی یا نہیں۔ عیار بنتے ہو

فتح سنگھ۔ واقعی بات قابل غور ہے۔ ضرور میں چوک گیا۔

کمار۔ لیں آج پھر وہاں چلنا چاہیئے۔ شائد کام بن جاوے اور کوئی مطلب نکل آوے۔

فتح سنگھ۔ رائے تو ٹھیک ہے۔

شام سنگھ۔ ہاں اگر اسی جگہ سے مطلب نکل سکے تو پھر غار میں جانیکی کیا ضرورت ہے

جوتشی۔ پھر چلو انتظار کس بات کا ہے۔ سوچتے کیا ہو۔ یہ صلاح کر کے پھر سب کے سب طلسم میں داخل ہو گئے اور راستہ طے کر کے اسیجگہ پہنچے دیکھا تو وہاں نہ لاشیں ملیں اور نہ کوئی بدبو نظر آئی۔ بلکہ وہ جگہ جہاں لاشیں پڑی تھیں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے دہو کر صاف کر دی ہے یہ دیکھ کر اور بھی حیرت ہوئی۔ سب نے مل کر اس مقام کو تلاش کیا وہ مقام فوراً مل گیا راجکمار نے اسی ترکیب سے جس جگہ جوگی جی نے لات ماری تھی اسی رخ پر کھڑے ہو کر زور سے لات ماری۔ فوراً اور ایک شگاف پیدا ہو گیا۔ جیسا اس روز دیکھا تھا اب جو غور کیا تو اس غار میں ایک طرف زینا بنا ہوا ہے جس سے نیچے اُترنے کے لئے سیڑھیاں بنائی گئی ہیں یہ دیکھ کر چاروں آدمی مارے خوشی کے پھُولے نہ سمائے سب راجکمار کے

خیال کی تعریف کرتے ہوئے اس زینے سے نیچے اترے اب یہ لوگ ایک تنگ اور تاریک تہ خانے میں پہنچے اور دوسرا راستہ تلاش کرنے لگے۔ مگر کوئی راستہ نہ ملا۔ بہت دیر تلاش کیا۔ آخیر مایوس ہو کر یہ لوگ پھر اُسی راستے سے باہر نکلے اب انہوں نے چاہا کہ اس شگاف کو کسی ترکیب سے بند کریں۔ مگر وہ بند نہ ہوا۔ فتح سنگھ بولے۔

فتح سنگھ۔ اس کی کوشش کرنا بے کار ہے کیونکہ اس کے بند کرنے کا کوئی راستہ اندر سے ہوگا۔ اور ہم لوگ باہر سے کوشش کرتے ہیں وہ بیکار ثابت ہوتا ہے لہذا اب اسوقت فضول وقت ضائع نہ کرنا چاہیئے اس کو اسی طرح چھوڑ کر یہاں سے روانہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ سنتے غار والی راستے سے گئے اور کوئی راستہ اس طلسم میں داخل ہونے کا نہیں ہے بس وہی راستہ ہے اسی سے ہم لوگ اس طلسم میں داخل ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ میں اپنے گرو سے سن چکا ہوں۔

راجکمار۔ بے شک آپ یہاں سے چلو۔

غرض چاروں آدمی اس طلسم کو بند کرتے ہوئے طلسم کے باہر ہو کر لشکر میں آئے۔ شیو گڑھ کی طرف سے تو بے فکر ہو گئے تھے۔ کیونکہ بہادر سنگھ کو وہاں اپنا قائم مقام کر کے چھوڑ آئے تھے اب راجکمار نے فتح سنگھ سے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ کچھ روز کے واسطے صورت چلوں۔ بہت روز ہوئے والدین سے بھی مل آؤں۔ دو چار روز رہ کر پھر اس طلسم میں چلیں گے اور وہاں کی سیر کریں گے۔

فتح سنگھ - بہت مناسب ہے ٭

غرض دوسرے روز صبح کو راجکمار معہ چاروں عیاروں کے صورت کی طرف روانہ ہوئے۔ ایک روز راستے میں رہے اور دوسرے روز صورت میں داخل ہوئے۔ راجہ رندھیر سنگھ سے جا کر ملے۔ محل میں جا کر رندھیر سنگھ نے مہارانی بارہتی کے چرنوں کو بوسہ دیا مہارانی نے اس کو کلیجے سے لگایا سب نے طلسم کے فتح ہونے شیوگڈھ کی راج گدی کی مبارکباد دی بڑا بھاری جشن کیا گیا۔ خوب خوشیاں منائیں۔ ایک روز رات کو دیوان کرن سنگھ نے کمار کا ہاتھ پکڑ کر تخلیئے میں لے گئے۔ راجکمار ان کے ہمراہ خاموش چلے گئے

دیوان کرن سنگھ - بھلا راجکمار ہمیں بھی کچھ طلسم کا حال سناؤ

راجکمار - کاکا جی سر آنکھوں سے ٭

اس کے بعد راجکمار نے اول سے آخر تک جو کچھ حال تھا بیان کیا دیوان جی نے راجکمار کو بہت کچھ ہدایت کی اور یہ بھی کہا کہ تم فتح سنگھ اور اپنے عیاروں کو ساتھ لے کر اس غار کے راستے اس طلسم میں ضرور جانا۔ دیکھو اگر ایشور کو منظور ہے تو تمہارا دلی مطلب پورا ہوگا

کمار - میرا ارادہ تو تھا مگر اب آپنے ارشاد فرمایا ہے میں اس کی تعمیل میں ہرگز کوتاہی نہ کرونگا اس کے بعد راجکمار کو بہت ہی ضروری باتوں کی ہدایت کی۔ اس کے بعد فتح سنگھ کو معہ دونوں عیاروں کے خیمے میں طلب کیا۔ فتح سنگھ فوراً حاضر خدمت ہوئے۔

دیوان کرن سنگھ - فتح سنگھ تو معہ ان دونوں عیاروں کے راجکمار کو اس غار میں لے جا اور اس طلسم میں جس کا حال مجھے معلوم ہے - جو تیرے گورو نے تجھے بتایا ہے - اس طلسم کو راجکمار کے ہاتھ سے فتح کر

فتح سنگھ - حضور وہ طلسم تو فتح ہو گیا - کیونکہ وہ دروازہ کھلا ہوا پڑا ہے اور اسی طلسم کا توڑنیوالا راجکماری کو بھی لے گیا ہے جس کا کوئی سراغ نہیں لگتا۔

کرن سنگھ - تو عیار ہے یا حجام "تلاش کرنے لگ جاوے گا - چاہیئے وہ طلسم فتح ہوا یا نہیں مگر تو راجکمار کو ہمراہ لے کر اس طلسم میں ضرور جا - جو ہم کہتے ہیں - وہ کر - آگے جو ایشور کو منظور ہو گا وہی ہو گا -

فتح سنگھ - بہت خوب -

اس کے بعد دیوان جی نے سب کو رخصت کر دیا - صرف فتح سنگھ اور راجکمار باقی رہ گئے -

دیوان جی - طلسم فتح کرنے سے قبل یہ کام کرنا کہ شیو سنگھ اور اسکی رانی کو صورت تھوڑے آدمی ساتھ کر کے روانہ کر دینا - مہارانی چندر کلا کے واسطے ایک بیش ضرور ہمراہ لے جانا - اور شیو سنگھ کے واسطے گھوڑا - ہزار کچھ ہو - پھر وہ راجہ اور وہ رانی ہے - ایشور نہ کرے کہ کسی کی مت اولٹی ہو - اس لئے کمبخت سنگھ حرامی کے کہنے میں آکر یہ آفت اپنے سر پر مول لی - خود بھی قید ہوا - راج پاٹ بھی گیا مگر جہاں تک تم سے ممکن ہو اس کی عزت راجہ کی حیثیت جیسے کرنا - یہ میری نصیحت ہے - راجکمار سے کہا کہ اب جایئے - سب سے رخصت ہو کر

اسی وقت روانہ ہو جائیے۔ یہاں قیام کرنے کی۔ اور فضول وقت
گذارنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کا وقت بہت
قیمتی ہے۔ اس کو اس طرح خراب نہ کرو۔ بلکہ کسی کام میں
صرف کرو جس سے تاریخ کے صفحہ تمہارے کارناموں سے جبتک زمین و
آسمان قائم رہے چلتے رہیں اور لوگ تمہیں بہادر کے نام سے یاد کریں کیونکہ
چھتری کو آرام اور محبت سے کیا واسطہ۔ چھتری کی بڑی محبت جنگ و جدل ہے
چھتری لڑائی کو کھیل سمجھتے ہیں۔ لڑنا مرنا ان کا دھرم ہے۔ ہیری
باتوں سے تمہیں سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ جاؤ ایشور اور قسمت مدد کرے
راجکمار وہاں سے رخصت ہو کر محل میں داخل ہوئے دیوان جی نے
فتح سنگھ کو سوائے دیوان جی اور فتح سنگھ کے کوئی نہ تھا مخاطب کر کے کہا
دیوان جی جس وقت تم رانی اور شیو سنگھ کو روانہ کر چکو تو کوہ میں داخل
ہونے کے بعد دروازہ اندر سے بند کر لینا بہت ہوشیاری سے کام
کرنا۔ دروازہ اندر سے بند کرنے کی ترکیب تمہیں معلوم نہیں ہے تو
میں بتاتا ہوں۔ داہنی طرف ایک خیابان کے اندر ایک دروازہ ہے
اس کو ایک درخت سے پوشیدہ کیا ہے۔ اس کے اندر ایک سانپ
ہے۔ اس کی گردن کو مثل چابی کے گھمانے سے دروازہ بند
ہو جاوے گا۔ اور بہت سی ہدایتیں اس متعلق سمجھ جائیں فتح سنگھ
بہت غور سے سنتے رہے۔ اس کے بعد بہت بے بھیو نتیجی کے مست
جو حال میں تیار کئے تھے۔ اور ضروری سامان فتح سنگھ کو دیا اسکے بعد

اسی وقت روانہ ہو جانے کی ہدایت کر کے رخصت کیا۔ فتح سنگھ محل سے نکل کر باہر آئے۔ تو راجکمار کو معہ تینوں عیاروں کے اپنے انتظار میں پایا۔ یہ بھی ان کے ہمراہ ہوئے۔ ایک میانہ اور ایک گھوڑا کوتل ہمراہ لیکر کوہ کی طرف جہاں وہ غار واقع تھا۔ کوچ کیا رات راستے میں بسر کی صبح کو قریب دوپہر کے اس طلسمی غار کے دروازے پر جا پہونچے فتح راجکمار معہ دونوں عیاروں کے بسابق دستور دروازے کھول کر غار کے اندر داخل ہوئے۔ جب اس چشمے پر پہنچے تو دیکھا راجہ شیو سنگھ ایک درخت کے نیچے سایہ میں ایک پتھر کی چٹان پر لیٹے ہوئے ہیں اور رانی ان کا سر گود میں لئے بیٹھی ہے مگر مہارانی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں ساڑی تمام میلی ہو گئی ہے۔ اور جگہ جگہ سے پھٹ گئی ہے کنول سا چہرہ مرجھا گیا ہے راجہ کے بھی کپڑوں کا یہی حال ہے یہ دیکھ کر راجکمار اور تینوں عیاروں کا دل بھر آیا فتح سنگھ نے مہارانی کے پاس جا کر کہا

فتح سنگھ۔ مہارانی غلام آداب عرض کرتا ہے۔

مہارانی۔ بیٹا فتح سنگھ کیوں ہمارا مذاق اڑاتے ہو رانی کے بدلے اگر واہی کہو۔ تو زیبا ہے یہ لقب طعنہ اور یہ نام سننے ہی ہوتا ہے۔

فتح سنگھ۔ نہیں مہارانی آپ مہارانی ہیں مہاراج کی محسن کشی اور بد عہدی نے آپ کو بھی اپنے ساتھ اس حالت کو پہنچایا۔ راجکمار نے ہر دفعہ آپ کی خاطر کی مگر انہوں نے ان کو موقعہ دیا۔ اور رہا کیا مگر رہا ہو کر پھر وہی رنگ لائے۔ بتائیے۔ اس میں ہم لوگوں کا کیا قصور

اسے ہم لوگ انہی کی مہربانی سے روز نئی آفت میں گرفتار ہوتے ہیں نہ کمبخت سنگھ کے بہزول میں آتے اور نہ برباد ہوتے اور کیوں ہم لوگوں کو خراب کرتے اور آپ کی بھی یہ دشا نہ ہوتی بیچاری راجکماری اور صبا رفتار انہی کی مہربانی سے آج تک مفقود الخبر ہیں اور ہم لوگ ان کی تلاش میں سرگرداں ہیں کمبخت سنگھ کے مرنے کے بعد بھی ان کی نوبت ٹھکانے نہ رہی ہمارے بعد لشکر بے سردار ہو اطاعت کر کے دغا سے حملہ کیا اور راجکمار کی فوج کو برباد کیا +

مہارانی۔ بیشک تمہاری شکایت درست ہے دیکھئے کتنے روز اور اس سنسان غار میں قید رہنا ہے ÷

مہاراج شیو سنگھ خاموش پڑے سنتے رہے کوئی جواب نہ دیا فتح سنگھ بولے ÷

فتح سنگھ۔ مہارانی کیا آپ یہاں رہتے رہتے گھبرا گئی ہیں +

رانی۔ بیٹا دم الٹ گیا مہربانی کر کے ہم ایک مرتبہ پھر آزادی دو۔ میں امید کرتی ہوں کہ اب مہاراج راہ راست اختیار کریں گے۔

فتح سنگھ۔ ان سے ایسی امید کرنا صرف آپ ہی کا خیال ہے اب چونکہ شیو گڈھ فتح ہو گیا اور وہاں کی گدی راجکمار کو ہو گئی اس لئے وہاں تو آپ لوگ نہیں جا سکتے ہیں کیونکہ اگر وہاں یہ گئے

تو ضرور ہے کہ پھر موقعہ پاکر یہ کوئی نیا فساد برپا کریں گے اور
جہاں تک میرا خیال ہے مہاراج بھی وہاں جانا پسند نہ کریں گی
اگر آپ کی مرضی ہو تو میں آپ کو صورت روانہ کرسکتا ہوں وہاں
آپ کو شیو گڈھ کی طرح آرام ملے گا وہی آپ کی عزت ہوگی شیو گڈھ
سے زیادہ آپ عزت سے رہیں گے مگر ہاں آپ کی حرکات کی
نگرانی رہے گی باقی کوئی بات نہیں آپ کی ضروریات مہاراجہ صورت
اپنے خزانہ سے پوری کریں گے آرام سے ایمانداری کے ساتھ
زندگی کے دن گذار دینا ؛

مہارانی - میں تنہا تو اگر بیکنٹھ میں بھی جانے کو کہو گے تو نہ جاؤں گی
اس قید کو بھی بیکنٹھ سمجھوں گی ہاں اگر مہاراج ساتھ ہوں تو
میں خوشی سے منظور کرلی ہوں ؛

فتح سنگھ - خیر ہمیں تو آپ کی خوشی درکار ہے کیونکہ آپ ہماری عزت
ہیں میں آپ کو اپنی والدہ سمجھتا ہوں ایشور مہاراج کے دل کو
بُرے خیالوں کو دور کرے آپ مہاراج سے دریافت کریں اگر
وہ راضی ہوں تو ابھی آپ کو صورت عزت کیساتھ روانہ کردیا
جاسیگا اور یہ دو لباس فاخرہ حاضر ہیں آپ اور مہاراج اس کو
زیب جسم فرمادیں میں تھوڑی دیر میں جواب لینے حاضر ہونگا ؛

فتح سنگھ وہ کشتی جس میں دو جوڑے نہایت نفیس اور نہایت کی دھوتیاں
وغیرہ کل سامان تھا وہاں رکھ کر چلے آئے انکے جانے کے بعد

غرض رانی نے راجہ کو سمجھا بجھا کر چلنے پر راضی کیا راجہ بھی اس قید سے اوکتا گیا تھا جھٹ راضی ہو گیا۔

رانی۔ اب ہماری بہتری اسی میں ہے کیونکہ اگر اس بات کو ہم نے منظور نہ کیا تو تمام عمر اسی قید میں گذاریں گے گدی تو اب ملتی نہیں جو آپ نے خود کھو دی اپنی کوتہ اندیشی سے اب ہم دو جی ہیں کوئی آل نہیں اولاد نہیں آرام سے زندگی کاٹ دیں گے اگر اس وقت بھی کوئی اپنی نادانی کی تو پھر کوئی امید نہیں ہے اس سے زیادہ خراب ہوں گے ؂

غرض رانی کے سمجھانے سے راجہ سمجھ گئے اور بولے۔

راجہ۔ رانی میں تو مرد ہوں چھتری ہوں لڑائی اور قید ہم لوگوں واسطے ایک معمولی بات ہے ہر ایک رنج ہم لوگ برداشت کر سکتے ہیں مگر دل تمہاری یہ شاد مجھ سے نہیں دیکھی جاتی اس لئے میں راضی ہوں جہاں چاہو لے چلو میں تمہارے آرام کیواسطے اپنی طبیعت کو مجبور کروں گا تمہاری تکلیف کو خیال کر کے دشمن سے مہربانی چاہوں گا ورنہ میں تو اس قید میں مر جاتا مگر سر کبھی نہ جھکاتا۔

رانی۔ مرد اسی کا نام ہے جو وقت دیکھ کر کام کرے۔ خیر اب آپ اشنان کر کے لباس پہنیں۔ لائیے میں آپ کے کپڑے اتار دوں۔ غرض رانی نے راجے کے کپڑے اتار کر ان کو اپنے ہاتھ سے اشنان اسی چشمہ میں کرایا۔ وہ لباس پہنایا۔ سر میں تیل لگایا۔ اسکے بعد

مہاراج کے کہنے سے خود بھی لباس بدلا۔ اشنان کیا۔ کنگھی وغیرہ کرکے فتح سنگھ کے انتظار میں بیٹھیں۔ فتح سنگھ نے دور سے آواز دی

مہارانی میں حاضر خدمت ہوں۔

مہارانی۔ بھیا فتح سنگھ آؤ میں تو تمہارا انتظار کر رہی ہوں فتح سنگھ آئے راجہ اور رانی کو سلام کیا پھر دریافت کیا۔

فتح سنگھ۔ کہو مہارانی ہمارے مہاراج کا کیا خیال ہے۔

رانی۔ بھیا میں نے ان کو رضامند کر لیا ہے تم جہاں ہم کو بھیجوگے ہم بلاعذر چلے جائیں گے۔

فتح سنگھ۔ شکر ہے بھگوان کا میں سچ عرض کرتا ہوں کہ آپ کو دکھی دیکھ کر میرا تن بہت بیاکل ہوتا تھا اب آپ کو خوشی دیکھ کر میں بہت پرسن ہوں گا آیئے باہر تشریف لے چلئے۔

مہارانی اور مہاراج وہاں سے اٹھے فتح سنگھ نے بیڑی مہاراج کے پیر سے نکال دی غار کے باہر آکر مہارانی کو سیانے میں سوار کیا اور مہاراج کو گھوڑے پر سوار کیا۔ سو سوار ساتھ کرکے صورت کی طرف روانہ کیا۔ جب یہ لوگ نظر سے غائب ہوگئے تو بھمبار فتح سنگھ شام سنگھ اور جوتشی جی بھی اس غار میں داخل ہوئے اور اسی ترکیب سے جو دیوان کرن سنگھ نے بتائے تھے دروازہ اندر سے بند کر لیا گیا۔ اور بےفکر ہوکر طلسم کی طرف چلے۔

چوتھا بیان

جس وقت مہاراج شیو سنگھ صدر مقام پہنچے تو دیوان کرن سنگھ
مع چند سرداروں کے ان کو استقبال کرنے گئے راجہ رندھیر سنگھ
کے محلوں میں سے ایک عمدہ محل آراستہ و پیراستہ کیا گیا اور یہیں
مہاراج شیو سنگھ کو مع رانی صاحبہ کے رہنے کے لئے جگہ دی گئی
صرف حفاظت کے واسطے اس محل کے گرد سخت پہرہ مقرر کر دیا
گیا لونڈیاں باندیاں پاترین رسوئی خانہ وغیرہ کل انتظام کر دیا
گیا جیسا کہ ایک راجہ دوسرے راجہ کے ہاں مہمان جاتے
اس کی خاطر ہوتی ہے اسی طرح شیو سنگھ کی خاطر ہونے لگی
کئی روز شیو سنگھ نے مع رانی کے آرام سے گذارے قید کا
رنج بھول گئے آرام سے رہنے لگے رانی نے ایشور کا ہزار
ہزار شکر کیا کہ اس قید سے چھوٹے یہاں آرام سے زندگی کے
دن گذار دیں گے راجہ بھی اکثر رانی کے خیال سے موافقت
کرتے تھے ایک روز صبح کو دیوان کرن سنگھ نے مہاراج کو اس
بات پر راضی کیا کہ اب چل کر شیو سنگھ سے ملاقات کریں ساتھ
ہیں ان کے چاروں سرداروں کو بھی لیتے چلیں راجہ رندھیر سنگھ
دیوان جی کی بات کو مانتے تھے تیار ہو گئے دیوان جی بولے یہ
رائے میں نے اس واسطے سرکار کو دی ہے کہ شاید شیو سنگھ

شرما کر اپنے خیالوں سے باز آ کر اطاعت قبول کرلے کیونکہ
مہارانی چندر کلا پر بڑی دیا آتی ہے وہ رانی واقعی پتی برتا ہے
وہ مہاراج شیو سنگھ کے حکم پر زندہ آگ میں جل جائیگی - مگر
اُف نہ کریگی - غرض اُسی وقت چوبدار کو حکم دیا - چوبدار نے چارو
عیاروں کو پابہ زنجیر لا کر حاضر کیا - مہاراجہ رندھیر سنگھ چاروں
عیاروں کو ساتھ لے کر معہ دیوان کرن سنگھ کے راجہ شیو گڈھ
کی ملاقات کو چلے - چوبدار نے راجہ شیو گڈھ کو اطلاع دی - کہ
مہاراج دھیراج راجہ رندھیر سنگھ والی صورت مہاراجہ شیو گڈھ کی
ملاقات کے مشتاق ہو کر خود محل میں معہ دیوان کرن سنگھ کے
تشریف لائے ہیں - یہ سُن کر مہاراج شیو سنگھ بہت شرمندہ ہوئے
مگر رانی کے سمجھانے سے دروازہ تک معہ مہارانی چندر کلا کے
استقبال کو تشریف لائے دروازے میں جس وقت راجہ
رندھیر سنگھ نے قدم رکھا تو راجہ شیو سنگھ کو کھڑے پایا - چاہا
دوڑ کر گلے مل سکوں - اب میں اس قابل ہوں کہ آپ کے چرن
پکڑ دوں - یہ سن کر راجہ رندھیر سنگھ کا دل بھر آیا - اور زبردستی
گلے سے لگا لیا اور بولے -

رندھیر سنگھ - یہ آپ کا خیال ہے - میں آپ کو بھائی سمجھتا ہوں
کیا ہوا کہ آپ کی کوتہ اندیشی سے اتنی تکلیف ہوئی مگر آپ
پھر راجہ ہیں اور میں بھی راجہ ہوں - میں آپکو اسی نظر سے دیکھتا ہوں

ہوں۔ جس نظر سے ایک راجہ اپنے مہان راجہ کو دیکھتا ہے۔
آپ کا راجیہ موجود ہے۔ وہ آپ ہی کو مبارک ہو۔ ہمیں جو ایشور
نے دیا۔ وہی کافی ہے۔ صرف دشمنوں کے بہکانے سے یہ دن
آپکو دیکھنا پڑا ہے تو خیر کچھ پرواہ نہیں ایسا اکثر ہو جاتا ہے۔
شیو سنگھ۔ نہیں اب مجھے اس جنم میں سوائے بھگوان
بھجن کے اور کوئی اچھا نہیں ہے۔ وہ راج میں نے خوشی سے
بہادر بیرندر سنگھ کو بخشا۔ اول تو وہ اُسنے اپنے قوت بازو اور تلوار کے
زور سے حاصل کیا ہے۔ وہ اس کا حقدار ہے۔ دوسرے میں بھی اسکو
خوشی سے اس تاج کے لئے مبارکباد دیتا ہوں۔ میرے بھی
کوئی اولاد نہیں ہے۔ میں اسی کو اولاد کی جگہ سمجھ کر یہ تاج
اُسے بخشتا ہوں ٭

رندھیر سنگھ۔ اس بارے میں میں مجبور ہوں۔

شیو سنگھ۔ مہاراج اب میں آپ سے پچھلے قصوروں کی معافی مانگتا ہوں
آپ میری طرف سے دل صاف کریں۔ ہاں ایک تو یہ کہ
میرے خاندان کے جس قدر آدمی ہیں۔ اگر وہ صورت آ کر میرے
پاس رہنا چاہیں تو ان کو یہاں بلوا دیجئے۔ اگر وہ وہاں رہیں
تو ان کی تنخواہ مقرر کر دیجئے۔ جس سے وہ اپنی زندگی آرام
سے گذار سکیں۔

رندھیر سنگھ۔ یہ آپ کے فرمانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسوقت

تک آپ کا محل اسی طرح محفوظ ہے جیسا کہ آپکے زمانہ میں تھا۔ آپ کے کل رشتہ دار اسی طرح عہدوں پر قائم ہیں جیسا کہ آپ کے زمانہ میں تھے اور سرکاری خزانہ سے وہی تنخواہیں جو آپ کے زمانہ میں ان کو ملتی تھیں۔ برابر جاری ہیں۔ ان کے تمام حقوق اسی طرح قائم رکھے گئے ہیں۔ جیسا کہ آپ کے زمانہ میں تھے ॥

شیوسنگھ۔ اب میرا یہ التجا ہے کہ مجھے بھی آزادی دی جاوے تاکہ میں جنگل میں جاکر تپسیا کروں۔ اور باقی عمر بھگوان بھجن میں صرف کروں ॥

رندھیر سنگھ۔ یہ ناممکن ہے کہ آپ کو جنگل میں جانے دیا جاوے کیونکہ آپ اور ساتھ آپ کے رانی جنگل میں سخت مصیبت کا سامنا یہ آپ کی برداشت سے باہر ہے میں آپ کو دانستہ موت کے منہ میں نہ جانے دونگا۔ ہاں میں یہاں آپ کے ہر ایک انتظام کرنے کو طیار ہوں۔ آپ یہاں بھی بھگوان بھجن بخوبی سے کر سکتے ہیں۔ رہی یہ بات کہ آزادی۔ اگر مجھے آپ کیطرف سے اطمینان ہو جائے۔ کہ آپ پھر فتنہ نہ کرینگے۔ تو آپ اسیوقت سے آزاد ہیں ॥

شیوسنگھ۔ جنیو ہاتھ میں لے کر۔ میں اس جنیو کی قسم کھاتا ہوں کہ اب تمہارے سے یا کمار کے ساتھ کوئی دشمنی نہ کرونگا ॥

رندھیر سنگھ۔ دیوان جی چھڑا دو ॥

حکم ہوتے ہی پھر اوڑھا دیا گیا۔ پھر شیو سنگھ نے رندھیر سنگھ سے درخواست کی۔

شیو سنگھ۔ میری دوسری التجا بھی قبول کیجئے۔

رندھیر سنگھ۔ وہ کیا؟

شیو سنگھ۔ جنگل اور بھگوان بھجن۔

رندھیر سنگھ۔ اس کو میں نہیں منظور کر سکتا۔ آپ جو سامان کہیں میں یہاں مہیا کر دیتا ہوں۔ آپ شوق سے بھگوان بھجن کیجئے آپکی جسقدر ضروریات ہیں وہ سب راج کے خزانے سے پوری ہوا کرینگی۔

شیو سنگھ۔ میں تو یہی چاہتا تھا مگر جب آپ اقرار کرتے ہیں تو خیر ایک مکان چھوٹا سا میری عبادت گاہ کے لئے تیار کرا دیا جائے یا وہاں یا جہاں اور دنیا سے مجھے کوئی تعلق نہ ہو نہ کوئی میرے پاس آئے۔ نہ دنیاوی معاملے میں مجھے شرکت کی تکلیف کبھی دیجائے۔

رندھیر سنگھ۔ یہ سب مجھکو منظور ہے۔ دیوان جی جیسا مکان مہاراج فرماتے ہیں دو چار روز کے اندر تیار کرادو اور مہاراج کے ہر ایک حکم کی تعمیل میرے حکم کے برابر کی جائے۔ جس چیز کی ضرورت ہو۔ جسقدر روپیہ درکار ہو۔ مہاراج کے ایک رقعہ پر خزانچی فوراً حوالہ کردے۔ میری منظوری کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

شیو سنگھ۔ میں اس عنایت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

رندھیر سنگھ۔ نہیں میں ہرگز کسی شکریہ کا مستحق نہیں ہوں یہ جو کچھ

میں خیال کر رہا ہوں۔ میرا فرض ہے۔ بلکہ میں خود شرمندہ ہوں کہ جو مجھے کرنا چاہیئے تھا۔ اس سے نصف بھی میں نہیں کر سکا
شیو سنگھ۔ کیوں نند جی واقعی آپ بہادر ہیں دشمن کے ساتھ نرمی اور مہربانی یہی روی ہے۔ یہ خاص بہادروں چھتریوں کا دھرم اور شعار ہے جب دونوں راجہ خاموش ہوئے تو چاروں عیاروں نے ایک زبان ہو کر مہاراج شیو سنگھ سے عرض کیا مہاراج آپ تو دنیا کو چھوڑ۔ تن کو مار۔ من کو مار۔ ایشور کا پیار ولیں بچالہ بھگوان بھجن کرنے کو تیار ہیں۔ ہم جان نثاروں کو کیا حکم ہوتا ہے۔
شیو سنگھ۔ تم لوگ اپنی مرضی کے مختار رہو۔ جہاں چاہیئے جاؤ۔ جس کی چاہیئے ملازمت کرو۔ میرا کوئی مِتر فرض نہ رہا۔ مگر ہیں تم کو دوستانہ صلاح دیتا ہوں۔ کہ کنور بیریندر سنگھ جیسا بہادر رحمدل۔ فیاض گنی کا قدردان اس پرتھوی پر ہونا مشکل ہے۔ اگر تم اس کی خدمتمیں رہو گے تو سدا اچین کرو گے۔ آگے تمہاری مرضی جہاں چاہیئے چلے جاؤ ✣

کالنشی ناتھ۔ ایشور آپ کو سکھی رکھے آپنے ہماری منہ مانگی مراد دی آج سے ہم لوگ راجکمار بیریندر سنگھ کے ملازم ہوئے۔ آپ اپنے ہاتھ سے ہم کو رہا کر کے دیوان کرن سنگھ کے حوالے کر دیجئے۔ تم وہ ہمیں کنور جی کے عیاروں کے حلقے میں داخل کریں۔ ہماری تو مدت سے یہی آرزو تھی۔ آج ایشور نے پوری کر دی ✣

شیو سنگھ نے اپنے ہاتھ سے چاروں کی بیڑی کھول دی لیکن منع نہ کیا۔ اس کے بعد مہاراج شیو سنگھ نے چاروں کا ہاتھ پکڑ کے راجہ رندھیر سنگھ کے قدموں پر گرایا راجہ نے مہربانی سے ہر ایک کے سر پر ہاتھ پھیرا اس کے بعد شیو سنگھ نے چاروں کا ہاتھ پکڑ کر دیوان کرن سنگھ کے ہاتھ میں دیا دیوان جی نے چاروں کو سامنے کھڑا کر کے کہا پہلے وہ رسم ادا کرو جس سے ہم تمہیں ایمان دار سمجھیں اور وفادار سمجھ کر تم پر بھروسہ کریں۔ چاروں نے اپنے جھنڈ نکال کر ہاتھ میں لئے اور قسم کھائی کہ جب تک ہم لوگ راجکمار کے ملازم رہیں گے ایمانداری سے کام کریں گے دغا نہ کریں گے پھر اس کے بعد جنیو رام عیاری کا بٹوا ہاتھ پر رکھ کر کہا کہ یہ دونوں چیز بھگوان ہم کو نہ دے اگر ہم دغا کریں یا وفاداری سے اور ایمان داری سے راجکمار کی خدمت نہ کریں۔

کالنتی ناتھ۔ کیوں دیوان جی۔ اب تو رسم ادا ہو گئی یا اور کچھ تو باقی ہے۔

دیوان جی۔ نے اٹھ کر چاروں عیاروں کو گلے سے لگا لیا۔ اس کے بعد چاروں عیار راجہ رندھیر سنگھ کی پشت پر جا کر کھڑے ہو گئے ؎

رندھیر سنگھ۔ مہاراج اچھا مہاراج اب میں رخصت ہوتا ہوں اس گھر کو غنا نہ سمجھنا تکلیف سمجھنا جس طرح تم تیلو گڑھ میں تھے اور حکم جاری کرتے تھے اسی طرح یہ سب تمہارے احکام کی تعمیل کئے جائینگے ہرگز کسی قسم کا رکاوٹ کو دل میں جگہ نہ دینا۔ جس چیز کی

ضرورت ہو خود طلب کر لینا۔ میں بھی گاہے گاہے زیارت کے
لئے حاضر خدمت ہوا کرونگا۔

غرض رندھیر سنگھ شیو سنگھ سے رخصت لیکر مع چاروں عیاروں
اور دیوان کرن سنگھ کے روانہ ہوئے۔ شیو سنگھ دروازے تک مع
رانی صاحبہ کے چھوڑنے آئے۔ اس کے بعد بہت دیر تک رانی
اور شیو سنگھ رندھیر سنگھ مہاراج کے اخلاق بہادری مروت اور فیاضی
کی تعریف کرتے رہے۔

ادھر مہاراج رندھیر سنگھ دربار میں آکر بیٹھے دیوان کرن سنگھ
نے جب دربار برخاست ہونے لگا۔ تو عرض کی کہ مہاراج یہاں
سے تھوڑی دور پر میرے ایک عزیز کا مکان ہے اور ان کے
لڑکے کی شادی ہے اس لیئے مجھے پندرہ بیس روز کی رخصت
عطا فرمائی جاوے اور میری جگہ پنڈت کاشی ناتھ کام کریں گے
میں پنڈت جی کو اپنے عوض میں حضور کی خدمت کیلئے چھوڑتا ہوں۔

مہاراج۔ دیوان جی تم پہلے بھی اکثر ایک ایک دو دو روز کی
رخصت وقتاً فوقتاً لے کر غائب رہے ہو اور اب اکٹھی بیس روز
کی رخصت چاہتے ہو۔ یہ کیا معاملہ ہے۔

دیوان جی۔ سرکار کچھ نہیں۔ ضرورت ہی ایسی تھی جو میں رخصت
لیتا رہا۔ اس دفعہ بھی شادی کا موقعہ اور برادری کا معاملہ ہے۔ ورنہ
میں کبھی نہ جاتا۔ اور شائد اس کے بعد خادم کو رخصت لینے کی

ضرورت ہو۔ اس لئے یہ آخری التجا منظور فرمائی جاوے۔

مہاراج نے رخصت منظور کی اور دیوان جی اپنی جگہ پنڈت سکانشی ناتھ کو دیوان مقرر کرکے اپنے مکان پر گئے۔ ادہر مہاراج نے بھی دربار برخاست کیا اور محل میں تشریف لے گئے۔

دیوان جی اپنے مکان پر پہنچے۔ خدمتگار کو بھیج کر پنڈت سکانشی ناتھ اور تینوں عیاروں کو طلب کرکے بہت کچھ سمجھا بوجھا کر رخصت کیا اور خود بھی بہت جلدی واپس آنے کا وعدہ کیا عیار لوگ رخصت ہو کر اپنی اپنی قیامگاہ کی طرف روانہ ہوئے دیوان جی سفر کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔

پانچواں بیان

فتح سنگھ معہ دونوں عیاروں اور راجکمار کے اس غار میں داخل ہوئے اور چاروں طرف گھومنے لگے۔ گھومتے گھومتے فتح سنگھ نے کئی علامتیں دیکھیں۔ اور کہا بے شک وہ طلسم توڑا دیا گیا۔ اور تمام مال و خزانہ معہ راجکماری کے طلسم کُشا نکال کر لے گیا۔ میرے گورو اکثر مجھے کہا کرتے تھے۔ کہ اس طلسم میں بہت کچھ عجائبات ہیں لازوال خزانہ اور بے شمار دولت ہے۔ اسبابات کی کچھ گنتی ہی نہیں۔ جواہرات کے انبار ہیں سونے چاندی کے تھتے بھرے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ عالیشان عمارتیں بے نظیر

باغ نابدید نظارے۔ قابل رہائش مکان ہیں آیئے وہاں چل کر تلاش کریں شاید اس کا پتہ لگے۔ جس نے ہماری محنت کو خاک میں ملایا۔ طلسمی خزانہ اڑایا۔ کیونکہ تعجب نہیں وہ اسی طلسم میں موجود ہو۔ اور راجکماری کو بھی وہیں نظر بند کر رکھا ہو *

کمار۔ جیسے تمہاری مرضی۔ سانپ تو نکل گیا۔ اب لکیر جہاں تک چاہیئے پیٹا کرو۔

فتح سنگھ۔ پھر آپ نے وہی بے تکی باتیں شروع کیں آپ تو دوسرے شخص کا دل توڑ دیتے ہیں فرض کر لو کہ وہ اس طلسم سے بھی نکل گیا۔ مگر خدا کی خدائی تو چھوڑ کر نہیں نکل گیا۔ اگر میرا نام فتح سنگھ ہے تو تمام دنیا کو الٹاؤنگا۔ اس طلسم بھر میں آگ لگاؤنگا۔ جہان بھر میں جنگ مچاؤنگا۔ تمام دنیا کو خون میں نہلاؤنگا۔ مگر اس کو ڈھونڈ کر لاؤنگا۔ اور اپنی تلوار آبدار کی پیاس اس کے خون سے بجھاؤنگا۔ آپنے ہم لوگوں کو ایسے ایسے فقرے کہہ کر کم ہمت بنا دیا۔ آپ ہمیشہ ذرا سی بات میں بدحواس ہو جاتے ہیں۔ آپ کی ایسی حالت دیکھ کر ہمارے بھی اوسان کھو جاتے ہیں۔ جو کچھ برائی ہوتی ہے۔ ہمارے سر جوکھتا ہے۔ یہ کہتا ہے تم غبار تھے۔ تم نے کیوں غلطی کھائی۔ آپکو تو کوئی پوچھتا ہی نہیں برائی کا ٹھیکرہ ہمارے سر پر پھوٹتا ہے۔

فتح سنگھ کو اس طرح غصہ میں دیکھ کر راجکمار خاموش ہو گئے اور ٹھنڈا کرنے کے لئے بولے *

راجکمار۔ بیشک دوست مجھے غلطی ہوئی معاف کرو۔
فتح سنگھ۔ خبردار آئندہ ایسی غلطی نہ کرنا۔
راجکمار۔ بہت خوب مگر اب جو کچھ کرنا ہے جلدی کرو۔
فتح سنگھ۔ جلدی کو یہاں دیر کیا ہے بس اسی وقت سے کارروائی شروع کرتے ہیں۔ یہ باتیں کرتے ہوئے فتح سنگھ ایک درخت کے پاس پہنچے یہ درخت نارنگی کا گنجان اور پرانا درخت تھا۔ راجکمار سے بولے۔
فتح سنگھ۔ ذرا تلوار کے جوہر دیکھاؤ۔ دو چار ہاتھ تو لگاؤ۔
راجکمار۔ کس پر۔
فتح سنگھ۔ اس درخت پر۔ اس کو کاٹنا ہے یوں بہت زور لگے گا اس کی چھوٹی چھوٹی ٹہنیاں تلوار سے کاٹ کر اوکھاڑ لیں گے۔
ایک طرف راجکمار دوسری طرف فتح سنگھ تیسری طرف شام سنگھ اور چوتھی سمت جوتشی جی تلوار کے ہاتھ مارنے لگے تھوڑی دیر میں درخت کو جو اس قدر موٹا نہ تھا کاٹ کر ڈال دیا فتح سنگھ نے راجکمار سے کہا۔
فتح سنگھ۔ ادھر آؤ ذرا زور تو لگاؤ۔
راجکمار۔ کیا ہے۔
فتح سنگھ۔ اس کو اوکھاڑنا ہے۔
بس راجکمار نے اس درخت کو جڑ سمیت نکال کر الگ ڈال دیا۔

درخت کو نکالنے کے بعد فتح سنگھ نے ناپ کر زمین کو کھودا دو ہاتھ گہرا کھودنے کے بعد ایک لوہے کا صندوقچہ نکلا چابی اس کے ساتھ لٹک رہی تھی فتح سنگھ نے اس کو کھولا۔ اس میں سوائے ایک کاغذ کے پرزے کے اور کچھ نہ نکلا فتح سنگھ نے وہ کاغذ راجکمار کیہا کے ہاتھ میں دیدیا اور کہا۔ اس کو پڑھو راجکمار نے کھول کر پڑھا اس میں کیا لکھا تھا ؛

مضمون

ڈاہڈو ماڈرم لکھاسو پاؤ آپ کیا تلاش کرتے ہو جو چیز تھی وہ تو تمہارے مرشد نکال لے گئے اب کیا رکھا ہے مٹی جو یہاں تلاش کرتے ہو مثل مشہور ہے مشتے کہ بعد از جنگ برآید بر کلا خود باید زد ؛

راجکمار۔ فتح سنگھ تمہارے مرشد کیا کہتے ہیں ؛

فتح سنگھ۔ میں شک رکھتا ہوں اگر مرشد مل جائے تو معلوم ہو جاتا کہ کون مرشد ہیں یا وہ مرشد بنا یا۔ یا ہم اس کے مرشد بنتے۔ میں نے تو پہلے ہی کہدیا تھا کہ طلسم لوٹ گیا خزانہ نکل گیا اب اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت درکار ہے ؛

جوتشی۔ جب طلسم لوٹ چکا تو تمام راستے کھلے ہوں گے ؛

فتح سنگھ۔ بیشک ؛

جوتشی۔ تو چلو کم سے کم سیر ہی کریں گے اور امید ہے کہ کچھ نہ کچھ پتہ بھی ضرور لگے گا ؛

شام سنگھ۔ رائے تو ٹھیک ہے ؞
فتح سنگھ۔ چلو ؞
اس کے بعد فتح سنگھ سب کو ہمراہ لے کر ایک پہاڑ کی کھوہ میں
داخل ہوئے ایک گھنٹہ تک برابر تاریکی میں ٹٹولتے ہوئے چلے گئے بعد ایک
گھنٹہ کے راجکمار ٹھوکر لگی ٹھوکر لگتے ہی دیوار میں شگاف ہو گیا شگاف
میں سے روشنی بھی اندر آئی جس سے راستہ بھی نظر آنے لگا اب جو
خیال کیا تو وہ شگاف نہیں بلکہ باغ کا دروازہ ہے سب کے
سب اندر داخل ہوئے دیکھا تو نہایت دلکشا باغ ہے طرح طرح
کے پھول کھلے ہیں تمام روشوں پر معلوم ہوتا ہے کہ ابھی جھاڑو دیکر
صفائی کی گئی ہے جا بجا حوض و نہریں جاری ہیں نہروں میں فوارے
چل رہے ہیں۔ بیچ میں ایک فوارہ لگا ہوا ہے جس کے نیچے لوہے کی
چند جانور بڑے بڑے چار کھڑے ہوئے ان کے بیچ میں ایک
ی کی تصویر کھڑی جس کے سر پر ایک تھالی دار کٹورا بہت بڑا
ہے اس کٹورے کے بیچ میں ایک لمبی نلکی ہے جس پر ہزارا لگا ہوا
ہے پانی کی باریک باریک ہزاروں دھاریں جس سے بلند ہو کر اسی
پیالے میں گرتے ہیں اور پیالے سے پانی نیچے گر رہا ہے عجیب سینا
اب ان سب کو یہ تلاش ہوئی کہ اس کا مخزن کسی جگہ ہے
ل سے پانی آتا ہے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ پہاڑ ہے اس میں
سا نہر کاٹ کر پہاڑ سے پانی لایا گیا ہے وہاں سے آگے چلو تو

ایک اور تعجب خیز معاملہ پیش آیا یعنے ایک انگوٹھی جس میں پچاس ساٹھ ہزار کا الماس لگا ہوا پڑی ملی ہوتی تھی۔ جی نے وہ انگشتری اٹھا کر راجکمار کے ہاتھ میں دی راجکمار نے اس انگوٹھی کو دیکھتے ہی ایک نظر میں پہچان لیا کہ یہ راجکماری چندرکانتا کی انگوٹھی ہے اس کو کئی بار چوما آنکھوں سے لگایا پھر اپنی انگلی میں پہن لی اب یہ خیال دامنگیر ہوا کہ یہ انگوٹھی یہاں کس طرح آئی سب سوچ میں پڑ گئے کوئی رائے قائم نہ کر سکے اور آگے بڑھے تو ایک خنجر ملا فتح سنگھ نے اس کو پہچان لیا کہ یہ وہی خنجر ہے جسکو چپلا نہایت عزیز رکھتی تھی اور اکثر اس کی کمر میں رہا کرتا تھا اب تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی اور آگے چلے تو ایک کاغذ کا پرچہ ایک طرف پڑا ہوا ملا اُسے اٹھا کر پڑھا تو اس میں لکھا ہوا تھا:

مضمون

تم میرا کہنا نہیں مانتے ہو میں تمہیں منع کرتا ہوں اور تم اصرار کرتے ہو خیر تمہاری مرضی۔ نہیں مانتے تو جاؤ مگر بہت ہوشیاری سے جانا خبردار ضرور تمہارا تعاقب کریں گے اور ذرا بھی پتہ لگ گیا تو یاد رکھنا اس کا خمیازہ تمہیں اٹھانا پڑیگا اور اس کا اثر کمار پر بھی بُرا پڑیگا دونوں کا نقصان ہے تم سمجھ سکتے ہو کہ میرا ذاتی کوئی فائدہ نہیں ہے جو کچھ کرتا ہوں تمہارے اور کمار کے فائدے کو

واسطے کرتا ہوں جو کام کرو بہت ہوشیاری سے کرنا جس میں بعد کو پچھتانا نہ پڑے اب میں بھی جاتا ہوں اگر بن پڑا تو کل آکر خبر دونگا

راقم

دماتی۔ک۔ن۔

اس رقعے کو پڑھکر سب کے سب تصویر حیرت بنگئے ایک عرصہ تک یونہی اسی طرح بیٹھے گویا تصویروں کی طرح خاموش رہے آخر کمار نے اس قفل خاموشی کو توڑا۔ بولے کیوں فتح سنگھ کیا سمجھ میں آیا؟

فتح سنگھ۔ یہہ تو آپ کا ہی ذکر ہے کچھ پتہ نہ لگا؟

جیوتشی۔ یہ تو ظاہر بات ہے کہ کمار کا ذکر اس میں موجود ہے مگر مضمون ایسا پیچیدہ ہے کہ کوئی رائے نہیں قایم کر سکتے ہیں؟

شام سنگھ کوئی عجیب راز اس آڑ میں پوشیدہ ہے جب سے راجکمار کی گمراہی کے لئے اس طلسم میں آئے ہیں سینکڑوں باتیں ایسی نظر آئی ہیں کہ میرا تو دماغ سوچ سوچ کر بگڑ گیا؟

فتح سنگھ تم نے کیا نتیجہ نکالا تم ہی تو ظاہر کرو۔

راجکمار۔ میں تو خیال کرتا ہوں کہ یہ ہمارا اور شباستی کا ذکر ہے مگر یہ نہیں معلوم ہوتا کہ لکھا کس نے ہے؟

فتح سنگھ۔ اس خط کو میں شناخت کرتا ہوں اور بہت مرتبہ میں نے دیکھا ہے مگر چونکہ خط بگاڑ کر لکھا ہے اس لئے خیال پر نہیں چڑھتا ہے؟ کہ کس کا ہے خیر اس خط کو کس نے لکھا۔ جب یہ معلوم ہوگا پھر

سب راز کہل جائیگا یہ کہہ کر فتح سنگہ نے اس خط کو کسوٹ میں رکہہ لیا
اور خنجر اپنی کمر میں لگا یا جو نہایت ہی خوبصورت جڑاؤ اور قبضے اور
میان پر مینا کاری کام کیا ہوا تہا۔ اور بیچ میں قبضے کے باریک ہیرے کے
حروف میں صبا رفتار کا نام لکہا ہوا تہا غرض یہ لوگ آگے بڑہے اور گہومتے
ہوئے ہر ایک چیز کو بڑے غور سے دیکہتے ہوئے چلے اب یہ سب
گہومتے ہوئے باغ کے گوشے میں پہنچے وہاں گذر کیا تو ایک گنبذ
نظر آیا یہ لوگ اس گنبذ میں داخل ہوئے اندر جاکر دیکہا۔ کہ نہایت
صاف شفاف گنبذ ہے اس کے بیچ میں ایک بیچ پڑا ہوا ہے اور
سامنے کی دیوار میں چار در وبڑے نہایت عمدہ اور خوشنما بنے ہوئے
ہیں مگر ہیں سب برابر ایسا کیسا خفر ایک اون کے اوپر نمبر پڑے
ہوئے ہیں نمبرا۔ نمبر۲۔ نمبر۳۔ نمبر۴ یہ دیکہہ کر ان لوگوں کو بڑی
حیرت ہوئی غرض سب نے صلاح کی اس کے اندر چلیں یا نہ چلیں
ایسا نہ ہو کوئی جال ہو۔ پہر سب کے سب کمرہ نمبرا میں داخل ہوئے
دیکہا تو اندر جاکر ایک اور دروازہ ملا مگر اُسسے آگے جانے کے لئے
راستہ نہ ملا۔ غور سے دیکہا تو وہ پہاڑ تہا۔ نیچے تک برابر ڈہالو چلا گیا
ہے جس کے دیکہنے سے خوف معلوم ہوتا ہے۔ سامنے وہی غار
اور دروازہ جو جوگی نے فتح سنگہ کو دیکہایا تہا کہلا ہوا نظر آیا ایک طرف
وہ دالان تہا۔ جہاں راجکماری اور صبا رفتار قید ایک عرصے تک رہیں
نہیں اس غار میں جو جو چیزیں تہیں یہاں سے سب نظر آتی تہیں

وہ دالان وغیرہ ہر ایک چیز مثل زینے کے دکھائی دیتے تھے اب
یہ لوگ وہاں سے لوٹے اور اسی راستے سے جس سے یہ لوگ داخل
ہوئے تھے باہر نکل گئے یہ لوگ کمرہ نمبر ۲ میں داخل ہوئے اس کمرہ کو
اسقدر تاریک پایا کہ یہ لوگ گھبرا گئے غرض تھوڑی دور اس شوق میں چلے
گئے کہ ضرور کوئی بات عجیب نظر آئیگی آگے چلے تو کچھ روشنی معلوم ہوئی
ایک اور دروازہ نہایت وسیع نظر آیا اس کے باہر ہوئے تو ایک میدان
نظر آیا جو کوسوں لمبا چوڑا تھا۔ آفتاب کی حدت اور دھوپ کی گرمی اس
قدر تھی۔ کہ یہ لوگ گھبرا گئے آگے جانے کی اور اس میدان کو دیکھنے کی
ہمت نہ پڑی بسبب گرمی کے بیتاب ہو گئے جلدی وہاں سے واپس
ہوکر اس تاریکی کو طے کرکے کمرے سے باہر آئے تھوڑی دیر اس پیچ پر
بیٹھ کر دم لیا۔ پیاس نے سب کو بیچین کردیا شام سنگھ نے چھاگل نکالی
سب نے پانی پیا ذرا دم لے کر اب یہ لوگ تیسرے کمرے کی طرف متوجہ
ہوئے تیسرے کمرے میں سب کے سب داخل ہوئے تھوڑی
دور جاکر ایک دروازہ ملا اس دروازے سے جب یہ لوگ باہر نکلے تو
خود کو ایک نہایت بے نظیر اور دلکش باغ میں پایا اب یہ سب گھومنے
اور باغ کی سیر کرنے لگے یکایک راجکمار کی نظر ایک طرف جا پڑی
دیکھا چند عورتیں باغ میں پھول توڑ رہی ہیں غور سے دیکھا تو شیلا کی
اور اس کی سہیلیاں تھیں دیکھ کر راجکمار بیتاب ہو گئے دل میں آیا
کہ پاس چل کر اُس سے بات کریں آج موقعہ بھی ٹھیک ہے بھاگ

ہی نہیں سکتی ہے یہ خیال کر کے راجکمار۔ ان عورتوں کی طرف چلے ان
عورتوں نے جو راجکمار کو اپنی طرف کرتے دیکھا سب کی سب وہاں سے
دوڑیں اور درختوں کے جھنڈ میں جاکر غائب ہوگئیں ہرچند سب
نے تلاش کیا مگر کوئی سراغ نہ ملا کہ یہ سب کہاں غائب ہو گئیں
ان چاروں نے بھی ان کا بہت پیچھا کیا مگر نہیں معلوم کہ وہ چھلاوہ وہ
تھیں یا سایہ کہ وہ دیکھتے دیکھتے نظروں سے غائب ہوگئیں یہ لوگ ہر
طرف باغ میں ان کو تلاش کرتے پھرے مگر ناکامی کے سوائے کچھ نہ
ملا ہاں البتہ جس طرف درختوں کے جھنڈ میں یہ عورتیں جاکر غائب ہوئیں
تھیں اس کے مقابل ایک کمرہ ان لوگوں کو ملا جس کے دروازے بند
نظر آئے ہرچند اس کے کھولنے کی کوشش چاروں نے کی مگر وہ دروازہ
نہ کھلا بہت دیر تک وہاں کھڑے تھے کہ یہ کیا معاملہ ہے جو بات نظر
آتی ہے ایک سے ایک زیادہ حیرت افزا ہے بھلا یہ یہاں کہاں سے
آئی کیا اس کے رہنے کا یہی طلسم ہے اگر ہے تو وہ مجھ کو دیکھ کر
کیوں بھاگ گئی۔ کیا اسے میری محبت نہیں ہے نہیں اسے ہے اگر
میری محبت نہ ہوتی تو یہ باتیں جو ابتک ظہور میں آئی ہیں اور خاص
اس کے جس قدر خط مجھ کو ملے ہیں ان سے تو اس کی از حد محبت ٹپکتی
ہے اور اس کی احسان اس کی سچی محبت کا ثبوت ہے پھر وہ بھاگ
کیوں گئی ہاں شاید اسے ابھی مجھ سے ملنا منظور نہیں ہے۔ ایسی
قسم کی بہت سی باتیں سوچتے رہے اب شام قریب تھی۔ فتح سنگھ

نے کہا۔ اب چلو کہیں رات بسر کرنے کا انتظام کریں تم تو بت بن گئے غرض سب کے سب وہاں سے واپس ہوئے تو راستے میں ان کو ایک بارہ دری نہایت عالیشان سنگ ریزی کی بنی ہوئی ملی یہ سب کے سب اس بارہ دری میں داخل ہوئے اب یہ رائے قرار پائی کہ رات اس جگہ بسر کریں صبح کو جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا چنانچہ یہاں میوہ دل کے بہت درخت لدے کھڑے تھے عمدہ عمدہ پھل توڑ کر سب نے سیر ہو کر کھائے چشمے سے پانی پیا اور بھگوان کا شکر ادا کیا اس کے بعد سب آکر اسی بارہ دری میں بیٹھ گئے رات ہو جانے پر شام سنگھ نے اپنی کسوت عیاری سے موم بتی نکالکر روشن کی راجکمار کے نیچے چادر بچھا دی اور سب اسی جگہ لیٹ گئے اور اس طرح آپس میں باتیں شروع ہو گئیں۔

کمار۔ کیوں فتح سنگھ یہ محبت بھی بہت بری بلا ہے انسان کا خانہ خراب کر دیتی ہے۔

فتح سنگھ۔ کیا آپ نے نہیں سنا کسی استاد کا شعر ہے ؎ یہ عشق وہ ہے کہ پتھر کو دم میں آب کرے۔ لگائے دل وہی جسکو خدا خراب کرے۔

کمار۔ نہیں معلوم کون سی ساعت تھی جب راجکماری کی من موہنی صورت نے میرے دل میں اپنا گھر بنایا تھا کون سی گھڑی دل لگایا تھا ہماری محبت راس نہ آئی یہ فلک جفا کار ابھی تک در پے آزار ہے یہاں تک تو خراب کیا دیکھئے ابھی کتنی گردش باقی ہے کس قدر کوشش

سے طلسم فتح کیا اس امید پر کہ وصال یار سے سیراب ہونگے مگر وہاں کچھ اور ہی سامان ہوگیا افسوس ہم تو یونہیں ترستے رہ گئے اور اس پر فلک کا پورا ارمان ہوگیا اتنی محنت اور کوشش پر بھی ابھی تک کوئی پتہ نہ لگا آگے بھی کوئی امید قوی نظر نہیں آتی دیکھئے ایشور کو کیا منظور ہے *

فتح سنگھ۔ راجکمار اس قدر نراس نہ ہو کماری صبح سلامت ہے اور بہت جلدی وہ دن آنیوالا ہے کہ تم دونوں رات دن شراب وصل کے جام پر جام اڑاوگے اور اس بیرنا بالغ فلک کو جلاؤگے۔ تم تو عقلمند ہو جو چیز زیادہ محنت اور تکلیف وکوشش سے انسان پاتا ہے اس کی زیادہ قدر ہوتی ہے اسی طرح جس محبت میں تکلیف ہو وہی مزہ دیتی ہے۔ جو معشوق ہزاروں تکلیفیں اٹھا کر ملتا ہے اس کے وصل میں کچھ اور ہی لطف ملتا ہے۔ کیا سنا نہیں کہ رنج کے بعد گنج ملتا ہے۔ مصیبت کے بعد آرام نصیب ہوتا ہے۔ فراق کے بعد وصل کی ساعت آتی ہے۔ تم نے راجکماری کی جستجو میں جسقدر سختی اُٹھائی ہے۔ اس سے زیادہ راحت پاؤگے۔ تمام عمر مزے اڑاؤگے۔ اور یہ بوڑھا دیکھ دیکھ کر جلے گا۔

کمار۔ یہ سب خیالی باتیں ہیں کس کو معلوم ہے کہ ضرور اسکا وصل مجھ کو نصیب ہوگا۔ یا اسی طرح پر حسرت وارمان میں اسکی جستجو کرتا ہوا مرونگا *

فتح سنگھ۔ بھگوان کے واسطے راجکمار ایسے دل ہلا دینے والے
زبان سے نہ نکالو۔ ہم کو کسی تازہ غضب میں نہ ڈالو نہیں معل
کون ساعت کیسی ہے۔ اسی لئے تو کہا ہے۔ کہ انسان ہمیشہ الفا
بدمنہ سے نہ نکالے۔ جو بات نکالے اچھی زبان سے نکالے۔
کمار۔ بھلا تم صبا رفتار کے لئے کون سی تکلیف اٹھا رہے ہو۔ جو
نصیب ہے۔ وہ ایشور دشمن کو بھی نہ دے۔
فتح سنگھ۔ تو صبا رفتار نے میرے لئے کونسا صدمہ اٹھایا ہے آپ
میں بھی تو آپکے ہمراہ ہوں نصف رنج و راحت کا حصہ دار ہو
جس طرح میں اور آپ ایک ہیں اسی طرح کماری اور صبا رفتا
ایک ہیں جس طرح میں آپ کے رنج اور راحت کا شریک
ہوں۔ اسی طرح وہ اگر آپکو کماری کی جستجو ہے۔ تو مجھ کو
صبا رفتار کی تمنا ہے۔ غرض میں ہر طرح نصف کا شریک ہوں
جو رنج آپ کماری کے لئے اٹھاتے ہیں۔ فرض کر لیجئے۔
میں بھی اس رنج اور مصیبت کا نصف حصہ صبا رفتار کے
لئے برداشت کرتا ہوں۔
کمار۔ بھلا فتح سنگھ یہ تو بتاؤ کیا صبا رفتا تمہاری ذات کی ہے۔
فتح سنگھ۔ اس کا حال بھگوان کو معلوم ہے میں تو اس حال سے
بالکل ناواقف ہوں۔ یہ راز مجھے ابھی تک معلوم نہیں نہ اسطرف کبھی
میرا خیال گیا۔ حالانکہ یہ سب سے پہلا سوال ہے مگر محبت میں

سے ظلم فتح کیا اس امید پر کہ وصال یار سے سیراب ہونگے مگر وہاں کچھ اور ہی سامان ہوگیا افسوس ہم تو لبوں تک تر سنے رہ گئے اور اس پر فلک کا پورا ارمان ہوگیا اتنی محنت اور کوشش پر بھی ابھی تک کچھ پتہ نہ لگا آگے بھی کوئی امید قوی نظر نہیں آتی دیکھئے ایشور کو کیا منظور ہے +

فتح سنگھ۔ راجکمار اس قدر نراس نہ ہو کماری جیو سلامت ہے اور بہت جلدی وہ دن آنیوالا ہے کہ تم دونوں رات دن شراب وصل کے جام پر جام اڑاؤ گے اور اس بیرنا بالغ فلک کو جلاؤ گے۔ تم تو عقلمند ہو جو چیز زیادہ محنت اور تکلیف و کوشش سے انسان پاتا ہے اس کی زیادہ قدر ہوتی ہے اسی طرح جس محبت میں تکلیف ہو وہی مزہ دیتی ہے۔ جو معشوق ہزاروں تکلیفیں اٹھا کر ملتا ہے اس کے وصل میں کچھ اور ہی لطف ملتا ہے۔ کیا سنا نہیں کہ رنج کے بعد گنج ملتا ہے۔ مصیبت کے بعد آرام نصیب ہوتا ہے۔ فراق کے بعد وصل کی ساعت آتی ہے۔ تم نے راجکماری کی جستجو میں جسقدر سختی اٹھائی ہے۔ اس سے زیادہ راحت پاؤ گے۔ تمام عمر مزے اڑاؤ گے۔ اور یہ بوڑھا دیکھ دیکھ کر جئے گا۔

کمار۔ یہ سب خیالی باتیں ہیں کس کو معلوم ہے کہ ضرور اسکا وصل مجھ کو نصیب ہوگا۔ یا اسی طرح پر حسرت و ارمان میں اسکی جستجو کرتا ہوا مرونگا +

فتح سنگھ۔ بھگوان کے واسطے راجکمار ایسے دل ہلا دینے والے کلمے زبان سے نہ نکالو۔ ہم کو کسی تازہ غضب میں نہ ڈالو نہیں معلوم کون ساعت کیسی ہے۔ اسی لئے تو کہا ہے۔ کہ انسان ہمیشہ الفاظ بدمنہ سے نہ نکالے۔ جو بات نکالے اچھی زبان سے نکالے۔

کمار۔ بھلا تم صبا رفتار کے لئے کون سی تکلیف اٹھا رہے ہو۔ جو مجھکو نصیب ہے۔ وہ ایشور دشمن کو بھی نہ دے۔

فتح سنگھ۔ تو صبا رفتار نے میرے لئے کونسا صدمہ اٹھایا ہے آخر میں بھی تو آپکے ہمراہ ہوں نصف رنج وراحت کا حصہ دار ہوں جس طرح میں اور آپ ایک ہیں اسی طرح کماری اور صبا رفتار ایک ہیں جس طرح میں آپ کے رنج اور راحت کا شریک ہوں۔ اسی طرح وہ اگر آپکو کماری کی جستجو ہے۔ تو مجھکو بھی صبا رفتار کی تمنا ہے۔ غرض میں ہر طرح نصف کا شریک ہوں جو رنج آپ کماری کے لئے اٹھاتے ہیں۔ فرض کر لیجئے۔ کہ میں بھی اس رنج اور مصیبت کا نصف حصہ صبا رفتار کے لئے برداشت کرتا ہوں۔

کمار۔ بھلا فتح سنگھ یہ تو بتاؤ کیا صبا رفتا تمہاری ذات کی ہے۔

فتح سنگھ۔ اس کا حال بھگوان کو معلوم ہے میں تو اس حال سے بالکل ناواقف ہوں۔ یہ راز مجھے ابھی تک معلوم نہیں نہ اسطرف کبھی میرا خیال گیا۔ حالانکہ یہ سب سے پہلا سوال ہے مگر محبت میں

ذات پات کی کب تمیز ہوتی ہے۔
جوتشی - ہاں جی چاہیے کوئی ہو۔ اب تو دل لگ گیا وہ مثل تمہاری ہے۔ کہ ساتھ کہاں کے ذات پوچھتے ہو۔
شام سنگھ - بھلا اوستاد اوستانی کا کوئی وارث تو ہو گا۔ اگر وہ ہماری ذات نہ ہوئی اور اُن کے پنچا لنے اور اُنکی ماتا نے قبول نہ کیا تو کیا کرو گے۔
فتح سنگھ - ارے تجھے ان باتوں سے کیا کام۔
شام سنگھ - کیوں کام نہیں۔ کیا وہ میری استانی نہیں ہے۔ جو آپ دھمکاتے ہو۔ بتاؤ بتاؤ اگر ایسا ہوا تو کیا کرو گے۔
فتح سنگھ - کرینگے کیا۔ اگر کوئی اُنیس بیس بات ہوئی تو پہلے اس کو مار کر آپ بھی مر جائیں گے۔ بیکنٹھ میں جا کر شادی رچاویں گے۔ یا بھوت بن کر اس کے باپ کو ستاویں گے۔ بیکنٹھ میں تو ذات پات کی کوئی نہ پوچھے گا۔
شام سنگھ - واہ اُستاد آپ تو بہترا مرینگے مگر مرے گون دیگا۔ ایسا کیا بیچھا چھوڑ کر مرجانا آسان ہے۔
فتح سنگھ - او اور سنو اسے کیوں تو کیوں نہ مرنے دیگا۔ تو کوئی خدائی فوجدار ہے۔ یا بیمہ کمپنی کا حصہ دار ہے۔
شام سنگھ - بندہ ان دونوں سے اعلیٰ ہوں۔
فتح سنگھ - یعنے۔

شاہ سنگھ ملک الموت کا سالا ہوں۔
اس جملے پر ایک فرمائشی قہقہہ پڑا۔ اس کے بعد راجکمار نے فتح سنگھ سے کہا
راجکمار۔ اگر ہم تمہیں پورا پورا حال بتا دیں تو کیا دوگے۔
فتح سنگھ۔ بس صبا رفتار ہی تم کو دیدیں گے۔
راجکمار۔ دیکھو خوب سمجھ لو ہیں واپس نہ دونگا۔
فتح سنگھ۔ ہاں ہاں نہ دینا نہ دینا۔
راجکمار۔ صبا رفتار تمہاری ذات کی ہے۔ اس کا باپ بڑا بھاری زمیندار تھا اور اعلےٰ درجہ کا عیار بھی تھا جس وقت ان کی ماں مرگئی تو باپ نے اس کو پرورش کیا۔ عیاری سکھائی جب ہر کامل ہوگئی تو عرصہ چندسال کا ہوا۔ کہ اس کا باپ بیمار ہو گیا اور اُسے اپنی زیست کی اُمید نہ رہی تو صبا رفتار کو مہاراج بجے سنگھ کے حوالہ کر دیا مہاراج بجے سنگھ صبا رفتار کے باپ کو بہت مانتے تھے کیونکہ اس لئے مہاراج کے بڑے بڑے کام کئے تھے مرنیکے وقت اپنی کل جائداد صبا رفتار مہاراج بجے سنگھ کے حوالے کر گیا اور آپ بیکنٹھ جا بسایا۔ کیونکہ باپ کے مرنیکے بعد صبا رفتار کا اور کوئی وارث نہ تھا اس لئے مہاراج نے صبا رفتار کو اپنی لڑکی کی طرح پرورش کیا اور چندرکانتا کے برابر اس کو مانتے ہیں۔ مہارانی بھی صبا رفتار کو اپنی سگی بیٹی چندرکانتا سے کبھی کسیطرح کم نہیں سمجھتی ہیں چونکہ جسوقت سے صبا رفتار محل میں آئی ہے۔ گو

اسے قبل بھی اکثر محل میں رہا کرتی تھی مگر چند روز کیواسطے باپ کے پاس چلی جاتی تھی۔ محبت تو ہم سن ہونے کی اور ساتھ کھیلنے کیوجہ سے تھی کیونکہ چندرکانتا کا اور صبا رفتار کا لڑکپن ساتھ ہی گذرا تھا اب چونکہ باپ کے مرنیکے بعد بہ قطعی طور پر محل میں آگئیں اس غرض سے چندرکانتا کی اور اس کی محبت اسقدر بڑھ گئی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ دونوں سگی بہنیں ہیں ایک جگہ رہنے کی وجہ سے اس قدر محبت بڑھ گئی کہ وہ اس کے بغیر اور وہ اس کے بغیر نہیں رہ سکتی تھی۔

فتح سنگھ۔ راجکمار آج تم نے وہ فرحت بخش بات سنائی ہے جس کو سن کر میری مردہ جسم میں نئی جان عود کر آئی ہے میں ہر وقت اسی فکر میں غلطاں رہا کرتا تھا۔ کہ اگر کچھ معاملہ نوع دیگر ہوا۔ تو مفت میں جان جائے گی۔ مگر آپنے بڑی مہربانی کی۔ میں اس بات کا احسان تمام عمر نہ بھولونگا۔ آپ نے میرے سر سے ایک پہاڑ کا بوجھ ہٹا دیا جس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مگر یہ حال آپکو کسطرح معلوم ہوا میں تو ابھی تک باوجود کوشش کے بھی نہ سن سکا بارہا صبا رفتار سے بھی دریافت کیا اس نے بھی کچھ نہ بتایا۔ آپ کے سننے میں کس طرح آیا ؟

بکرمار۔ خاص چندرکانتا اس کی محرم راز سہیلی کی زبان سے۔

فتح سنگھ۔ پھر تو کوئی شک کا مقام نہیں ہے میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔ میرا شکریہ قبول کیجئے۔

کمار۔ خالی شکریہ سے تلافی نہ ہوگی صبار فتار میری ہو چکی ہیں ہرگز نہ دونگا۔
فتح سنگھ۔ اور میں کب کہتا ہوں کہ نہیں ہاں ہاں آپ کی ہو چکی ہیں بھی تو آپ ہی کا ہوں الغرض صبح تک اسبات پر مذاق ہوتا رہا کسی کو نیند نہ آئی۔ صبح کو سب اٹھے۔ حوائج ضروری سے فارغ ہوکر اسی چشمہ میں اشنان کیا پوجا۔ سندھیا سے نہا دھوکر فارغ ہوئے تو کچھ میوہ توڑ کر کھایا۔ جس راہ سے داخل ہوئے تھے۔ اسی راہ سے باہر نکلے اور چوتھے کمرے میں داخل ہوئے اس کے اندر بھی ایک دوسرا دروازہ ملا۔ اس کے بعد ایک اعلےٰ درجہ کا باغ دیکھا جس کو ایک نظر میں کمار نے پہچان لیا اور چونک پڑے۔ نہائت غور سے ادہر ادہر دیکھنے لگے۔ ہر ایک چیز کو دیکھ دیکھ کر اطمینان کرنے لگے۔ خوب اچھی طرح غور کیا۔ جب یہ کینی چیز کو تلاش کرتے جو نشانی تصور تھی فوراً پہچانتی۔ تینوں عیار حیرت زدہ ہوکر راجکمار کی حالت کو دیکھ رہے ہیں۔ مگر کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ راجکمار کی حیرت کا کیا باعث ہے۔ کس بات کو دیکھ دیکھ کر راجکمار چونک پڑتے ہیں۔

چھٹا بیان

آخر فتح سنگھ حیران ہوگئے صبر نہ ہوسکا۔ راجکمار سے پوچھا۔ کیا بات ہے۔ جس کو دیکھ دیکھ کر تم اسقدر چونکتے ہو۔ کچھ حال تو معلوم ہو

اس باغ میں کیا حیرت افزا اور تعجب خیز چیز آپ کو دکھائی دیتی ہے جبکہ آپ کی نظر ایسی حیرت زدہ پڑتی ہے ہم کو تو کچھ نظر نہیں آتا۔
کمار۔ میں نے اس باغ کو شناخت کر لیا ہے۔
فتح سنگھ۔ کیا خواب میں آئے تھے۔
کمار۔ نہیں ہوشیاری میں یہ وہی باغ ہے جہیں لشکر سے لاکر مجھے رکھا گیا تھا۔ پہلے اسی باغ میں میری آنکھہ کھلی تھی۔ دیکھو وہ سامنے کمرہ نظر آتا ہے۔ اس میں راجکماری کی تصویر ہے آنکھہ کھلنے ہی مینے اُس کو بھی دیکھا تھا۔ اسی باغ میں اشنان بھی کیا اور بھوجن کیا تھا جس کے اثر سے میں بیہوش ہو گیا تھا۔ اور دُوسرے باغ میں لایا گیا۔ وہ دیکھہ سامنے تالاب بھی موجود ہے وہ چبوترے بھی دکھائی دیتے ہیں جبر مینے سندھیا کے کپڑے پہنے۔
فتح سنگھ۔ واہ یہ اور بھی تعجب خیز بات سنائی خیر چلو باغکی سیر کریں
کمار۔ دیکھو اگر کمرہ کا دروازہ کھلا ہوگا۔ تو تصویر تم کو دیکھاؤنگا کیسی عمدہ تصویر بنائی ہے۔

اب یہ سب باغ کی سیر کرنے لگے۔ اس باغکی مفصل حالت راجکمار کے داخلے کیوقت لکھی جاچکی ہے دوبارہ لکھنا سوائے اسکے کہ طوالت کا باعث ہو کوئی مطلب نہیں رکھتا۔ غرض اس کمرے کے پاس پہنچے دیکھا تو کیواڑ کھلے ہوئے تھے اندر داخل ہوے جو چیزیں اس روز راجکمار نے دیکھیں تھیں وہی آج نظر آئیں اسی طرح صاف اس میں کوئی فرق نہ تھا راجکمار نے

سب کو وہ سامان اور خاص کر وہ تصویر دکھائی سب اس کو دیکھ کر خود بھی تصویر بن گئے کاریگر کی تعریف کرنے لگے - غرض پہلے جب راجکمار آئے تو تعجب اور حیرت کے باعث حیران تھے اب کے اپنے عیاروں کیساتھ بے فکر تھے اسلیئے تمام کوئی جگہ باقی نہ چھوڑی اس باغ کا کونہ کونہ جگہ جگہ خوب اچھی طرح ملاحظہ کی - کیونکہ آج کوئی کمرہ بند نہ تھا سب کھلے ہوئے تھے اچھی طرح تینوں عیاروں کو سیر کرائی کیونکہ یہ تو اس باغ میں ہو گئے تھے اسلیئے واقف تھے خوب سیر کرائی اور ہر ایک جگہ کا حال بیان کرتے جاتے تھے کہ جہاں یہ بات ہوئی تھی یہاں یہ واقعہ پیش آیا تھا اور ہم بیہوش کر کے اس جگہ سو گئے تھے تو خود کو دوسرے باغ میں پایا

فتح سنگھ تو ضرور راستہ اسی جگہ ہوگا + تلاش کرنیسے پتہ لگ جاویگا.

کمار - بے شک دیکھو میں خیال پر زور دیتا ہوں +

شام سنگھ آگے آپ آئے تھے تو آپ کی اس قدر خاطر ہوئی کہ بہو جن لباس پوجا کا سامان ہر ایک چیز ملی تھی اور اب کوئی پوچھتا بھی نہیں کہ تم کون ہو

کمار - اپنی اپنی قسمت اور اپنا اپنا پہرہ ہے - تمہارا پہرہ ایسا منحوس ہے کہ اگلے تم ساتھ ہو تو کوئی بات بھی نہیں پوچھتا ہے - غرض یہ لوگ ایک اور باغ میں پہنچے جسے دیکھتے ہی راجکمار بولے - یہ وہ باغ ہے جہاں ہم کو عورتوں نے گرفتار کیا تھا آج تو یہاں کوئی راستہ چلتی نظر نہیں آتی - ارے واہ رے چلتر نگر تیرا چلتر خیر چلو اس طرف تو چلیں یہاں اس تصویر کے دربار میں ہم بصورت مجرم کے لیجائے گئے تھے راستہ مجھ کو اچھی طرح یاد ہے - غرض سب کے سب اسطرف روانہ ہوئے

ساتواں بیان

مہاراج بجے سنگھ اور رانی پاربتی چندرکانتا کے غم میں سوکھ سوکھ کر
کانٹا ہو گئے ہیں۔ مہاراج تو خیر مگر رانی کا عجیب حال ہے رات دن
سوائے چندرکانتا کے یاد کے کوئی کام نہیں ہے خواب و خور حرام ہو گیا۔
دن رات رونے سے دھیان۔ ہزار سب سمجھاتے ہیں مگر ان کے دل کو
قرار نہیں آتا گو ان کے زندہ اور سلامت ہونے کی خبر سن کر کسیقدر
امید باقی تھی۔ مگر یہ سن کر کہ طلسم فتح ہونے پر بھی راجکماری نہ ملی۔ اب پھر
کمار ان کی تلاش میں گئے ہیں اور بھی حالت بگڑ گئی ادھر مہاراج نے
ہرچند سمجھایا۔ مگر ان کی حالت درست نہ ہوئی ایکروز مہاراج دیوان مادھو سنگھ
سے کچھ صلاح مشورہ کر رہے تھے اپنے تخلیہ کے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے
کہ چوبدار نے آکر خبر دی کہ ایک جاسوس کو جاگر لے آیا۔ جاسوس ہاتھ میں
کچھ کاغذ اور ایک کشتی میں کپڑا ڈھکا ہوا کوئی چیز لئے ہوئے حاضر ہوا
وہ خوان سامنے رکھدیا اور کاغذ دیوان جی کے ہاتھ میں دیکر عرض کیا ÷

جاسوس۔ حضور آج رات کا ذکر ہے کہ میں پہرہ پر تھا پہرہ دیتا ہوا جب میں
چونک پر پہنچا تو یہ خوان پوش اور ایک خط رکھا ہوا تھا میں نے کھول کر دیکھا تو وہ
[illegible] نظر آیا کہ میری روح کانپ گئی غرض میں نے رات کو جب خرابی و دہشت
کے پہرہ دیا ہے وہ بھگوان جانتا ہے۔ صبح کو جو یہ خیال کیا تو جگہ بہ جگہ
کاغذ لگے ہوئے پائے ایک کاغذ اتارا اور یہ خوان لیکر سرکار میں حاضر ہوا ہوں

مہاراج۔ دیوان جی دیکھو تو اس طشت میں کیا چیز ہے۔
دیوان جی نے اسپر سے خوان پوش دور کیا دیکھا تو اسمیں کوتوال کا کٹا ہوا سر خون سے تر رکھا ہے۔ یہ دیکھ کر دیوان جی اور مہاراج کے ہوش جاتے رہے۔ منہ سے بات نہ نکلی۔ بہت دیر تک سناٹا رہا۔ پھر مہاراج نے دیوان جی کو حکم دیا کہ اس خط کو پڑھو جو اس سر کے ساتھ رکھا ہوا ملا ہے۔ دیوان جی نے اس خط کو کھول کر پڑھا ✤

مضمون خط

ہوشیار خبردار۔ یہ نہ کہنا۔ کہ ہم کو دھوکے میں مارا۔ میں اعلان بھی کر چکا ہوں تمہارے شہر میں جابجا اشتہار چسپاں ہیں یہ مت سمجھنا کہ شیو سنگہ کو قید کرکے کمبخت سنگہ وغیرہ کو قتل کرکے شیو گڈھ پر قبضہ کر لیا تو اب کوئی دشمن نہ رہا۔ آرام سے راج کروگے۔ نہیں میں تمہارا سرکوب موجود ہوں کوتوالی کے اندر گھس کر کوتوال کو مارا اور اس کا سر بیچ بازار میں رکھا تمام شہر میں اشتہار لگائے مگر مجھے کسی نے گرفتار نہ کیا۔ میرا نام قہرمان خان تم لوگ اپنے دل میں بڑے خوشی ہوتے ہوگے سمجھے رندھیر سنگہ اور تم کہ شیو گڈھ فتح کرنیکے بعد کوئی دشمن باقی نہ رہا۔ اب مزے سے راج کرینگے۔ مگر نہیں ابھی تو تمہارا وہی دشمن قہرمان زندہ ہے وہ کہاں تمہیں آرام سے راج کرنے دیگا۔ بیرندر سنگہ شیو گڈھ کی گدی پر بیٹھ بہت خوش ہوئے ہونگے انکی خوشی ماتم سے بدل دونگا ہوشیار ہو جاؤ کہ میں دونوں راجوں کو برباد کرنیکی قسم کھائی ہے بچے سنگہ اور پاٹن کے تمام بڑے بڑے سرداروں وغیرہ کو ہوشیار رہنا چاہیئے کیونکہ میں آج سے

پنا کام شروع کر دیا ہے عنقریب راجہ کی سیر محل میں گہسکر ہونگا اگر کسی کو دعوے ہو تو مجہے گرفتار کرے ۔ (عیاروں کا سردار قہرمان نامدار)

دوسرے کاغذ کا مضمون ۔

پاٹن کی رعایا کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جلد راجہ سے باغی ہوکر شہر سے نکل جاویں ۔ باغی ہو جانیپر تمہارے ساتھ ہو جاؤنگا ورنہ ایک ایک کو گہر میں گہس کر قتل کرونگا ۔ بڑے بڑے سیٹھ اور سرداروں کو چُن کر قتل کرونگا ۔ مجہے کوئی گرفتار نہیں کر سکتا ہے آج سے مینے اپنی کارروائی جاری کر دی ہے جسکو دیکھنا ہو کوتوال شہر کا سر دیکھ لو ۔ جس کو مینے بیچ کوتوالی کے جاکر قتل کیا جہاں ہزاروں آدمی تھے اور سر کاٹ کر شہر کے بیچ رکھہ کر تمام شہر میں اشتہار لگا یا پہرا اور مجہے کوئی گرفتار نہ کر سکا ۔ اب دیکہو آگے کیا کیا گل کہلاتا ہوں کیسے کیسے نامی نامداروں کو خاک میں ملاتا ہوں جلدی میرے لکہے پر کاربند ہو ۔ ورنہ بغیر قتل کئے نہ چہوڑونگا

راقم عیاروں کا سردار قہرمان نامدار ۔

مہاراج نیج سنگہ کے تو یہ مضمون سُنکر ہوش جاتے رہے دیوان جی کی بھی سیٹی گم ہو گئی بڑے بڑے دیر تک سوچتے رہے پھر مہاراج بولے ۔
مہاراج دیوان جی تم تو جلدی شہر میں منادی کرا دو کہ کوئی اس بدمعاش کے خوف سے نہ گہبراوے ایسے ایسے بدمعاش راج کو خوف دلانا چاہتے ہیں مگر راج ایسے چند بد وشوں سے خوف کہانے والا نہیں ہے وہ ایک عیار ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اس کے خوف سے کوئی نہ گہبراوے اسکی گرفتاری کا انتظام سرکار سے کیا گیا ہے عنقریب وہ گرفتار ہو کر اپنے کئے کی سزا پاوے گا ۔ یہ منادی کرا کر پہرے

کا معقول انتظام کرو اور جاسوس اس شیطان کی تلاش میں چاروں طرف روانہ کر دو۔ جلدی اس کا پتہ لگا کر سرکار میں اطلاع کریں۔

دیوان جی۔ بہت خوب مہاراج مگر رعایا میں بہت خوف اس بدمعاش کا غالب ہو گیا ہے۔ نہیں معلوم یہ بدمعاش کب سے ہمارا دشمن چھپا بیٹھا تھا جو موقعہ پاکر نکلا۔ اسوقت کوئی عیار بھی یہاں نہیں ہے۔

مہاراج تم منادی کرو۔ ایشور سب کا بھلا کریگا۔

یہ کہہ کر مہاراج محل میں داخل ہوگئے دیوان جی نے جاکر تمام شہر میں منادی کرادی مگر قہرمان کا خوف لوگوں پر اسقدر غالب تھا کہ مارے خوف کے جگہ بجگہ چھپتے پھرتے تھے۔ دیوان جی نے تمام شہر میں ڈبل پہرہ مقرر کر دیا مہاراج نے محل سے جاکر مہارانی سے بھی یہ واقعہ بیان کیا۔ مہارانی بیچاری ایک تو چندرکانتا کے فکر میں دیوانی ہو رہی تھیں۔ اس خبر وحشت کو سنکر اور بھی تشویش نے آگھیرا دوسرے روز مہاراج دربار میں بیٹھے تھے کہ ایک جاسوس ہاتھ میں کاغذ لئے ہوئے حاضر ہوا۔

ہوشیار ہوشیار کل میں ضرور کسی بھاری سردار یا ساہوکار کا قتل کرونگا اگر ہوسکے تو انتظام کرلو (قہرمان نامدار عیاروں کا سردار)

مہاراج دیوان جی۔ پہرہ کا کافی طور پر بندوبست کردو ایسے ایسے آوارہ بدمعاشوں سے بدولت خوف نہیں کہاتے ہیں ایشور چاہے تو بہت جلد اس کا سر بردربار اڑایا جاوے گا۔ اچھا دربار برخاست۔

دربار برخاست کرکے مہاراج نے مادھو سنگھ کو تخلیہ میں طلب کیا

مہاراج - دیوان جی یہ تو کوئی بڑا بیباک ہے ہوشیار کر کے کام کرتا ہے تمام رعایا اس کے خوف سے پریشان ہے - میں خیال کرتا ہوں اگر اسنے دو چار کام ایسے ہی کئے تو اس کے خوف سے شہر خالی ہو جاویگا - اسپر طرہ یہ کہ یہاں کوئی عیار بھی نہیں ہے جو اسکو جواب دے یا گرفتاری کی فکر کرے - کیونکہ عیار سے عیار ہی مقابلہ کر سکتے ہیں - ہمارے تمہارے کئے کچھ نہ بنے گا - پھر کیا ترکیب کیجائے جو اس بلا سے نجات ہو اور شہر بھی اس بدمعاش کے شر سے محفوظ رہے دیوان جی نے تھوڑی دیر سکوت کیا پھر بولے -

دیوان - مہاراج اسکے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ ایک چٹھی مہاراجہ رندہیر سنگھ کے نام مفصل حال کی لکھ کر روانہ کیجائے - اور وہ نوٹس اور اشتہار جو دستیاب ہوئے ہیں اس چٹھی کے ہمراہ روانہ کر دیجئے شاید وہاں سے کوئی عیار آ جاوے تو کام بنجائے اسکے سوا اور تو کوئی تدبیر سمجھ میں نہیں آتی - فتح سنگھ شام سنگھ اور جوتشی جی تو کمار کے ساتھ گئے ہیں خیر اب چٹھی تو بھیج دیجئے دیکھئے کیا ہوتا ہے ضرور کوئی عمدہ نتیجہ نکلیگا مہاراج نے اس رائے کو پسند کیا فوراً چٹھی کل مضمون کی لکھ کر ایک جاسوس کو بلا کر پوشیدہ طور پر صورت روانہ کیا گیا دیوان جی نے محل کی ہر چہار طرف پہرہ چوکی قائم کیا اسکے بعد دیوان جی رخصت ہو کر اپنے مکان کی طرف روانہ ہوئے اور مہاراج محل میں مہارانی کے پاس تشریف لے گئے مہارانی سے ذکر کیا - تمام محل کی عورتوں میں ڈر پھیل گیا - تمام دن اسی گھبراہٹ و پریشانی میں تمام ہوا - رات کو بھی بڑی ہوشیاری سے پہرہ چوکی مقرر کیا گیا صبح کو معلوم ہوا کہ سردار دینا ناتھ افسر مال کا سر کٹا ہوا بازار میں ملا -

غرض صبح کو مہاراج دربار میں تشریف لائے وہ سر اور ایک خط لا کر پیش کیا۔ مہاراج نے دیوان جی کو پڑھنے کا حکم دیا۔ دیوان جی نے پڑھا۔ لکھا تھا کہ اسی طرح چن چن کے سب کو قتل کرونگا۔ میرا نام قہرمان ہے۔ قہر بن کے تمہارے سر دنیر لوٹونگا۔ یہ تو تمہارے افسر مال کا سر۔ یہ سر دیکھ کر سب مارے خوف کے کانپنے لگے۔ مہاراجا کے سب پر خوف غالب تھا۔

یہ چٹھی دیوان جی نے ختم کی تھی۔ کہ شہر پناہ کے دروازے کا پہرہ دار ایک خط اور ایک خوان لے کر حاضر ہوا۔ مہاراج نے دیوان جی کو حکم دیا کہ اس خوان کو کھولو۔ اس کو کھولا۔ تو اس میں اسی جاسوس کا سر تھا جس کو کل چٹھی دے کر خفیہ طور پر مدد کے لئے صورت روانہ کیا تھا۔ اب دیوان جی نے اس خط کا مضمون پڑھا۔ لکھا تھا کہ تمہارے اپنے سے کچھ نہ بنا تو صورت سے طلب کی۔ یہ خبر نہیں کہ راستے میں قہرمان موجود ہے۔ نہ صورت کی خبر یہاں آنے دونگا نہ یہاں کی وہاں جانے دونگا۔ وہاں بھی میں نے کارروائی شروع کر دی ہے فکر نہ کرو۔ دونوں راج ایک ساتھ تاراج کرونگا۔ اور کسی جاسوس کی قضا ہو تو روانہ کر دو۔ یہ تمہارے جاسوس کا سر حاضر خدمت ہے اس کو دیکھ کر دل کو تسکین دو۔ یہ دونوں سر تمہارے دربار کی زینت اور سجاوٹ کا کام دینگے۔ تمہارے سنگھاسن کے دائیں اور بائیں یہ خون فشان نظارہ کیسا اچھا معلوم ہوتا ہوگا۔ سنبھل جاؤ ہوشیار ہو جاؤ۔

راقم۔ تمہارا سرکوب عیاروں کا عیار قہرمان نامدار۔

غرض طول کہاں تک دیا جائے کئی مرتبہ مہاراج نے دس دس پانچ پانچ

سواروں کو صورت چٹھی دیکر روانہ کیا دوسرے روز اُن کے سر دربار میں آئے اور وہ چٹھیاں بھی ساتھ اور نہایت خوف دلایا گیا کہ انکی کیا مجال تھی جو مجھ سے بچکر نکل جاتے۔ غرض مہاراج کو بھی اپنی جان کا خوف پیدا ہوگیا تھا مگر اس خیال سے اس کو ظاہر نہ کرتے تھے کہ رعایا بد دل نہ ہو جائے۔

ایکروز کا ذکر ہے کہ مہاراج نے تنگ آکر اعلان کرادیا کہ جو شخص قہرمان کو گرفتار کرائے گا۔ ایکہزار روپیہ انعام ہم سے پائے گا۔

یہ منادی تمام شہر میں پھرادی گئی۔ دوسرے روز کے دربار میں جاسوس نے ایک خط لاکر دیا کہ آج یہ خط ملا ہے۔ دیوان جی نے پڑھ کر سنایا یہ لکھا ہوا تھا

مضمون

میرے سر کے لئے آپنے انعام مقرر کیا ہے۔ چہ خوش کیا۔ کہ جو شخص قہرمان کو گرفتار کرائے گا۔ ایکہزار روپیہ انعام پائے گا۔ میں مسلمان ہوں اور خدا کو گواہ کرکے کہتا ہوں کہ جو شخص مجھ کو گرفتار کرائیگا یا صرف میرا پتہ بھی لگایا میں اس کو صرف دسہزار روپیہ انعام دونگا اگر نہ دوں تو مسلمان نہیں ہوں اسکے ساتھ آپکو مطلع کئے دیتا ہوں کہ اب میری کارروائی محل میں شروع ہونے کا وقت آگیا۔ اب میں محل میں راس رچاؤنگا۔ بھاگ مچاؤنگا۔ خوب اچھی طرح انتظام کرلو۔ یہ نہ کہنا کہ قہرمان نامرد تھا۔ ہوشیار نہ کیا بے خبری میں عیاری کرگیا۔ میں جب آؤنگا ڈنکے کی چوٹ آواز دے کر ہوشیار کرکے آؤنگا دیکھوں کونسی مائی کا لال مجھے گرفتار کرتا ہے۔

رقعہ وہی تمہارا سرکوب قہرمان عیاروں کا سردار ٭

اس مضمون کو پڑھ کر جو کیفیت مہاراج کی ہوئی وہ قابل بیان نہیں ہے مہاراجکو اب اپنی زندگی کی بھی امید نہ رہی۔ صورت تک خبر نہیں پہنچتی۔ ایک خط کے ساتھ ایک آدمی کے خوف سے لشکر روانہ کرنا نامردی میں داخل تھا۔ عقل کام نہ کرتی تھی کہ کیا کریں۔ ہر شخص کے چہرے سے خوف وہراس کے آثار ہنودار تھے رعایا کی بیچینی صاف ظاہر کر رہی تھی کہ یہ لوگ کچھہ روز میں شہر خالی کر دیں گے مہاراج اسی تشویش میں حیران سر جھکائے بیٹھے تھے۔ کہ یکایک ایک چوبدار دوڑتا ہوا آیا۔ اور عرض کی کہ صورت سے پنڈت کاشی ناتھ تشریف لائے ہیں باریابی کے امیدوار ہیں۔ یہ سنکر مارے خوشی کے مہاراج کا چہرہ چمک اٹھا گویا سوکھے دہانوں میں کسی نے پانی دے دیا۔ چوبدار کو حاضر کرنے کا حکم دیا۔ تھوڑی دیر میں چوبدار پنڈت کاشی ناتھ کو ہمراہ لئے ہوئے دربار میں آیا پنڈت جی نے مہاراج کو اشیرباد دی اور ایک کرسی پر مہاراج کا اشارہ پاکر بیٹھ گئے

مہاراج کو پنڈت جی کا اس موقعہ پر آجانا امداد غیبی سے کم نہ تھا۔ گویا مردے کو آبحیات مل گیا بولے۔

پنڈت جی مہاراج کا فرمانا بالکل بجا اور درست ہے۔ میں سب حال سن چکا ہوں آپ کوئی اندیشہ نہ کریں یہ قہرمان بچارا کیا چیز ہے۔ میں اس کو گرفتار کرونگا۔ آپ بالکل مطمئن رہیں کسی طرح کا اندیشہ نہ کریں *

مہاراج۔ مگر آپ کو کس طرح پتہ لگا۔

پنڈت جی۔ خبر تو مجھہ کو صورت میں ہی لگ گئی تھی مہاراج نے جب ہی مجھہ کو روانہ کیا۔ باقی حال یہاں آکر شہر والوں کی زبانی معلوم ہوا۔ میں نے شہر

میں جو ملا۔ اس کا اطمینان تو کر دیا ہے۔ مگر آپ بھی ایک منادی کرا دیں کہ پنڈت کاشی ناتھ جی صورت سے آیا ہے وہ دعوے کرتا ہے کہ میں پندرہ دن کے اندر تھہان کو گرفتار کراؤنگا۔ تھہان کو لازم ہے کہ مقررہ انعام کسی ساہوکار کے پاس جمع کرا دے ؛

فوراً مہاراج نے شہر میں منادی کرادی ؛

پنڈت جی نے مہاراج سے اجازت طلب کرادی کہ میں راستے کا تھکا ماندا ہوں اور پوجا اشنان بھی نہیں کیا ہے۔ اگر اجازت ہو تو اشنان پوجا سے فارغ ہو کر تھوڑا سا آرام کرلوں۔ مہاراج نے دیوان مادھو سنگھ کو حکم دیا کہ پنڈت جی کو تم اپنے مکان پر ٹھیراؤ۔ اور ان کے آسائش کا ہر ایک سامان راج کیطرف سے کرو خبردار کسی قسم کی تکلیف نہو۔ غرض پنڈت جی مہاراج سے اجازت لیکر دیوان جی کے مکان پر آئے اور اشنان پوجا سے فارغ ہو کر کچھ دیر آرام کیا۔

پنڈت جی کے جانے کے بعد مہاراج نے خوشی خوشی دربار برخاست کیا آج پنڈت جی کے آنے سے مہاراج کے چہرہ پر خوشی کے آثار نظر آتے ہیں ورنہ اتنے روز سے مردہ کی طرح چہرہ ہو رہا تھا۔ دربار برخاست کر کے محل میں داخل ہوئے۔ مہارانی کو یہ خبر سنائی۔ مہارانی بھی اس امداد غیبی کی آمد سے بہت خوش ہوئیں ادھر شام کو پنڈت جی کوئی پانچ بجے کے قریب سو کر اٹھے منہ ہاتھ دھو کر دیوان جی کے پاس آئے۔ دریافت کیا

پنڈت جی۔ کیوں دیوان جی میں اسوقت مہاراج کے درشن کر سکتا ہوں

دیوان جی۔ مہاراج نے حکم دیا ہے کہ پنڈت جی جسوقت چاہیں میں ان سے

ملوں گا۔ کوئی وقت مقرر نہیں ہے جو وقت آپکی خوشی ہو مہاراج سے ملسکتے ہو۔
تھوڑی دیر پنڈت جی نے آرام کرنے کا بہانہ کیا اور علیحدہ کمرے میں چلے
گئے تھے اس کمرے میں شام تک قہرمان کی گرفتاری کی ترکیب سوچتے رہے
شام سے ۵ بجے مہاراج سے ملنے کا ارادہ کرکے دیوان جی سے مذکورہ بالا گفتگو کی
پنڈت جی۔ چلئے دیوان جی مہاراج کے درشن کرائیں۔
دیوان جی۔ ہاں ہاں بڑی خوشی سے چلئے میں آپکے ہمراہ چلتا ہوں
غرض دونوں مکان سے نکل کر محل کی طرف روانہ ہوئے۔ دریافت
کرنے پر معلوم ہوا کہ اسوقت مہاراج عشرت باغ میں سیر کے لئے تشریف
فرما ہیں۔ یہ وہاں پہنچے دیکھا تو مہاراج باغ کے بیچ میں سنگ مرمر
کے چبوترے پر رونق افروز ہیں بہت سے سردار اور مصاحب سامنے
بیٹھے ہیں مہاراج ان سے گفتگو میں مشغول ہیں۔ پنڈت جی اور دیوان
جی دونوں سامنے گئے مہاراج کو سلام کیا۔
مہاراج۔ آؤ پنڈت جی میں تو تمہارا انتظار کر رہا تھا۔
پنڈت جی۔ میں بھی حضور کے فرماتے ہی حاضر خدمت ہوا۔
مہاراج نے سب کو وہاں سے رخصت کر دیا۔ دیوان جی اور
پنڈت جی دونوں مہاراج کے پاس بیٹھ گئے۔
مہاراج۔ سناؤ پنڈت جی اس پر شیطان قہرمان نے صورت میں
تو کسی کی جان نہیں آئی۔
کالسنگھی نائک۔ نہیں مہاراج وہاں اسکی دال گلنا دشوار ہے۔ ملیار

اسکی گرفتاری کی تجویز میں برابر سرگرم ہیں صبح شام ہیں کوئی نہ کوئی ضرور گرفتار کریگا
مہاراج یہاں تو اس نے ایک اودھم مچا رکھا ہے کتنے ہی خون
کرچکا ہے۔ رعایا پر اس وقت خوف غالب ہے کہ اسکے نام سے
لوگ تھراتے ہیں روز شہر میں ایک اشتہار لگا جاتا ہے اور
ہر طرح ہر ایک اشتہار میں خوف دلاتا ہے۔ طرہ یہ کہ جتنا کام کرتا ہے
اور گرفتار نہیں ہوتا۔ ہم نے کئی مرتبہ جاسوس بھی دیکر پوشیدہ طور پر
صورت روانہ کئے۔ مگر ان کی لاش نہ ملی۔ کسی طرح صورت ہیں اس نے
خبر نہ پہنچنے دی۔ تمہارا آنا ہمارے حق میں ایک غیبی مدد ہے کسی طرح کم نہیں
کا کشتی نا تھ۔ مہاراج اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ یہاں کوئی عیار موجود
نہیں ہے اور وہ عیار ہے۔ اس کو یہ موقعہ غنیمت ہو گیا۔ وہ صورت
بدل کر آتا ہے اور کارروائی کر جاتا ہے اسی لئے اُسنے صورت خبر
نہیں ہونے دی کہ اگر وہاں خبر ہوگی تو ضرور کوئی عیار۔ میری گرفتاری
کیلئے آئے گا۔ پھر اس طرح بے فکری سے کام نہ کرسکونگا۔ اس خیال
سے اُسنے جاسوسوں کو قتل کیا اور رعایا سردار اور کوتوال کے خون
کرنے سے صرف اپنا خوف اور رعب غالب کرنا مقصود تھا تا کہ کوئی
میری جستجو میں خوف کے مارے نہ آئے۔ یہ باتیں مہاراج بڑے غور
سے سنتے رہے۔ اس کے بعد پنڈت جی نے پھر کہنا شروع کیا۔
پنڈت۔ اب چونکہ اسے میرے یہاں موجود ہونے کی خبر ہو گئی اب
وہ اس قدر آزادی نہ لائیگا۔ اور کل ضرور کوئی تازہ خبر معلوم

ہوگی - آپ ہر طرح اطمینان رکھیں - رعایا شہر کو تو منادی سن کر کسی قدر اطمینان ہو گیا ہے آپ بھی اطمینان رکھیں دو چار روز میں بھرمان کو گرفتار کر کے حضور میں حاضر کرونگا +

مہاراج - دیکھو تو سہی بدمعاش کا حوصلہ اشتہار دے کر ڈنکہ کی چوٹ سے کام کرتا ہے -

پنڈت جی - ہاں مہاراج اس کی گرفتاری بھی تو ڈنکہ کی چوٹ ہوگی میں نے بھی اسی غرض سے منادی کرائی ہے +

مہاراج - کیا وہ اکیلا ہے - اگر اکیلا ہے تو ضرور وہ کوئی راچس ہے جو ایسے غیر معمولی کام کرتا ہے جو انسان کی طاقت سے مشکل بلکہ ناممکن ہے -

پنڈت - نہیں مہاراج یہ کام اکیلے کا نہیں بلکہ کئی آدمیوں کا ہے ایک آدمی یہاں سے سورت تک کی خبر کس طرح رکھ سکتا ہے - اور دونوں طرف کس طرح نقصان پہنچا سکتا ہے -

مہاراج - ضرور ایسا ہی ہوگا - مگر تم نے کیا انتظام کیا ہے کس طرح گرفتار کروگے

پنڈت - یہ میں نہیں بتا سکتا - جو کچھ ہوگا آپ کو خود معلوم ہو جاوے گا

مہاراج - خیر جو مناسب ہو کرو - تمہارے آنے سے میری ہمت بندھ گئی - ایشور تمہیں کامیاب کرے -

کاشی ناتھ - اب میں رخصت چاہتا ہوں - کیونکہ بہت کچھ انتظام کرنا ہے - اور وقت کم ہے -

مہاراج - جاؤ ایشور نگہبان ہو تمہارا +

اس کے بعد دیوان مادھو سنگھ اور کاشی ناتھ مہاراج سے رخصت ہو کر روانہ ہوئے مہاراج بھی محل میں تشریف لے گئے راستے میں پنڈت نے دیوان کو بہت سی ضروری باتوں کی ہدائت کی اس کے بعد دیوان جی مکان پر گئے اور پنڈت جی قہرمان کی گرفتاری کی فکر میں صحرا کی طرف چلے۔

آٹھواں بیان

گو مہاراج کو پنڈت جی کے آنے سے بہت کچھ ہمت ہو گئی تھی مگر پھر بھی اس آخری اشتہار کا جس میں یہ خوف دلایا گیا تھا۔ کہ اب تمہارے خاص محل میں راگ رچاؤنگا۔ اسقدر خوف مہاراج پر غالب تھا کہ محل کے آٹھ حصہ پر آٹھ حصہ سپاہی اور قائم کر دیئے اور خود بھی تمام رات جاگ کر بسر کرتے تھے۔ آج صبح کو سابق دستور دربار آراستہ تھا۔ مہاراج بیٹھے عرضیاں سن رہے تھے۔ دیوان جی عرضیاں پڑھ کر مہاراج کو سنا رہے تھے کہ ایک جاسوس حاضر ہوا اور عرض کی کہ مہاراج رات کو چونک میں یہ اشتہار لگا ہوا ملا ہے۔ مہاراج نے دیوان جی کو حکم دیا کہ پڑھو دیوان جی نے مضمون پڑھ کر سنایا۔

مضمون اشتہار

مہاراج نیجے سنگھ جی کاشی ناتھ کے بھروسہ پر آپکو نہ بھولنا چاہیئے وہ میرے آگے عیاری کا نام نہیں لے سکتا۔ وہ کیا عیاری کرے گا میرے شاگردوں کے شاگرد بھی اس سے اچھی عیاری کرسکتے ہیں ابھی تک تو فقط ہی تم کو کافی تھا مگر اب میں بھی آ گیا ہوں۔ تم نہیں جانتے کہ دشمن کے بھی بڑے ہوتے ہیں۔ مثل مشہور ہے۔ ایک اور ایک گیارہ۔ میں اب دو دشمنوں سے مقابلہ ہے۔ ہوشیار ہو جاؤ یا تو اطاعت اختیار کرو نہیں تو عرصہ ۲۰ روز میں پاٹن کی اینٹ سے اینٹ بجا دونگا۔ تمام پاٹن کو خاک میں ملا دونگا۔ اور پرسوں رات کو بارہ بجے میں خود تمہارے کاشی ناتھ کا۔ جس کو میں گرفتار کر چکا ہوں۔ سر لیکر آؤنگا۔ جس کو دعوے ہو مجھے گرفتار کرے۔ محل میں چوری سے نہیں بلکہ مردانہ وار آؤنگا۔ دیکھوں کون مائی کا لال رن سورما ہے جو مجھے گرفتار کرتا ہے بڑے بڑے چھتری تمہارے دربار میں ہیں۔ ان کی ہمت دکھاؤ۔ جس کو چاہیئے میرے مقابلہ میں لاؤ۔

دیگر جو مہاراج نیجے سنگھ کا دشمن اور ان سے باغی ہو وہ ضرور مجھ سے ملے میرا ٹھکانہ۔ ہٹ نہ لاکھ ٹ نہ لا اونچی جو بنا یار ہے جسکو ملنا ہو اندھیری رات میں سیاہ پوشاک سے تنہا بارہ بجے ٹھکانہ مذکور پر ملے۔

راقم سرتوڑ خاں جلاد۔

یہ مضمون سُن کر مہاراج کی ساری خوشی کافور ہو گئی۔ مگر دیوان پر اتنا اثر نہوا جتنا مہاراج پر ہوا۔ بار بار یہ خیال آتا تھا کہ میں

خودکشی کرلوں یا راج کو چھوڑ کر نکل جاؤں مگر غیرت اس بات کو منظور نہ کرتی تھی۔ غرض کچھہ عرصہ تک سوچتے رہے آخر دربار برخاست کرکے محل میں داخل ہوئے دیوان مادھو سنگہ کو تخلیئے میں طلب کیا دیوان فوراً حاضر ہوئے اور سلام کرکے مہاراج کے سامنے بیٹھہ گئے *

مہاراج کیوں دیوان جی ابھی ایک ہی نے خون خشک کر رکھا تھا اسی کا انتظام نہ ہونے پایا تھا۔ کہ یہ جلاد خاں کہاں سے لغلی گھوسنہ نکل پڑا اب کیا انتظام کرنا چاہیئے۔

دیوان۔ مہاراج میری عقل تو چکر کھا گئی کچھہ سمجھہ میں نہیں آتا۔ کہ یہ لوگ کب کے دشمن ہماری جان کے بیٹھے ہوئے تھے جو نکلے ہی چلے آتے ہیں

مہاراج کالشی ناتھہ کے آنے سے کچھہ آس بندھی تھی اب تو انکی بھی جان بچتی نظر نہیں آتی۔ کیونکہ جلاد خاں لکھتا ہے کہ میں نے اونہیں گرفتار کرلیا ہے پرسوں رات کو ۱۲ بجے محل میں اس کا سر لے کر آؤنگا۔ دیکھوں کون مجھے گرفتار کرتا ہے۔

دیوان۔ واقعی بڑے دلیر ہیں کمبخت ڈنکے کی چوٹ کام کرتے ہیں جتلا کر وقت مقرر کرکے *

مہاراج۔ لعنت ہے ہمارے راج کرنے پر کہ باوجود ان لوگوں کے اسقدر جتانے کے بھی ہم ان کو نہ گرفتار کرسکیں خیر تم جہاں سے جاکر کل جاسوسوں کو ان دونوں بدمعاشوں کی خبر لینے کے لئے روانہ کردو

دیوان جی۔ مہاراجہ جاسوس مارے خوف کے اس کی تلاش میں

نہیں جانتے ہیں۔ سب پر جان کا خوف سوار ہے

مہاراج نمکحرام مفت کی تنخواہیں بیٹھے بیٹھے کھاتے ہیں کام کا وقت آتا ہے تو جان چراتے ہیں اگر وہ لوگ جانے سے انکار کریں تو سب کو توپ کے مہرے اُڑادو اور ان کے مکان کھدوادو ایک جاسوس میری سرحد میں نہ رہنے پائے۔ میں خود ان بدمعاشوں کو پرسوں رات گرفتار کروں گا۔

دیوان جی۔ مہاراج کو اس طرح غصّے میں دیکھ کر خاموش ہو گئے مہاراج سے اجازت لیکر انتظام کے لئے روانہ ہوئے۔ مہاراج غصّے میں بھرے ہوئے محل میں چلے گئے دیوان جی سیدھے اپنے مکان پر آئے تمام جاسوسوں کو بلا کر مہاراج کا حکم سنایا۔ وہ سب کے سب بچارے اُن دونوں کی تلاش میں چلے جان کا بھی خوف اسپر حکم کا حکم پھر یہ فکر کہ اگر نہ گئے تو جان ہماری بھی گئی اور ساتھ ہی گھر والوں کی بھی آخر چار ناچار سب کے سب بچتے ہوئے تلاش میں روانہ ہوئے

نواں بیان

راجکمار مع اپنے عیاروں کے اس طرف چلے جہاں راجکماری کی تصویر کو دربار کرتے دیکھا تھا یہاں وہ عورتیں ان کو گرفتار کرکے لی گئی تھیں کیونکہ راستہ ان کو معلوم تھا سیدھے اسطرف چلے

جب اس دروازے پر پہنچے دیکھا سامنے سے ایک حسین مہ جبین چنچل شوخ طرار اور وضعدار جس کی ہر ادا سے بانکپن ٹپکتا ہے ہزار ناز انداز سے قیمتی زیور اور لباس سے آراستہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی راجہ کی رانی ہے ان کی طرف چلی آتی ہے۔ جب قریب پہنچی تو سلام کرکے ایک کاغذ راجکمار کے ہاتھ میں دے دیا۔ اور انتظار میں خاموش ایک طرف کھڑی ہو گئی۔

راجکمار نے اس خط کو کھولکر پڑھا۔ لکھا تھا +

مضمون

شاہاں راچہ عجب گر بنوازند گدارا

آپ یہاں تشریف لائے ہیں بڑے سر آنکھوں پر۔ آپ کی آمد کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور اُمیدوار ہوں کہ مجھ کو مہمانی کی اجازت دی جائے۔ کیونکہ میں سب انتظام کر چکا ہوں۔ اس خادمہ کے ہمراہ اندرون کو تھوڑی تکلیف دیجئے اور اس ذلیل جھونپڑی کو اپنے قدم کی برکت سے کاشانہ بیکنٹھ بنایئے اس عنایت کا یہ فقیر ہمیشہ ہی ممنون رہے گا۔

آپکا داس پیلا رام سیناسی جوگی۔

کمار۔ سب کو مضمون سے آگاہ کیا۔ فتح سنگھ اس عورت سے مخاطب ہو کر جو خط لائی تھی +

فتح سنگھ۔ واہ بن بلائے مہمان۔ یہاں تو وہی مثل صادق آئی + مان نہ مان میں تیرا...

مہمان کیا جو شخص بن بلائے چلا آئے + وہ بھی مہمان کہلاتے۔
کنیز۔ اور جو کوئی شریف آدمی چلا آئے تو کیا دھکے مار کر نکالدیا جاوے
نہیں ایسا کبھی نہیں ہوسکتا۔ چاہیئے آپ کسی طرح تشریف لائیے۔
مگر آپ یہاں تشریف لے آئے تو آپ کی مہمانی کرنا ضرور ہے۔
کمار۔ خیر ہم کو باداجی کی خاطر تکلیف منظور نہیں ہے ہم اس دعوت کو
منظور کرتے ہیں مگر ہم لوگ سندہیا وغیرہ سے فارغ ہوکر چلیں گے۔
عورت۔ بہت خوب۔ اجازت ہو تو سندہیا کے لئے سامان حاضر کیا جائے
فتح سنگھ۔ کیا ضرورت۔
عورت۔ اس بغیر سندہیا ناممکن ہے کیونکہ اس باغ میں کوئی تلاب نہیں ہے
فتح سنگھ۔ خیر جاؤ تھوڑا پانی وغیرہ لے آؤ۔
عورت۔ ابھی سب سامان حاضر کرتی ہوں۔
عورت کے جانے کے بعد راجکمار بولے۔
کمار۔ اگر یہ وہی جوگی ہیں جو مطلب بن گیا۔ بناسپی سے بھی ضرور
ملاقات نصیب ہوگی۔ مگر تم چپکے کیوں نہیں۔
فتح سنگھ۔ سوائے اس کے اور کیا ہوسکتا ہے کہ وہی طلسمی انگور دہوکر
سب کو پلادونگا تاکہ سات روز تک ہم کو بیہوشی اثر نہ کرے۔
کمار۔ رائے تو بہت نایاب ہے۔
یہ لوگ باتیں کر رہے تھے کہ وہ عورت سندہیا کا سامان لیکر
آن موجود ہوئی اور سامان رکھکر ایکطرف بولی۔ فتح سنگھ بولے تم

فتح سنگھ۔ اب تم لوگ جاؤ کیونکہ ہم عورتوں کے سامنے سندھیا پوجا نہیں کرتے ہیں۔

عورت۔ آپ کیوں ہمیں بتاتے ہو۔ عیاری کی گھاتیں دکھاتے ہو۔ ہماری عمریں راجوں مہاراجوں کی ملازمت کرتے گذر گئی یہ بات پہلے آج ہی سُنی ہے کہ عورتوں کے سامنے سندھیا نہیں کرتے ہیں صاف کیوں نہیں کہتے کہ تم چلی جاؤ یہ کہو تو ہم ہٹ جاتے ہیں۔

یہ کہہ کر وہ عورتیں چلی گئیں۔ فتح سنگھ نے وہ انگور نکال کر پانی میں دھو کر سب کو پلایا۔ خود بھی پیا اب انتظار کرنے لگے۔ کہ وہ عورت آئی تو اُس کے ہمراہ میلا ناتھ جوگی کی خدمتمیں جائیں یہ انتظار کر رہے تھے کہ سامنے سے وہی عورت آئی اور دور کھڑے ہو کر آواز دی۔

عورت۔ کیوں صاحب سندھیا سے آ گئے میں آ سکتی ہوں ؟

شام سنگھ۔ اب نخرے نہ دیکھاؤ چلی آؤ۔

عورت۔ کیوں اپنے بھی ہمیچ کہوں۔ بس چپ ہی رہنا۔ نہیں تو ابھی تمہاری گردن کنہیا لال جیسے ماہ رخسار کو بلانا پڑے گا۔

یہ بات سُن کر شام سنگھ اس عورت کی شکل دیکھنے لگے کہ اسکو ماہ رخسار کا حال کیسے معلوم ہوا۔ مگر کوئی بات ذہن میں نہ آئی وہ عورت کمار سے مخاطب ہو کر بولی۔

عورت:۔ اب تشریف لے چلئے گروجی آپ کے راہ دیکھتے ہونگے غرض سب کے سب اس عورت کے ہمراہ چلے۔ یہ عورت ان کو لے کر اسی

دربار کیطرف چلی جہاں راجکمار پہلے قیدی کی طرح تصویر کے سامنے ائے گئے تھے۔ جہاں راجکماری کی تصویر کا دربار تھا اب جو راجکمار نے غور کیا تو آج وہ ساماں نظر نہ آئے نہ اسقدر روشنی تھی نہ اتنے آدمی تھے صرف کچھ عورتیں ادہر ادہر ٹہلتیں پھرتی نظر آئیں دور دور روشنی ضرورت کے موافق کی گئی تہی جو ہمیشہ ہونے والی معلوم ہوتی تھی۔

غرض وہ عورت ان سب کو ہمراہ لے کر ایک دیوانخانے میں داخل ہوئی جہاں راجکماری کی تصویر کا دربار تہا کمار دلمیں یہ ارادہ کرچکے تہے کہ آج جو کچھ ہو مگر بغیر راج معلوم کئے جوگی جی کو کبھی نہ چھوڑونگا بنباسی کا بھید بھی آج ضرور معلوم ہو جاویگا۔ کہ وہ کون ہے اور کیوں اُسنے اتنے احسان میرے ساتھ کئے کماری کہاں گئی یہ سوچتے ہوئے دیوان خانے میں داخل ہوئے اب جو غور کیا تو وہ دربار نظر نہ آیا۔ البتہ وہی جوگی جی ایک مرگ چھالا پر بیٹھے ہیں۔ جنہوں نے راجکمار کو خودکشی سے روکا تہا انکے بائیں طرف کچھ فاصلے سے وہی بنباسی بیٹھی ہے اُسکے سامنے چند لونڈیاں باندیاں دست بستہ مؤدب کھڑی ہیں۔ جوگی جی نے کمار کو آتے دیکھا تو اپنے مکان سے اٹھ کھڑے ہوئے دروازے تک آکر استقبال کیا۔ ہاتھ پکڑ کے اپنے برابر مرگ چھالا پر بیٹھا لیا۔ اور یہ شعر پڑھا ؎ اے آمدنت باعث آبادی ما

وہ آئیں گھر میں ہمارے یہ ہری کی قدرت ہے۔ کبھی ہم انکو کبھی ہم اپنے گھر کو دیکھتے ہیں۔

بنباسی راجکمار کو بیٹھے دیکھ کر خود ایک طرف دور ہٹ کر بیٹھ گئی

اور محبت بھری نظروں سے راجکمار کو اسطرح دیکھنے لگی جسمیں جوگی جی کو خبر نہو
یہی حال راجکمار کا تھا۔ وہ بھی برابر جوگی کے نظر بچا کر ادہر دیکھ لیتے تھے
ان دونوں کی نظریں صاف کہہ رہی تھیں کہ جوگی کا پاس ادب مانع نہ ہو
تو خوب دل کھولکر گلے ملیں آخیر جوگی جی نے سلسلہ کلام شروع کیا۔
جوگی۔ کیوں کمار آپ اور آپ کے متعلقین خوشی سے تو ہیں نا؟
کمار۔ مہاراج خوشی تو ہم لوگوں سے کوسوں دور ہے۔
جوگی۔ کیوں۔
کمار۔ بہت سے پیچیدہ رازونکو نہ کھولنے سے اور دوسری بات آپکو معلوم ہے
مگر ہاں اب امید ہے کہ آپکی مہربانی سے سب دُکھ دور ہو جاوینگے۔
جوگی۔ میں کیا بلا ہوں۔ ہاں اگر ایشور کی مہربانی ہوگی۔ تو سب دُکھ سُکھ
سمپت سے بدل جاوینگے اور تمام راز آپ پر آشکارا ہو جاوینگے۔ اسوقت
تو کچھہ ساگ پات اس سنیاسی فقیر کو میسر ہے نوش کرو پہر رات باقی ہے
میں آپ کے ہر سوال کا تسلی بخش جواب دونگا۔ تم پچھلے غموں کو بھول جاؤ
اگر ایشور کو منظور ہے تو تمہاری خوشی کا پہلا دن آج ہے۔ مت
گھبراؤ۔ میں تمہاری ہر ایک بات کا واضح طور پر سمجھا کر اطمینان کردونگا
جوگی کی باتونے راجکمار پر جادو کا اثر کیا اب انکی خوشی کا کوئی اندازہ
نہ تھا۔ دل ہی دل میں خوشی کے مزے لے رہے تھے جوگی کی باتوں نے
انکی دلکی مرجھائی ہوئی کھیتی کو ہرا کردیا کمار کو امید ہوگئی کہ ضرور آج میرا
مقصد دلی بر آئیگا تمام باتونکا جواب تمکو راز ہمیں مفصل پتہ لگ جائیگا۔

غرض تھوڑی دیر میں جوگی کے حکم سے تمام کمرہ نفیس اور عمدہ کھانوں اور پکوان اور بھوجنوں سے بھر گیا۔ آج راجکمار نے بھوجن میں وہ وہ چیزیں دیکھیں۔ جو راجوں مہاراجوں کے ہاں بھی نہ دیکھی تھیں غرض سب نے بھوجن سے فراغت حاصل کی سونے کے قاب میں سنہری ورق لگے ہوئے پان لائے گئے سب نے پان کھائے پھر وہاں سے جوگی سب کو ہمراہ لیکر باغ میں آئے جہاں باغ کے وسط میں ایک سنگ مرمر کا چبوترہ بنایا ہوا تھا۔ اسپر نرم نرم مخمل کا فرش بچھا ہوا صدر میں ایک بیش قیمت روئی قالین اسپر گاؤ تکیہ لگا ہوا۔ جوگی نے راجکمار کا ہاتھ پکڑ کر اس قالین پر بٹھا دیا اور خود بھی اپنے مکان پر جہاں مرگ چھالا بچھا ہوا تھا کمار کے مقابل بیٹھ گئے ان سے کچھ دور ہٹ کر بن باسی معہ اپنی سہیلیوں کے بیٹھ گئیں صرف دو سکھیاں بن باسی کی اور ایک بن باسی۔ تینوں عیار۔ راجکمار۔ جوگی جی ان کے سوا سب عورتیں وہاں سے ہٹا دی گئیں چونکہ رات اچھی آگئی تھی چودھویں رات تھی چاند پوری بہار پر تھا۔ چاندنی تمام باغ میں پھیل رہی تھی۔ باغ بے نظیر رات کا سین پھولوں کا مہک دماغ اور دل کو تر و تازگی بخشتا تھا۔ جوگی جی راجکمار کیطرف دیکھ کر ہنسے اور فرمانے لگے

جوگی۔ اصل بات یہ کہ کمار بہت ہی بھولے ہوئے ہیں اور کیوں نہوا گا بھولا ہوا ہونا ضروری ہے۔ خیر میں جواب دینے کے لئے بالکل تیار ہوں۔ آپ کیا دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ اسوقت تک جو کچھ بھی

آپکی کوشش سے حل نہوا وہ سب اسوقت حل ہو جاوے گا۔
کمارنے یہ بات جوگی کے منہ سے سُنی تو بولا کیا اب سوچنے لگے
پہلے کون سا سوال کروں یہ سوچ میں پڑ گئے اسیطرح آدھا
گھنٹہ ہو گیا۔ ہرچند کمار چاہتے ہیں کہ سوال کروں مگر مارے
خوشی کے آواز گلے سے نہ نکلی۔

جوگی۔ بس اتنی ہی دیر میں اسقدر خوشی غالب ہو گئی ابھی تو
کچھہ سنا بھی نہیں۔ ذرا طبیعت پر اختیار حاصل کرو میں سمجھتا ہوں
کہ میری باتیں تمہیں شادی مرگ نہ کر دیں اسلئے میں پھر کہتا ہوں
کہ میری باتیں ایسی ہونگی جن کو سُنکر تم خوشی کو ضبط نہ کر
سکوگے مجھے خوف ہے کہ دیوانے نہ ہو جاؤ۔

راجکمار جوگی کی بات سن کر خود کو سنبھالنے لگے تھوڑی
دیر میں اپنی طبیعت کو سنبھال کر بولے ؛

کمار۔ اب میں ہر طرح کی خوشی کو ضبط کرنیکی طاقت خود میں
پاتا ہوں اب میری وہ حالت نہ ہوگی ؛

جوگی۔ اگر ایسا ہے تو میں اپنی باتوں کا جواب دینے کے لئے
تیار ہوں۔ فرمایئے آپ کیا دریافت کرتے ہیں ؛

راجکمار خوب اچھی طرح سنبھل کر جوگی سے سوال کرنے کیلئے
تیار ہو کر بیٹھے اور اس طرح سلسلہ گفتگو آغاز کیا ؛

دسواں بیان

غرض دیوان مادھو سنگھ نے جاسوس قہرمان اور جلاد خاں کی تلاش میں روانہ کیا انکو روانہ کرکے خود مہاراج کے پاس تشریف لے گئے۔

مہاراج۔ کیوں جاسوس ان بدمعاشوں کی تلاش میں گئے یا انکار کیا

دیوان۔ مہاراج میں ان کو روانہ کرکے حاضر خدمت ہوا ہوں امید ہے کہ ضرور کچھ نہ کچھ پتہ معلوم کر آئیں گے۔

مہاراج۔ یہ جلاد خاں حرام زادہ کہاں سے پیدا ہو گیا۔ دیکھو کمبخت نے اپنا پتہ کس زبان میں لکھا ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ لکھتا ہے جو مہاراج سے باغی ہو ان کا جانی دشمن ہو وہ مجھے ضرور ضرور رات کے بارہ بجے اس پتہ سے ملے ٭

پتہ

ہٹ نہ لاکھٹ نہ لا دیکھے جو بنا پار۔ راقم جلاد خاں سرتوڑ۔

دیوان جی۔ مجھے ہر وقت اپنی جان کا ڈر لگا رہتا ہے۔ میں رات بھر مارے خوف کے بالکل نہیں سوتا ہوں ہر وقت تلوار کے قبضے پر ہاتھ ڈالے جاگتا رہتا ہوں۔ مجھے اگر بھروسہ ہے تو اپنی بہادری کا۔ یا بڑا بھروسہ بھگوان کا ہے۔ غرض اسی قسم کی گفتگو دیوان جی اور مہاراج میں بڑی رات گئے تک ہوتی رہی آخر قریب دوپہر رات گئی کہ مہاراج محل میں تشریف لے گئے دیوان جی

اپنے مکان پر آئے رات جوں توں مہاراج نے جاگ کر بسر کی۔ صبح کو دربار لگا۔ مہاراج تشریف لائے آج پھر ایک اشتہار جاسوس نے لا کر دیا۔ مہاراج نے دیوان جی کو پڑھنے کا اشارہ کیا۔ دیوان جی نے وہ اشتہار جاسوس کے ہاتھ سے لے کر اس کو پڑھنا شروع کیا اس میں یہ مضمون لکھا پایا۔ جس کو دیکھ کر سب سے پہلے دیوان جی کے ہوش ہوا کہاں؟ تشریف لے گئے +

مضمون اشتہار

مہاراج بجے سنگھ ہوشیار باش۔ خبردار باش۔ کل رات کو اپنے وعدے کے موافق مابدولت اقبال تمہارے محل میں رونق افروز ہونگے۔ اور تمہارے عیار کانشی ناتھ جن کا آپ کو بڑا بھروسہ تھا جنکی عیاری پر آپ کو بڑا بھروسہ تھا۔ ان کا سر آپ کی نظر کے واسطے لاؤں گا کیونکہ میں نے ان کو گرفتار کر لیا ہے میرا وعدہ کبھی خالی نہ جائیگا میں برابر رات کے بارہ بجے ٹھیک تمہارے محل میں پہنچونگا جو کچھ ہو اپنے بچاؤ کا انتظام کر لو۔ یہ نہ کہنا کہ جلاد خاں نے دغا کی۔ میں تم کو بار بار ہوشیار کر رہا ہوں۔ دیکھوں کون سا شیر مائی کا لال ہے جو نکل کر مجھے گرفتار کرتا ہے۔ ہوشیار۔ ہوشیار۔ ہوشیار۔

راقم سرتوڑ خاں عرف جلاد خاں۔

اس اشتہار کا مضمون ایسا تھا۔ کہ سن کر تمام اہل دربار کانپ اٹھے دیوان جی کے ہاتھ سے مارے دہشت کے اشتہار چھوٹ پڑا مہاراج پر

بھی خوف غالب ہوا - دیوان جی کو تخلیہ میں حاضر ہونیکی فرمائش کرکے دربار برخواست کیا اور محل میں تشریف لے گئے۔

گیارہواں بیان

پاٹن کی پہاڑی جنگل میں ایک پتھر کے اوپر چند آدمی بیٹھے ہیں جن کی سرخ اور سیاہ پوشاکیں خونخوار آنکھیں یہاں تک چہرے صاف ظاہر کر رہے ہیں کہ یہ جرائم پیشہ خونی آدمی ہیں صورت سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں مسلمان ہیں ان کی ڈاڑھیاں چڑھی ہوئی ہیں دونوں کے آگے ہتھیار رکھے ہیں ایکطرف کپڑے سے ڈھکی ہوئی کوئی چیز رکھی ہے دونوں کے رنگ تاریکی کے ظلمات کی سیاہی کو شرما رہے ہیں ان کی آنکھوں پر موٹے موٹے خمدار ابرو دراز بال ان کے چہرے کو اور بھی ڈراونا بنائے دیتے ہیں موٹے موٹے ہونٹ سخت اور کرخت گھنی اور خمدار اوپر کو چڑھی ہوئی مونچھیں کم و بیش دونوں کی صورت ایک ہی سے نظر آتے ہیں تھوڑا ہی فرق ہے۔ ایک کا لباس سرخ ایک کا سیاہ - جن کا لباس سرخ ہے اس کا نام قہرمان ہے جس کا لباس سیاہ ہے اور سامنے کوئی چیز بھی کپڑے سے ڈھکی ہوئی رکھی ہے اس کا نام جلا دخاں ہے۔ دونوں آمنے سامنے بیٹھے ہیں ان کے مقابل دو تلواریں چوڑی

چوڑی رکھی ہیں کاندھوں پر ترکش پڑے ہیں دوسرے کاندھے پر کمان لگی ہے ایک طرف عیاری کے بٹوے لٹک رہے ہیں ایک طرف ریشمین گیندیں لٹک رہی ہیں اس صورت سے دونوں آپس میں کچھ گفتگو کر رہے ہیں۔

قہرمان۔ بھئی واہ اللہ ملائی جوڑی۔

جلاد۔ بھئی واللہ کچھ نہ پوچھو۔ تم کیا ملے۔ گویا ہفت اقلیم کی سلطنت مل گئی۔ میں دل میں یہی دعا کیا کرتا تھا کہ یا معبود میرے جیسا اور ایک ملجائے تو دنیا کو الٹا دوں سو خدا نے میری منہ مانگی مراد مجھے عطا کی۔ اب میں نجے سنگھ اور رندھیر سنگھ کو مارنا ایک کھیل سمجھتا ہوں۔ بس دونوں کو مار کر مزے سے سلطنت کرو۔

قہرمان دوست یہی میرا حال ہے میں بھی یہی دعا کیا کرتا تھا سو خدا نے سُن لی ان کافروں کی سرکوبی کے لئے تم کو میرا قسمت یار دیا کر بھیج دیا۔ میرا خوف تو پاٹن کے ہر فرد بشر کے دل میں ایسا ملا ہے کہ میرا نام سُن کر لوگوں نے شہر چھوڑنا شروع کر دیا اب ان دونوں راجاؤں کو داخل جہنم کر کے خود بادشاہ بن جائیں گے دیں صورت کی ریاست چاہو تم لے لو گا۔ تم پاٹن میں حکومت کرنا۔

قہرمان۔ مگر یار تمھیں تلاش کرنے میں بڑی تکلیف ہوئی۔ جب پتہ چلا۔

جلاد۔ او۔ مینے صرف تمہاری ملاقات کیواسطے اشتہار دیا تھا کیونکہ ہم لوگوں کا کوئی ٹھیکانا قائم تو نہیں ہوتا ہے پھر اس صورت میں

کہاں تلاش کرتا اس لئے ہم نے اشتہار دے دیا اور اپنا پتہ اپنے لفظوں میں لکھا کہ سوائے ہمارے تمہارے اور کسی کی سمجھ میں نہ آئے کیونکہ عیار کے سوا دوسرا شخص اسکو ہرگز نہیں سمجھ سکتا۔ اور اس بات کا جاننا کوئی دشوار نہ تھا کہ تم عیار ہو چنانچہ میری سوچی ہوئی ترکیب نشانے پر ٹھیک ثابت ہوئی اور تم سے ملاقات ہو گئی +

قہرمان۔ مگر یار تم تو ہمارے بھی استاد نکلے تم نے ایسے مرتد کو گرفتار کر لیا۔ جس کا خوف مجھے بے چین کرتا رہا تھا اور پھر کس آسانی سے بھی واللہ میں اس عیاری کا قائل ہوں۔

جلاد۔ ابھی تم نے دیکھا کیا ہے یہ کام تو میرے چھوکرے کرتے ہیں۔ میرا تو ہمیشہ سے یہ معمول ہے کہ ہوشیار کر کے عیاری کرتا ہوں۔ وقت مقرر کر کے ہزاروں آدمیوں میں جا کر اپنے نام کا ڈنکہ بجاتا ہوں +

قہرمان۔ یار ذرا اس مرتد کی شکل تو دکھاؤ؟

جلاد۔ ہاں دیکھو یہ کہہ کر اسپر سے کپڑا اٹھا دیا تو مٹکا کو کانسی ناتھ کا سر خون میں تر آنکھیں حسرت آلود ایک شاء میں تمام خون بھرا ہے اس میں وہ سر رکھا ہے۔ کیوں دیکھا ؟ سر تو یہ موجود ہے اور دھڑ کاٹ کر اس کا گوشت چیل اور کوؤں کی ضیافت میں خرچ کر دیا قہرمان اور اس کے ہمراہی مارے خوشی کے اچھلنے لگے۔ نہائت خوش ہو گئے +

قہرمان واقعی یہ شخص بڑا ہی شیطان تھا
جلاد۔ مگر میں اس کا باپ تہا۔ ایک اور بات بتاتا ہوں جس کو سن کر
اور بھی خوشی کی حد نہ رہے گی۔
قہرمان۔ وہ کیا؟
جلاد۔ بہائی ہمدم اور بہائی صیادم کا قاتل بھی نامرد یہی شیطان ہے
خدانے انتقام بھی دلوا دیا۔
قہرمان۔ یہ تم کو کیسے معلوم ہوا۔
جلاد۔ خاص اس کی زبانی مرتے وقت خود اس نے بیان کیا۔
قہرمان۔ یہ بات سُن کر میں اتنا خوش ہوا ہوں کہ ہفت اقلیم کا بادشاہ
تم نے مجھہ کو بنا دیا۔ وہی مثل ہوئی کہ ایک پنتھ اور دو کاج دشمن
کو مارا اور انتقام بھی لے لیا +
جلاد۔ ابھی تو بہت کچھہ انتقام لینا باقی ہے۔
قہرمان۔ مگر یہ تم نے بہت غلطی کی کہ اگر جانا تہا تو وقت مقرر کیا اور
خبردار کرنا کیا ضرور تہا۔ دن وقت وغیرہ سب کچھہ مقرر کردیا۔ اگر وہاں ان
لوگوں نے انتظام کیا اور ضرور کریں گے تو گرفتار ہو جاویں گے بہلا خبردار
کرکے دشمنوں میں جانا یہ کون سی عقلمندی کا کام ہے۔
جلاد۔ تم ابھی لونڈے ہو تم نہیں سمجھہ سکتے ہزاروں دشمنوں میں
خبردار کرکے جانا اور اپنا کام کرکے آنا یہی تو ہے۔ ہمت مردانہ میرا
تو اول سے ہی یہی شعار ہے اور اسی طرح ہزاروں دشمنوں کو اکیلا قتل

کرتا ہوں اگر تمہیں یقین ہو تو دیکھ لینا کہ میں اکیلا کس طرح ہزاروں
کو بغیر ہتھیار کے تمام کرتا ہوں۔

قہرمان۔ بھلا میں کیسے مانوں کہ تم اکیلے بغیر ہتھیار کے ہزاروں
کو مار ڈالوگے۔

جلاد۔ تم عیار ہو یا حجام۔ عیاروں کے نزدیک یہ کونسی بڑی بات ہے
دیکھو میں ابھی تمہارا اطمینان کیئے دیتا ہوں +

یہ کہہ کر جلاد نے ایک حقہ آتشبازی اپنی کمر سے نکالا اور قہرمان سے
دیکھا کر کہا۔ دیکھو ہمارا ہتھیار یہ ہے۔

قہرمان۔ ہتھیار یہ تو آتشبازی کا حقہ ہے +

جلاد۔ اس سے ہزاروں کی جان لونگا +

قہرمان۔ جب تک آزمائش نہ ہو میں اس بات کو تسلیم نہیں کر
سکتا۔ اس میں کیا خاصیت ہے۔

جلاد۔ چاہیئے دس لاکھ آدمی کا مجمع ہو وہاں اس کو چلایا جائے تو
وہ میدان یا مکان تمام دھوئیں سے بھر جائیگا۔ جسقدر آدمی وہاں ہونگے
سب اندھے اور بیہوش ہو جائیں گے اور تھوڑی دیر میں نار دوزخ لینے
جہنم میں پہنچ جائیں گے۔ کیوں اب بھی آزمائش کا خیال ہے۔

قہرمان۔ ضرور بغیر دیکھے یقین آنا دشوار ہے۔

جلاد نے ایک حقہ زمین پر زور سے مارا۔ ایک خوفناک آواز کے
ساتھ تمام صحرا میں دھواں ہی دھواں نظر آنے لگا۔ سب نے ناک اور

آنکھیں بند کرلیں اور وہاں سے بہاگے - مگر پھر بھی اس دہوئیں کا
اتنا اثر ہوا کہ ان کی آنکھیں سوج گئیں بالکل اندہی تو نہیں ہوئیں
مگر قریب قریب اندہے کے ہو گئے اور چکر اسقدر آنے لگے کہ بیٹھنا تک
دشوار ہو گیا - کسی کے منہ سے بات تک نہ نکلتی تھی آخیر جلاد نے اپنی
کمر سے ایک پیتل نکالا - اور سب کی آنکھوں میں لگایا اور ایک اور
دوائی پانی میں ملاکر پلائی - جب ان کو کچھ ہوش آئی تو دیکھا کتنے
ہی جانور مرے پڑے ہیں ان کی آنکھیں سو جگئی ہیں - جلاد بولا -
جلاد - کیوں اب کیا خیال ہے -
قہرمان - تمہارے سامنے ایک سے ایک لاکھ تک کی کوئی حقیقت
نہیں ہے - بے شک چلو - میں بھی اب نڈر ہو کر چلونگا ایک ایک حقہ سکو دیدو
جلاد - ہاں ہاں دیدونگا - یہ حقہ میں نے اسیواسطے تیار کئے ہیں
کہ سب کا جلدی فیصلہ کر دوں - ایک ایک کرکے برسوں لگ جاویں گے
اسی غرض سے میں نے اشتہار دیا ہے کہ جس قدر آدمی وہاں جمع ہوں
سب کی ایک ساتھ خبر لے لوں - جو باقی رہیں گے - اوّل تو راجہ کے مرنیسے
تابع ہو جاویں گے - نہیں تو دم بھر میں درست کرلونگا - بس پھر
کیا ہے - خود بادشاہ بن جاویں گے -
قہرمان - اُستاد میں تو کہتا ہوں - کہ آج ہی فیصلہ کرلو - بس چلتے ہی
حقہ ٹیک کر سب کو تمام کرکے خود بادشاہ بن جاویں گے -
جلاد - نہیں کل رات کو ۱۲ بجے چلیں گے +

قہرمان - اب -

جلاد - اسوقت کچھ نہیں چلو اسوقت شکار کو چلیں پھر کچھ دیر آرام کرینگے اور کل رات کو ٹھیک ۱۲ بجے محل میں چلیں گے -

غرض سب نے سب ہتھیار وغیرہ لے کر جنگل کی طرف شکار تلاش کرنے لگے

بارہواں بیان

غرض دوسرے روز وہ دن تھا کہ قہرمان اور جلاد محل میں کانشی نا تھ کا سر لے کر بموجب اقرار کے جانیوالے تھے ٹھیک دوپہر کا وقت ہے ایک بلند پہاڑ کی چوٹی پر قہرمان اور جلاد بیٹھے ہیں - جلاد آج رات کو محل میں چلنا ہے - سب نے اپنے اپنے ہتھیار صیقل کئے تلواروں پر دھار لگاتے ترکش میں تیر بھرے کل سامان درست کرکے آپس میں صلاح کرنے لگے -

جلاد - یہاں سے ہمکو ۶ بجے شام روانہ ہونا چاہیئے تاکہ اپنی مرضی کیموافق موقعہ تلاش کرلیں - جس جگہ سے محل میں داخل ہو سکیں +

قہرمان - بیشک محل کی پشت کیطرف سنسان ہوتا ہے وہی جگہ ٹھیک ہوگی -

جلاد - کیسے عقلمند ہو یہاں سے اسوقت تک ہم لوگ خاموشی سے کام لینگے جبتک انکے مقابل نہ پہنچ جائیں سامنے جاکر ظاہر ہو جاوینگے -

قہرمان - بس جاتے ہی حقہ نہیں پردے ماریں گے -

جلاد - نہیں پہلے اُن سے اطاعت کا سوال کرینگے جب وہ نہ مانینگے

جیسا ہم کو یقین ہے اسوقت ہم حقہ سے کام لیں گے۔

قہرمان۔ جیسی مرضی۔

یہ باتیں کرتے جاتے تھے اور سامان حرب کو درست کرتے جاتے ہیں اب ادہر کی سنئے۔ مہاراج نبے سنگھ نے دیوان مادہو سنگھ کو بلا کر کہا۔

مہاراج۔ دیکھو دیوان جی آج وہ بدمعاش ضرور محل میں آئیگا۔ اپنی تمام فوج کو محل کے اندر شام ہی سے جمع رکھو اور کل سرداروں کو حکم دیدو کہ شام سے محل میں مسلح ہو کر داخل ہو جاویں۔ آج ضرور میں اس بدمعاش کو گرفتار کرونگا۔

دیوان۔ بہت خوب میں انتظام کے واسطے اجازت چاہتا ہوں۔

مہاراج۔ ہاں جاؤ خوب ہشیاری سے کام کرنا چاہیئے۔

دیوان۔ جیسا مہاراج نے حکم دیا ہے ویسا ہی کیا جاوے گا۔ مہاراج نے دیوان جی کو اچھی طرح سمجھا بوجھا کر رخصت کیا اور خود بھی تیاری میں مشغول ہوگئے چھ بجتے ہی تمام فوج محل میں آگئی سب سردار بھی محل میں داخل ہوگئے صرف محل کی پشت چھوڑ کر ہر جگہ سپاہی کثیر تعداد میں کھڑے کردیئے گئے اور قہرمان اور جلاد کا انتظار کرنے لگے۔ محل میں روشنی کا اسقدر انتظام کیا گیا تھا کہ سوئی گرے تو فوراً معلوم ہو جاوے۔ غرض سب اس انتظار میں تھے کہ کسوقت قہرمان اور جلاد خان محل میں آئیں اور ہم ان کو گرفتار کریں۔

تیرہواں بیان

کنور بیریندر سنگھ اور جوگی میلا ناتھ اس چبوترے پر بیٹھے ہیں سامنے
تینوں غیار اور بن باسی مع اپنی سہیلیوں کے بیٹھی ہے کبھی کبھی آنکھ
اٹھا کر محبت بھری نظروں سے راجکمار کو دیکھ لیتی ہے۔ یہی حال
راجکمار کا ہے۔

کمار۔ اس روز آپ نے فرمایا تھا کہ کماری زندہ ہے۔

جوگی۔ اس میں شک ہی کیا ہے۔ راجکماری کو کون مار سکتا ہے۔

کمار۔ وہ کہاں ہیں قید ہیں یا آزاد۔ دکھ میں ہیں یا آرام میں۔

جوگی۔ آزاد ہیں۔ کسی کی قید میں نہیں ہیں سوائے فراق کے اور
کوئی تکلیف نہیں ہے رہا یہ کہ وہ ہے کہاں، یہ بھی آپکو معلوم ہو جاویگا

کمار۔ مجھے اور ان سے کب ملاقات ہوگی۔

جوگی۔ بن باسی کو دکھا کر۔ یہ اس کے اختیار میں ہے۔ جس وقت
چاہے۔ ملاقات کرا سکتی ہے۔

کمار۔ اگر آپ کی عنایت جیسے میرے حال پر ہے تو عنقریب
ان سے ملاقات کر سکونگا۔

جوگی۔ اس میں میں مجبور ہوں۔ میری مہربانی کوئی چیز نہیں ہے۔
اس کے اختیار میں ہے اور یہ میرے حکم میں ہے۔ آپ اطمینان رکھیں

گھبرائیں نہ اُن سے ملاقات ہو جاوے گی۔
کمار۔ بہت خوب دوسرا امر یہ۔ کہ یہ ربن باسی کیطرف اشارہ کرکے)
کون ہیں ان سے کچھ حالات بیان فرمایئے۔
جوگی۔ یہ بھی ایک راجہ کی لڑکی راجکماری ہے اور تمہارے ساتھ محبت رکھتی ہے
کمار۔ میرے ساتھ اس قدر احسان کرنے کا سبب؟
جوگی۔ اسکا سبب اوّل تمہارا عشق ہے اور دُوسرا سبب یہ بھی ہے کہ کماری
چندرکانتا اور بنباسی میں بہت کچھ محبت ہے۔
کمار۔ جب یہ کماری کی سکھی ہے پھر مجھے شادی کرنے کا سوال کیا معنے رکھتا ہے
جوگی۔ گو اسقدر تمہارے ساتھ عشق ہے۔ مگر یہ تم سے شادی کرنا نہیں
چاہتی تھی۔ بلکہ کماری چندرکانتا نے اس کو مجبور کیا۔ جب اسنے مجبور
ہو کر تم سے شادی کی خواہش ظاہر کی ورنہ اس کو کیا ضرورت تھی۔
جوگی سے یہ معلوم کرکے کہ چندرکانتا کے مجبور کرنیسے اس نے
ایسا سوال کیا۔ کمار دل میں بہت خوش ہوئے اور وہ دہشت تمام
خوشی سے بدل گئی۔ جو کماری کی طرف سے اس شادی کے بارے
میں ان کے دل میں پیدا ہو گئی تھی ٭
کمار۔ پھر کماری میرے سامنے کیوں نہیں آئی یہ خود آئیں اور
ان کے ہمراہ نہ لائیں۔
جوگی۔ وہ وقت بھی قریب ہے۔
کمار۔ آخر اسوقت نہ لانا کیا مصلحت ہے۔

جوگی - بے شک مصلحت ہے۔
کمار۔ وہ کیا؟
جوگی۔ یہ اسوقت معلوم ہوگا۔ جب پہلے میری ایک بات کا جواب دوگے
کمار۔ فرمایئے۔
جوگی۔ بن باسی کے حال سے تمہارے اور تمہارے عیاروں کے سوا
اور کون واقف ہے۔
کمار۔ کسی نے نہیں صرف بہادر سنگھ سپہ سالار نے دیکھا ہے۔
بن باسی۔ جوگی کی طرف مخاطب ہو کر ایک مرتبہ کمار نے فتح سنگھ
کو طعنہ دیا تھا کہ تم عیاری کے لائق نہیں ہو تمہاری عیاری ختم ہوئی
چند عورتوں کا پتہ نہیں لگا سکتے۔ یہ بات فتح سنگھ کو بری معلوم ہوئی
انہوں نے قسم کھائی تھی کہ بغیر میرا حال دریافت کئے کمار کو شکل
نہ دکھاویں گے۔ اگرچہ یہ میرا حال کبھی معلوم نہ کر سکتے تھے۔ مگر
جوقت یہ بات معلوم ہوئی تو میں نے خود ان سے ملاقات کی تھی۔
مگر ساتھ ہی ان سے قسم لی تھی کہ کمار کو اس ملاقات کا حال
اسوقت تک معلوم نہ ہو۔ جب تک میں اور وہ مقابل نہ ہوں۔ چنانچہ
انہوں نے قسم کھائی اور اس کو پورا کیا۔ کمار نے فتح سنگھ سے دریافت
کیا کمار۔ کیوں فتح سنگھ تم ان سے ملے اور مجھ سے ذکر بھی نہ کیا۔
فتح سنگھ۔ میں مجبور تھا۔ قسم کیوجہ سے۔ جب میں آپ کے پاس
خوش خوش آیا اور آپ نے دریافت کیا۔ تو میں نے کہا تھا کہ ہاں

حال معلوم ہوا۔ مگر ابھی نہ بتا دیں گے۔ وہ بھی بات تھی۔
جوگی۔ ان کا حال تو تمہارے لشکر والوں کو ضرور معلوم ہوگا۔
کمار۔ مطلق نہیں صرف لفابدار آدمیوں کو میرے پاس آتے جاتے دیکھا
ہے پر کسی کو معلوم نہیں کہ یہ کون ہیں اور کس کے پاس آئے ہیں۔
جوگی۔ اور تمہارے پتا یا کماری کے پتا کو کچھ معلوم ہے۔
کمار۔ بالکل نہیں سوائے دیوان کرن سنگھ کے تاہد انہوں نے
پتا جی سے کہا ہو۔ تو خبر نہیں۔
جوگی وہ بیوقوف نہیں ہیں جو تمہارا راز تمہارے پتا سے کہدیں۔
کمار۔ بے شک وہ بڑے لائق ہیں۔
جوگی۔ اس لڑکی نے تمہارے واسطے بہت کچھ تکلیف اُٹھائی ہے
اور بقول تمہارے بہت احسان تمہارے ساتھ کئے۔ لبس میں چاہتا
ہوں کہ اس کا ذکر کسی فرد بشر سے نہ کیا جاوے۔
کمار۔ بہت خوب۔ مگر آپ اس راز کو پوشیدہ کیوں رکھتے ہیں اس
میں تو ان کی خوبی اظہار ہوتی ہے۔
جوگی۔ تمہاری نظروں میں خوبی ہوگی۔ مگر عام لوگوں میں سخت باعث
بدنامی ہے۔ ایک راجہ کی لڑکی خود اپنے منہ سے شادی کی خواہش کرے
کمار۔ یہ تو تھے سے راجہ کی لڑکی ہیں۔
جوگی۔ یہ بھی معلوم ہو جاوے گا۔
کمار۔ اب یہ بتایئے کہ کماری چندرکانتا کو مجھ سے کیوں نہیں ملایا جاتا۔

جوگی۔ اگر تم اُنسے ملنا چاہتے ہو تو ایک کام ضرور کرنا ہوگا۔
کمار۔ وہ کیا؟
جوگی۔ وہ یہ کہ تم جاؤ۔ راجہ بجے سنگھ اور اپنے پتا کو لے آؤ۔
کمار۔ اسمے کیا فائدہ مدِ نظر ہے۔
جوگی۔ جس وقت بجے سنگھ مہاراج یہاں آئینگے تو کماری چندر کانتا کو یہ دیبن باسی کی طرف اشارہ کرکے) ان کے پتا کے حوالے کر دے گی۔ اور یہ اقرار اُن سے لے لیا جاویگا۔ کہ راجکمار کے ساتھ کماری کی شادی کر دینا۔ ان کے ساتھ ان کو پاٹن روانہ کر دینا ٹھیک نہیں۔ کماری کیلئے باعث ندامت ہے انکے بلانیسے ایک بینتھ اور دو سکاج کا مضمون ہوگا
کمار۔ درست ہے مگر پتا جی سے کیا فائدہ ہے جو ان کو بلایا جاتا ہے خیر بجے سنگھ مہاراج کا آنا تو اس غرض سے ہی معلوم ہو گیا۔
جوگی۔ اُنکے بلانیسے یہ غرض ہے۔ کہ وہ مہاراج بجے سنگھ سے کماری کی خواستگاری کریں۔ کیونکہ بیٹی والا بغیر کہے خود لڑکی نہیں دیا کرتا۔
کمار۔ مہاراج میں آپکی ہر ایک بات کو نہایت عمیق اور گہرا پاتا ہوں جس کے شکریہ کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں جو پورے طور سے ادائیگی شکریہ کر سکوں۔ جوگی میں ہرگز کسی شکریہ کا مستحق نہیں ہوں۔ جو کچھ میں کر رہا ہوں۔ یہ میرا فرض ہے۔
کمار۔ وہ کیوں۔

جوگی۔ وہ بھی اسی وقت تم کو معلوم ہوگا۔ جب دونوں راجہ یہاں تشریف لائیں گے۔
کمار۔ یہ کونسی بڑی بات ہے میں ابھی جاتا ہوں۔ اور ان کو ہمراہ لے آتا ہوں۔
جوگی۔ آج کی شب یہاں آرام کرو۔ کل صبح چلے جانا۔ جلدی کیا ہے یہ وقت سفر کرنے کا نہیں ہے جنگل میں رات کو تکلیف ہوگی
کمار۔ جیسی مرضی۔
اس کے بعد جوگی جی نے جلسہ کا حکم دیا۔ فوراً جلسہ شروع ہوا گانا بجانا ہونے لگا۔ تمام رات ناچ ورنگ میں بسر کی۔ قریب صبح کمار نے تھوڑی دیر آرام کیا جوگی جی بھی اپنے کمرے میں داخل ہوئے

چودہواں بیان

صبح کو راجکمار نیند سے بیدار ہوئے۔ ضروریات سے فراغت حاصل کرکے اشنان پوجا وغیرہ کیا۔ اتنے میں ناشتہ آیا۔ کچھ تھوڑا بہت کھا کر چلنے کے لئے تیار ہوئے۔ کنیز کے ہاتھ جوگی جی کو اطلاع کرائی۔ جوگی جی تشریف لائے راجکمار کا ہاتھ پکڑ کر بولے جاؤ بھگوان کے حوالے کیا جلدی لوٹ کر آنا۔
کمار۔ بہت خوب مجھے خود وہاں ایک ایک منٹ ایک ایک سال

کے برابر گذر رہے گا۔ اچھا اب اجازت عطا ہو۔
جوگی۔ ہاں ہاں سدھارو۔ مگر ایک بات یاد رکھو۔ جب دونوں مہاراج یہاں تشریف لے آئیں تو رات طلسم کے باہر خیمے میں قیام فرمائیں۔
کمار۔ یہ کیوں۔
جوگی۔ سنو تو سہی ان کو وہاں ٹھہرا کر تم مع اپنے عیاروں کے یہاں آنا رات یہاں بسر کرنا صبح کو جا کر مہاراج نبجے سنگھ اور اپنے پتا جی کو مع ان آدمیوں کے لے آنا جن سے کسی کا پردہ نہ ہو باقی سب کو باہر چھوڑ دینا۔
کمار۔ بہت بہتر مگر اس بات کا مطلب سمجھا دیجئے کہ ان کو ساتھ ہی کیوں نہ لایا جائے۔
جوگی۔ یہ تم کو ابھی نہیں معلوم ہو سکتا یہ اسوقت معلوم ہوگا جب ان کو وہاں ٹھہرا کر ہمارے پاس آؤ گے۔
کمار۔ اچھا مجھے رخصت دیجئے۔
جوگی۔ بھگوان کے واسطے سدھارو۔
غرض کمار وہاں سے اسی راستے سے طلسم کے باہر آئے جس سے داخل ہوئے تھے۔ اور شام سنگھ جا کر صورت گڑھ سے کمار کے لئے گھوڑے لے آئے اتنے عرصے یہ لوگ غار میں بیٹھے رہے گھوڑا آنے پر کمار گھوڑے پر سوار ہوئے۔ تینوں عیار ہمراہ رکاب صورت کی طرف روانہ ہوئے۔ قریب شام کے صورت جا پہنچے۔ اپنے پتا سے

راجکمار ملے اور محل میں ماتا جی کے چرنوں کو بوسہ دیا۔ پھر آ کر اپنے کمرے میں بیٹھے سروپ سنگھ رام لال وغیرہ حاضر خدمت ہوئے۔ راجہ رندھیر سنگھ نے شیو سنگھ کی اطاعت اختیار کرنے اور صورت میں موجود ہونے کا مفصل حال کمار سے کہہ دیا تھا عیاروں نے کمار کے قدموں کو بوسہ دیا۔ کمار نے ان کی بڑی خاطر کی ہر ایک کو انعام دیا۔ سروپ سنگھ نے سلسلہ گفتگو میں یہ بھی ذکر کیا کہ آجکل پاٹن میں کوئی قہرمان اور جلاد خاں دو عیار کہیں سے آئے ہیں انکی گرفتاری کو کانشی ناتھ تشریف لے گئے ہیں +

راجکمار نے جسوقت یہ حال سُنا جانے کو تیار ہو گئے مگر فتح سنگھ نے روکدیا۔ کہ وہ عیار ہیں۔ کوئی سپاہی نہیں ہیں جن کے مقابلہ میں آپ جائیں۔ کانشی ناتھ گئے ہیں اگر ایسا ہی ہے تو میں جاتا ہوں اُنکا بھی انتظام کر آتا ہوں اور چہا باج کو بھی لے آتا ہوں۔ اس رائے کو سب نے پسند کیا۔ غرض فتح سنگھ اسی وقت وہاں سے رخصت ہو کر اپنے مکان پر گئے اپنی والدہ سے دریافت کیا کہ پتاجی دربار میں بھی نظر نہ آئے ہیں۔ گھر میں بھی نہیں ہیں۔ کہاں تشریف لے گئے ہیں +

والدہ۔ اُن کے کسی عزیز کی شادی ہے۔ وہاں گئے ہیں۔

فتح سنگھ۔ ہمارے جس قدر عزیز ہیں سب سے میں واقف ہوں کسی کے ہاں شادی نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کہیں

خفیہ طور پر تشریف لے گئے ہیں۔
والدہ۔ شائد ایسا ہی ہو۔
اس کے بعد فتح سنگھ سید ہے والدہ سے رخصت ہو کر پاٹن کی طرف روانہ ہو لئے۔

پندرہواں بیان

فتح سنگھ نے دن تو وہاں گھنے جنگل میں گذارا۔ کیونکہ دھوپ بہت پڑ رہی تھی۔ چلنا دشوار تھا پانچ بجے شام کے روانہ ہو لئے وہاں عجیب انتظام دیکھا۔ راجہ نیجے سنگھ نے جو وقت فتح سنگھ کو دیکھا۔ جان دوبارہ بدن میں آ گئی۔ فتح سنگھ نے تسلی دی اور کہا آنے دیجئے۔ اس شیطان کو دیکھتے ہیں۔ کس طرح اس مردود کو گرفتار کرتا ہوں۔ ابھی یہ لوگ باتیں کر رہے تھے کہ یکایک چھت پر محل کی روشنی معلوم ہوئی۔ اور یہ آدمی وہم کر گئے چھت پر کود کر صحن میں آ کر کھڑے ہو گئے اب سب نے خیال کیا کہ ایک کے ہاتھ میں کانشی ناتھ کا سر ہے ایک کے ہاتھ میں حقیقہ آتشبازی ہے اس طرح اور سب کے دونوں ہاتھوں میں دو دو حقے ہیں۔ یہ چھیوں آدمی اس مجمع کے مقابل آ کر کھڑے ہو گئے

فتح سنگھ اور دیوان جی بھی گھوڑوں پر سوار ہوئے تھوڑی سی فوج ساتھ لیکر مہاراج سے مع دیوان ناڈھو سنگھ اور فتح سنگھ کے صورت کی طرف کوچ کیا۔

سولھواں بیان

پیارے ناظرین اب وہ وقت بہت جلد آنیوالا ہے راجکماری چندرکانتا اور بیریندر سنگھ اتنی تکلیف کے بعد ملیں۔ اب سنیے کہ راجہ فتح سنگھ دو منزلہ اور سہ منزلہ کر کے صورت پہنچے۔ وہاں راجکمار نے راجہ رنبیر سنگھ کو پہلے سے ہی چلنے کے لیے آمادہ کر رکھا تھا ان کے پہونچتے ہی وہ سب تیار ہو کر راستہ میں آملے۔ اور سب نے اس غار کی طرف کوچ کیا۔ رات کو جنگل میں قیام کیا اور صبح کو اُٹھکر پھر چلے۔ قریب دوپہر کے اس غار کے دہانے پر پہونچکر ڈیرہ دونوں لشکروں کا پڑ گیا۔ چونکہ ابھی دن تمام باقی تھا۔ اسلیے فتح سنگھ وغیرہ بھی طلسم میں داخل نہوئے۔ ڈر کر شام کو جوگی جی کی خدمت میں چلے گئے اب یہ لوگ تو شام تک طلسم میں نہیں جا سکتے۔ اسلیے ہم آپ کو اب اتنی دیر بیکار کیوں بٹھائیں۔ چلیے طلسم

کی سیر کریں - ہم اور آپ طلسم میں داخل ہوئے - اور باغ کی سیر کرتے ہوئے جس کا آگے کئی مرتبہ بیان ہو چکا ہے - اس جگہ دوہرانیکی ضرورت نہیں معلوم ہوتی ہے - ہم اب اسجگہ پہونچے - جہاں طرح طرح کے پھولوں اور مہندی کے ہزاروں درخت لگے ہوے ہیں - ان درختوں کے پاس تین عورتیں پھولوں کا زیور بنانے میں مشغول ہیں - جن میں ایک کی پوشاک سفید - دوسری کی زرد اور تیسری کی کاشانی ہے - ایک ایک چنگیر سبکے ہاتھ میں ہے - جس میں کچھ زیور بنے ہوئے پھولوں کے اور کچھ پھول تنسیم قسم کے دہرے ہوئے ہیں - سامنے ان تینوں کے تین پلنگ بچھے ہوے ہیں - جن پر پھولوں کی چادر بچھی ہوئی ہے - ادہو تمنے تو اب پہچانا - یہ تو بنفاسی اور اسکی دونوں سہیلیاں ہیں - جنے سفید لباس پہن رکھا ہے - وہ بنفاسی ہے - اور زرد اور کاشانی لباس والی اسکی دونوں کنیز سہیلیاں ہیں - دوپہر کا وقت ہے - دہوپ تیز ہے - بنفاسی اب تو دہوپ نے پریشان کر دیا - دوسرے تھک کر چور ہو گئے ؛

مہاراج۔ یہ تمہیں رہا کرنے ہی لئے جاتے ہیں۔
جلاد۔ یہ تو قتل کر دیا گیا۔
مہاراج۔ تو تمہاری روح قید جسم سے ہمیشہ کے لئے آزاد ہو جاویگی
جلاد۔ فتح سنگھ۔ ناٹا۔ کم آن۔
فتح سنگھ۔ یہ سُن کر دوڑے اور پاس آ کر جھٹ گلے لگا لیا اور زنجیر کاٹنے لگے۔
مہاراج۔ ہیں ہیں۔ فتح سنگھ کیا کرتے ہیں۔
فتح سنگھ۔ رہا۔
مہاراج اس بدمعاش کو رہا کرتے ہو۔
فتح سنگھ۔ مہاراج آپ نے نہیں پہچانا۔ یہ تو کاشی ناتھ ہیں۔
مہاراج کو یقین نہ آیا۔ جب منہ دھلایا تو اصلی صورت نکل آئی مہاراج بہت خوش ہوئے۔ پنڈت جی کی بہت تعریف کی۔ ان باقی بدمعاشوں کی گردن اسی جگہ مار دی گئی۔
مہاراج۔ پنڈت جی تم نے کیونکر ان کو گرفتار کیا وہ تو سناؤ۔
کاشی ناتھ۔ مہاراج میں نے یہاں سے جا کر اشتہار دیا اس میں اپنا ٹھکانہ ہٹ نالہ ٹکٹ نہ لاجو نیا پار لکھا۔
مہاراج۔ ہاں میں نے دیکھا تھا۔
وہاں ان سے ملا اور ان کو کراماتی حقہ کے زور پر یہاں لایا اور گرفتار کرا دیا۔ یہ لوگ اس سر کی وجہ سے اور بھی دھوکھا کھا گئے۔

فتح سنگھ۔ تم نے بھی تو سر کے بنانے میں کمال کر دیا۔ مہاراج نے پنڈت جی کو کئی گاؤں انعام میں دیئے۔

فتح سنگھ نے حضور مہاراج اب اس کام سے تو آپ فارغ ہو چکے اب میرے ہمراہ صورت چلئے۔ راجکمار نے آپ کو تکلیف دی ہے۔ راجکماری کو چل کر ہمراہ لے آیئے۔

یہ سُن کر مہاراج مارے خوشی کے اُچھل پڑے اسیوقت سامان سفر تیار کرنے کا حکم دیا اور خود محل میں مہارانی کو خبر کرنے تشریف لے گئے۔ مہارانی سے سب حال بیان کیا مہارانی بیٹی کے غم میں سوکھ سوکھ کر کانٹا ہو گئی تھیں اس خبر کو سُن کر جان میں جان آگئی۔ غرض مہاراج کو محل میں باتیں کرتے کرتے دیر ہو گئی صبح کو مہاراج مہارانی سے رخصت ہو کر باہر تشریف لائے یہاں روانگی کا سب سامان درست تھا۔ دیوان مادھو سنگھ فتح سنگھ مہاراج کے برآمد ہونے کا۔ انتظار کر رہے تھے۔ مہاراج کے برآمد ہوتے ہی گھوڑا حاضر کیا گیا مہاراج گھوڑے پر سوار ہوئے بعد فتح سنگھ اور دیوان جی بھی گھوڑے پر سوار ہوئے۔ تھوڑی فوج ساتھ لے کر مہاراج نے معہ دیوان مادھو سنگھ اور فتح سنگھ کے صورت کیطرف کوچ کیا۔

سولھواں بیان

پیارے ناظرین اب وہ وقت بہت جلد آنیوالا ہے۔ راجکماری

چندر کانتا اور بیریندر سنگھ اتنی تکلیف کے بعد نہیں۔ اب سنئے کہ راجہ جے سنگھ
مذمنزلہ اور سہ منزلہ کرکے صورت پہنچے وہاں راجکمار نے راجہ رندھیر سنگھ کو
پہلے ہی سے چلنے کیلئے آمادہ کر رکھا تھا ان کو پہنچتے ہی وہ ساتھ ساتھ
ہو کر راستہ میں آملے اور سب نے اس غار کی طرف کوچ کیا۔ رات کو
جنگل میں قیام کیا اور صبح کو اٹھکر پھر چلے قریب دوپہر کے اس غار
کے دہانے پر پہنچ کر ڈیرہ دونوں لشکروں کا پڑ گیا۔ چونکہ ابھی دن تمام
باقی تھا۔ اس لیئے فتح سنگھ وغیرہ بھی طلسم میں داخل نہ ہوئے کہ شاید
جوگی جی کی خدمت میں چلیں گے اب یہ لوگ تو شام تک طلسم میں نہیں
جا سکتے آئیے ہم کسی کو اب اتنی دیر بیکار کیوں بٹھائیں چلیئے طلسم کی
سیر کریں ہم اور آپ طلسم میں داخل ہوتے اور باقی کی سیر کرتے ہوئے
جس کا آگے کئی مرتبہ بیان ہو چکا ہے اسجگہ دوہرانے کی ضرورت
نہیں معلوم ہوتی ہے ہم اب اس جگہ پہونچے جہاں طرح طرح کے پھولوں
اور مہندی کے ہزاروں درخت لگے ہوئے ہیں ان درختوں کے پاس
تین عورتیں پھولوں کا زیور بنانے میں مشغول ہیں جنمیں ایک کی پوشاک
سفید دوسرے کی زرد اور تیسرے کی کاشانی ہے ایک ایک چنگیر تینوں کے
ہاتھ میں ہے جسمیں کچھ زیور بنے ہوئے پھولونکے اور کچھ پھول قسم قسم
کے دھرے ہوئے ہیں سامنے باراں دری ہیں جسمیں پلنگ بچھے ہوئے
ہیں۔ جن پر پھولوں کی چادر بچھی ہوئی ہے۔ ادھر ہم نے تو اب
پہنچا نا۔ یہ تو نباسی اندر اس کی دو لونڈیاں ہیں جس نے

سفید لباس پہن رکھا ہے وہ بنباسی ہے اور زرد اور کاشانی لباس والی
اس کی دونوں عزیز سکھیاں ہیں دوپہر کا وقت ہے دھوپ سے
گھبرا کر۔

بنباسی۔ اب تو دھوپ نے پریشان کر دیا دوسرے تھک کر چور ہو گئے۔

زرد کپڑے والی۔ صبح سے جو آپ پھول توڑنے نکلی ہیں تو یہ وقت
آگیا تمام باغیں پھرے۔ تھک نہ جاؤ گی تو کیا ہوگا۔

کاشانی لباس والی۔ اب چلو بارہ دری میں چل کر آرام کرو۔

بنباسی۔ ہاں چلو۔

یہ تینوں وہاں سے لوٹ کر اس جگہ آئیں جہاں پھولوں کی سیجیں پہلے
سے ہی تیار تھیں ایک پلنگ پر جو بہت ہی عمدہ سونے چاندی کے
پایوں کا تھا۔ چھپر رنگین چادر اور سیاہ دوشالہ اسپر کمخواب کے تکئے لگے
ہوئے تھے تمام پلنگ پھولوں سے بھرا ہوا تھا۔ بنباسی آکر دھم سے اسپر گر پڑی
اور دونوں سہیلیاں سامنے بچھے ہوئے دونوں پلنگوں پر لیٹ گئیں۔

بنباسی۔ کیا آپ تھک گئیں۔

زرد پوشاک والی۔ میں کیوں تھکوں۔ میں ہیں برس کے روز چکر دیتی
تھیں۔ جب نہ دریافت کیا کہ تھک گئیں۔ آج پوچھتی ہو کہ تھک گئیں

بنباسی۔ میں نے کب تم کو ٹھیک کہا ہے بہن۔

سکھی اہلہ۔ جب دو دو تین تین چکر کھاکے لشکر میں گرآئی تھیں

بنباسی۔ تو میں بھیجتی تھی۔ تم اپنی غرض کو جانتی تھیں۔

کاشانی۔ مگر غضب ہی کے چکر ہوتے تھے خواہ کسی کی غرض ہے تمہاری یا انکی

بنباسی۔ اور اپنی تو کہو تم بھی تو وہاں اپنی غرض کے لیئے جاتی

تھیں۔ اپنی نہیں کہتی ہو۔

زرد۔ کچھ ہو مگر ہم نے خوب ان لوگوں کو اُلّو بنایا۔ عیاروں نے

ہزار کوشش کی مگر پتہ نہ پایا۔

کاشانی اور تو اور وہ بیچارے جوتشی جی کی کیسی کمبختی آئی۔ تمام جنتر

وغیرہ بیکار ہو گئے ہمارے جوگی باوا میلا ناتھ نے ایسا جسہ دیا کہ وہ

ہزار سر مارتے تھے مگر کوئی جواب نہ ملتا تھا۔

بنباسی۔ جب ہی تو ان جنتروں کے اوتارنے کی سخت ممانعت ہے کہ

ان کو کسی وقت الگ نہیں ہونے دیتے ہیں۔

زرد۔ اگر الگ ہونے دیں تو پتہ نہ لگ جائے نہیں معلوم ایسی

کیا چیز ان جنتروں میں ہے جو رمل کو نہیں چلنے دیتے ہیں۔

بنباسی۔ مینے ایک مرتبہ بابا میلا ناتھ سے دریافت کیا تو فرمانے

لگے کہ بہت سی دواؤں کو جمع کرکے اور آگ خاک پانی اور

ہوا کو ایک جا جمع کرکے ستاروں کے شمار سے تیار کیا جاتا ہے۔

اس کا یہ اثر ہے کہ جس کے پاس ہو اسکا حال و مال جوتشی کبھی نہ

معلوم کر سکے گا۔

زرد۔ واقعی بڑا نادر تحفہ ہے۔

بنباسی۔ مگر تمنے امروز میرا پیٹ تھا تھا کر دوہرا کر دیا جس روز تم

سورج کانتا بن کر شادی کا پیغام راجکمار کے پاس لے گئی ہو۔
زررد۔ ہاں اتنے عیار وہاں بیٹھے تھے۔ ایک نے نہ پہچانا۔ بلکہ سب
خوب لال پیلے ہوئے۔ مگر میں تو راجکمار سے پہلے اسی لئے قبول نے
چکی تھی ان کے عاشق اور وہ فتح سنگھ خوب خوب بگڑے مگر میرا کیا
کر سکتے تھے۔

کاشانی۔ جی میرے استاد کہنے۔

زررد۔ کیوں پھر تو نہ مانے گی۔

کاشانی۔ اب اپنی دفعہ دھمکانے لگی۔

زررد۔ شام سنگھ میرے پیچھے آئے ہیں تے ایسا دھوکہ دیا کہ یاد ہی کرتے
ہونگے اس کے بعد میں بونا حبشی بن کر خط کا جواب لینے گئی فتح سنگھ
کو صبا رفتار کا نام بھی جتایا۔ مگر پھر بھی کوئی شناخت نہ کر سکا۔
عباسی۔ ہاں سکھی دیکھو قسمت بھی کیسی زبردست چیز ہے جب وقت شیو سنگھ
کے عیاروں سے کتاب ہمنے حاصل کی ہے کسی کو امید تھی کہ یوں کتاب
اس آسانی سے ملجاوے گی۔ وہ کتاب گاڑ گئے اور ہم نے نکال لی
دیکھا تو وہ طلسمی کتاب تھی۔ راجکمار بار بار جوگی جی سے اونہیں حساب
کا ذکر کرتے ہیں جو دو تین مرتبہ اتفاق سے کتاب ہمارے ساتھ لگ
گئی اور ہم نے بھیج دی۔

زررد۔ ہاں اول تو باوا میلاناتھ باہر نکلنے کی اجازت ہی نہ دیتے تھے
بڑی مشکل سے تو آپ نے اجازت حاصل کی ہے اس پر بھی قول لے لیا

تھا کہ اپنا حال کسی کو نہ ظاہر ہونے دینا اور نہ کسی سے ملاقات کرنا۔ اور عیار
اگر تمہارا تعاقب کرینگے ان کو پتہ معلوم ہو گیا۔ تو بنا بنایا کھیل بگڑ جائیگا۔
بنپاسی۔ مگر ہم نے بھی تو کس ہوشیاری سے کام لیا۔
زبیدہ۔ دیکھو عیاروں نے کس قدر کوشش کی۔ مگر پتہ نہ لگا سکے فتح
سنگھ کو بھی ہم اپنے مل کے بتایا۔ مگر ہم نے بھی کسی پر ظاہر نہ کیا۔
بنپاسی۔ پاس جانے تک کی اجازت نہ تھی۔
زبیدہ۔ تمہارے سے پہلے کے لیے۔
بنپاسی۔ کیا کہوں تم نے کس طرح ضبط سے کام لیا ہے یہ کمبخت دل
کسی طرح نہ مانتا تھا۔ مگر اُنکے خوف کی وجہ سے ضبط کرنا پڑتا تھا۔
بنپاسی۔ ہمارے واسطے حکم تھا کہ ہر وقت کمار کی مدد کا خیال رکھیں
جہاں ضرورت دیکھو مدد کرو۔ مگر اس طرح کے راز ظاہر نہ ہوں۔ اور سکا
نکل جائیں۔
زبیدہ۔ دیکھو میں نے منشی ناتھ کو کس ترکیب سے گرفتار کرایا۔
بنپاسی۔ اور کپڑے اتروا لئے بھول گئیں کیسے شرمندہ ہوئے ہیں
زبیدہ۔ ہم تو دراصل انجان بن گئے تھے اسی غرض سے انکو لگا لائے
بنپاسی۔ گو فتح سنگھ بڑا چالاک ہے۔ مگر بادامیلا ناتھ اسکے بھی باپ ہیں
زبیدہ۔ باپ اور بیچے باپ۔
بنپاسی۔ یہ تو تم ہی سمجھ سکتے ہو۔ کیونکہ تمہارا تعلق ہی ایسا ہے۔
زبیدہ۔ دیکھو اب آگے الٹی دل لگی اچھی نہیں مفت میں تکرار ہو جائے گی۔

بنباسی - کمار اور اس کے عیاروں نے کتنا بڑا دہوکہ کہایا ہے ان کو اب تک بھی اس بات کا گمان نہیں ہے کہ باوا میلا ناتھ نے اس طلسم کو میرے ہاتھ سے فتح کرایا ہے۔

نردو - غرض خوب کہما بڑ بنایا ایسے دہوکے دیئے کہ عمر بھر شرمندہ پڑے گئے - آنکھ سامنے نہ ہوگی - جسوقت ہم نے شیو سنگہ کو چہوڑا تو اس نے قسم کہائی تہی مگر پھر بے ایمان ہو گیا ہمیں نے پھر لا کر قید کر دیا - اب سُنا ہے کہ وہ صورت میں ہے اس نے کمار کی اطاعت کر لی ہے اور قسم کہالی ہے۔

بنباسی - اس کی قسم کا اعتبار کس کو ہے یہ ضرور دہوکہ کرے گا۔

نردو - پھر جوتیاں کہائے گا۔

کاشانی - وہ تو اس کے مقدار میں لکہی ہیں۔

بنباسی - مجہہ کو از حد خوشی اس طلسم کے فتح ہونے کی ہے۔

نردو - یہ طلسم بہی باوا میلا ناتھ کی وجہ سے فتح ہوا - انہوں نے آپکے ہاتھ سے اس لیئے فتح کرایا کہ کمار نے وہ طلسم فتح کیا - تو آپ بھی یہ طلسم فتح کریں - ان کی زبان سے معلوم ہوا کہ آپ کے اور کمار کیلیئے یہ طلسم بنائے گئے تھے - جنمیں بے انتہا دولت کے علاوہ شادی کا کل سامان دونوں طلسموں میں محفوظ تہا - یہاں تو پورا جہیز تیار رکہا ہے - اب شادی کی دیر ہے

کاشانی - وہ بھی آج کل میں ہوا چاہتی ہے۔

اس بات کے مارے بنباسی نے گردن جہکائی اور شرم کہا گئی

اور منہ پر دوشالہ اوڑھ کر منہ ڈھانپ لیا۔ دونوں سکھیوں نے چھیڑنا شروع کیا۔

سترھواں بیان

شام کو راجکمار مہاراج بجے سنگھ اور رندھیر سنگھ سے اجازت لے کر مع عیاروں کے جوگی جی کی خدمت میں جانے کے ارادے سے طلسم میں داخل ہوئے۔ آگے راستہ کا حال لکھا جا چکا ہے۔ اسی راستے سے باغ میں داخل ہوئے۔ دیکھا باباجی سامنے چبوترے پر جلوہ افروز ہیں بنباسی مع سکھیوں کے سامنے با ادب سر جھکائے بیٹھی ہے۔ باوا املا ناتھ نے راجکمار کو دیکھا تو اٹھ کر محبت سے ہاتھ پکڑ لیا۔ اور اپنی بغل میں بیٹھنے کو جگہ دی راجکمار نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ جوگی جی نے صورت کی خیریت دریافت کی۔ راجکمار نے عرض کیا آپکی دیا سے ایشور کی کرپا سے سب انند ہیں

جوگی جی۔ سنا مہاراج بجے سنگھ اور تمہارے پتاجی تشریف لائے ہیں

کمار۔ جی ہاں ان کو باہر چھوڑ کر حکم کے مطابق اطلاع کرکے حاضر ہوا ہوں۔

جوگی۔ تم نے بہت اچھا کیا جو پیشتر یہاں چلے آئے۔

کمار۔ مگر یہ تو فرمایئے ہم کو پیشتر تنہا بلانے سے کیا مصلحت نکالی اگر صرف اطلاع ہی کرنا مقصود تھا۔ تو آپ حکم دیجئے۔ کہ جا کر ان کو یہاں لے آؤں۔

جوگی۔ نہیں جب میں ان کو کہونگا تب لانا۔ اب یہ سنو میں نے تم کو کس لئے پیشتر یہاں بلایا ہے۔ اس میں کیا مصلحت ہے۔

کمار۔ ارشاد میں سننے کے لئے ہمہ تن گوش ہوں۔

جوگی۔ میں نے تم کو اس لئے پیشتر یہاں بلایا ہے۔ کہ راجکماری سے تمہاری ملاقات کرا دوں۔ کیونکہ قاعدے کی بات ہے کہ جب طالب و مطلوب مدت کی جدائی کے بعد ایک جا جمع ہوتے ہیں تو اسوقت چاہیئے کیسا ہی بزرگ آدمی سامنے ہی بیٹھا ہو۔ خیال نہیں رہتا ہے اور دونوں طرف سے بیتابی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اس بیتابی کے عالم میں ایسی حرکتیں اکثر ہو جاتی ہیں۔ جن کا نتیجہ پشیمانی کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ اور ہمیشہ شرمسار رہنا پڑتا ہے۔ اس لئے تم کو بلایا ہے کہ مبادا تم اور راجکماری یکایک ایکدوسرے کے سامنے ہو اور اسوقت دونوں بزرگ موجود ہوں اور کوئی حرکت ایسی ہو جاوے جس سے شرمندہ ہونا پڑے۔ اس لئے پہلے ایکدوسرے سے مل کر اس بیتابی کو رفع کر لو۔ ان لوگوں کے سامنے ہونے سے پیشتر ایک مرتبہ راجکماری سے تم مل لو۔ تاکہ یکایک سامنے ہونے سے کوئی بے جا حرکت ہونے کا خوف جاتا رہے۔

جوگی کی باتیں سنکر راجکمار پر خوشی کے مارے بیہوشی کا عالم طاری ہو گیا۔ کوئی جواب نہ دے سکے۔ تھوڑی دیر انتظار کر کے جوگی نے کمار کا ہاتھ پکڑا اور لے کر چلے۔

راجکمار کی خوشی کا اسوقت کوئی ٹھکانہ نہ تھا جسکی خاطر اسقدر تکلیف اٹھائی ہے۔ آج اس کی ملاقات کی باری آئی ہے ہزاروں قسم کے خیال آتے اور دل میں گذر جاتے تھے ان کو خبر نہ تھی کہ جوگی جی ان کو کس طرف لئے جاتے ہیں۔ تھوڑی دور گئے تھے کہ سامنے سے ایک لونڈی آتی نظر آئی۔ جوگی نے اس کو حکم دیا کہ کماری کو جا کر بتلانے کمرے میں بھیجدے فتح سنگھ کو اس کمرے میں روانہ کردے۔ اور شام سنگھ کو اس کمرے میں بھیج کچھ سن لونڈی کو کہا۔ جس کو سُنکر اُسنے سر جھکایا۔ اور چلی گئی اب جوگی راجکمار کو لئے ہوئے ایک کمرے میں داخل ہوئے۔

جوگی۔ جاؤ اس کمرے میں جو سامنے نظر آتا ہے۔ راجکماری تمہارا انتظار کرتی ہیں۔ ان سے ملاقات کرو۔ کمار ہزاروں حسرتوں سینکڑوں تمنائیں کو ساتھ لئے ہوئے اس کمرے میں داخل ہوئے۔

راجکمار نے اس کمرے میں قدم رکھا تو سامنے اپنی آرام جان راجکماری چندر کانتا کو تکیے کے سہارے اپنے انتظار میں دروازے کی طرف دیکھتے پایا۔ اسوقت سوائے ان دونوں کے اس کمرے میں تیسرا کوئی نہ تھا۔ بس پھر کیا تھا۔ مدت کے بچھڑے ادھر سے کماری ادھر سے کمار آغوش کھول کر دوڑے ایکدوسرے کے گلے مل گئے دونوں کی آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا جاری ہوگیا۔ راجکمار نے کئی مرتبہ کماری کو خوب گھونٹ گھونٹ کر گلے سے لگایا۔ لب و رخسار کے دوچار بوسے لئے۔ پھر کیا تھا۔ چٹاخ چٹاخ و چٹاخ کی آواز آنے لگی۔

ادہر اس لونڈی نے فتح سنگھ کو دوسرے کمرے میں روانہ کیا۔ جس وقت
اندر داخل ہوئے تو صبا رفتار کو اپنا منتظر پایا۔ یہ بھی بیتاب ہو کر فتح سنگھ
صبا رفتار کی طرف دوڑے۔ مگر وہ اپنی جگہ سے نہ اوٹھی۔ یہ بھلا کب
چوکنے والی تھی باز کی طرح وہیں جا چپکے۔ اور چاہا کہ گلے لگائیں۔
صبا رفتار نے پرے کردیا۔
فتح سنگھ۔ ابھی تک بھی اس قدر خودداری۔ افسوس بھگوان کی قسم
اگر اب کے میرا ہاتھ جھٹکا۔ تو اسی خنجر سے جو تمہارے پہلو میں ہے
اپنا کام تمام کرلونگا۔ صبا رفتار نے یہ سن کر زیر لب تبسم ظاہر کیا۔
بیتاب ہو کر خود بھی آغوش کھولدیئے وہی مین یہاں بھی نظر آنے لگا
پٹاپٹ اور چٹاچٹ آوازوں نے کان پریشان کردیئے۔
یہ کیفیت شام سنگھ اور ماہ رخسار کی تیسرے کمرے میں نظر آئی۔ سب
تو مدت کے بچھڑے اپنے اپنے معشوقوں سے ملاقات کر رہے ہیں بچارے
جوتشی جی ایک کمرے میں تنہا بیٹھے بکھیاں مار رہے ہیں۔
اب سنیئے جوگی جی کو یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ لوگ اتنی مدت کے بعد ایک
دوسرے سے ملتے ہیں کہیں دل کے جوش مجبور ہو کر کچھ کر نہ بیٹھیں اسلیئے
ابھی وہ لوگ بات بھی نہ کرنے پائے تھے کہ بادا میلا ناتھ نے کمرے کے
باہر سے کمار کو آواز دی اور سنتے ہی کمار فوراً باہر نکل آئے۔ دونوں
عیار بھی آواز کے ساتھ راجکمار کے پاس پہنچ گئے۔ سب اپنے ارمان
دل کے دل ہی میں لئے رہے ہیں۔ اور جوگی نے سب کو الگ کردیا۔

میلا نا تھا۔ میں نے آپکو ملاقات کیلئے کہا تھا یہ نہیں کہا تھا کہ سب کا منول کی سدھ بھلا کر درشن کیا کرنا۔ اس قدر دن چڑھ آیا۔ وہ لوگ تمہارا انتظار کرتے ہونگے۔ جاؤ ان کو ہمراہ لے آؤ +

کمار۔ بجا ارشاد ہو۔ اب تک دن چڑھ آیا۔ میں جاتا ہوں اور دونوں مہاراجوں کو اپنے ہمراہ لاتا ہوں +

جوگی۔ جاؤ۔ جلدی دیر نہ کرو۔

فتح سنگھ۔ باواجی ڈنڈوت۔

جوگی۔ ڈنڈوت تو تمام عمر کر سکتے ہو۔ جاؤ کام کرو مگر یہ خیال رہے کہ اس ملاقات کا ایک لفظ بھی کسی کو معلوم نہ ہونے پاوے۔

کمار۔ مجال ہے۔

جوگی۔ جاؤ مگر انہیں لوگوں کو ساتھ لانا۔ جنسے کماری کا پردہ نہ ہو۔ باقی سب کو لانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

کمار۔ زینت ہے۔

الغرض کمار معہ عیاروں کے اسی راستے سے کوہ کے باہر آئے۔ مہاراج نبجے سنگھ اور رندھیر سنگھ کو چلنے کے لئے کہا۔ اور کہا کہ جوگی جی آپکے بہت مشتاق ہیں۔ مگر ان لوگوں کو ہمراہ لانے کو فرمایا ہے۔ جن سے محل میں کوئی پردہ نہ ہو۔

غرض مہاراج نبجے سنگھ مہاراج رندھیر سنگھ نے ضروریات سے فراغت کرکے پوجا وغیرہ سے اور بھوجن سے فراغت کی۔ اور چلنے کیلئے

دونوں راجے تیار ہوئے۔

کمار۔ میرے خیال میں عیاروں کے سوا اور آدمیوں کے لئے چلنے کی ضرورت نہیں ہے۔

دونوں راجوں نے اس بات کو منظور کیا۔ اور سب کے سب کھوہ کے اندر داخل ہوئے وہاں سے اس دروازے میں داخل ہوئے جو طلسم میں دروازہ تھا۔ دونوں راجوں نے اس غار کو خوب غور سے دیکھ کر بہت تعریف کی۔ اس کے بعد طلسم میں داخل ہوئے۔ تمام مقامات کی سیر کرتے ہوئے چلے۔ دونوں راجہ ان مقاموں کو حیرت کی نگاہ سے دیکھتے جاتے تھے آخیر یہ سب وہاں پہنچے۔ جس باغ میں باوا میلاناتھ اقامت گزین تھے۔ جو وقت دروازے میں قدم رکھا۔ تو باوا میلاناتھ کو وہاں استقبال کے لئے کھڑے دیکھا۔ دونوں راجوں نے چاہا۔ کہ مہاراج کو پالاگن کریں مگر جوگی نے روک دیا بولے۔

جوگی خبردار کوئی میرے پیر کو ہاتھ نہ لگائے ورنہ مایوس واپس جانا پڑے گا۔ میں ہرگز بات نہ کرونگا۔

یہ سن کر کسی کو حوصلہ نہ ہوا کہ پیر کو ہاتھ لگاتا۔ مگر سب حیران تھے کہ باواجی پالاگن کیوں نہیں کرنے دیتے آخر مہاراج رندھیر سنگھ سے ضبط نہ ہوسکا بولے۔

رندھیر سنگھ۔ مہاراج آپ یوگی ہرش ہو کر ہم کو اپنے قدم چھونے سے کیوں منع کرتے ہیں۔

جوگی - ابھی آپ کو معلوم نہیں کہ میں کس قسم کا جوگی پرش ہوں۔
زندھیر سنگھ - یہ آپنے کیا کہا - یوگی بھی کئی قسم کا ہوتا ہے۔
جوگی - آپ اس ذکر کو جانے دیجیے - آئیے اس باغ کو اپنے قدم سے
رشک بیکنٹھ بنائیے - غرض سب کے سب جوگی جی کے ہمراہ باغ میں داخل
ہوئے - سیر کرتے ہوئے یہ سب لوگ ایک بڑے ہال میں پہنچے آج اس
ہال میں اس قدر سجاوٹ کیگئی تھی جسکا بیان کرنے کی زبان قلم میں طاقت
نہیں ہے یہ دیوان خانہ یا ہال ہی بجائے خود عروس سب اول معلوم
ہوتا تھا - غرض جوگی جی نے دونوں راجوں کو ایک نہایت بیش قیمت
قالین پر مقام صدر میں جگہ دی - ان کی بغل میں راجکمار کو مقابل
میں عیاروں کو اور بیچ میں ان سب کے آپ بھی مرگ چھالہ بچھا کر
بیٹھ رہے - اب سلسلہ گفتگو اس طرح شروع ہوا۔
جوگی - دونوں راجوں سے آپ لوگ آنند تو ہیں۔
دونوں راجہ - ہری دیا اور آپ کی کرپا سے اچھے ہیں آپ کی ملاقات
سے جو کچھ رنج و الم تھے سب دور ہو گئے۔
جوگی - بھگوان سب کی تکلیف دور کرتا ہے - انسان کی کیا طاقت ہے۔
راجے - پھر بھی کوئی وسیلہ ضرور ہوتا ہے۔
جوگی - میں آپ لوگوں کو جو کچھ تکلیف دی اسکی معافی چاہتا ہوں۔
راجے - یہاں آکر ہماری تکلیف جو تھی وہ سب دور ہو گئی تکلیف
ہونا کیسا اب تو آپ کی بدولت مدت کی جدائی کے بعد راجکماری کو دیکھا ہے۔

دیکھ کر کلیجہ ٹھنڈا ہو گیا۔
جوگی۔ میں نے اسی لئے آپ لوگوں کو تکلیف دی ہے آج آپ لوگ اس سمبندھ کے شاگ پات کو قبول کیجئے۔ کل ہم آپکو راجکماری سے ضرور ملاونگا۔ رات کو ہماری آپ کی اس معاملہ میں ضرور گفتگو ہوگی۔
غرض دونوں راجوں نے اس بات کو منظور کیا۔ جوگی نے بڑی دُھوم دھام سے دونوں راجوں کو معہ لشکر کے دعوت کی۔ جب سب کاموں سے فارغ ہو کر بیٹھے تو سلسلہ کلام اس طرح جاری ہوا۔
رندھیر سنگھ۔ واقعی یہ مقام نہایت پر فضا ہے تعجب ہے کہ ہماری عملداری میں ایسا دلکش مقام موجود ہو۔ اور ہمیں خبر تک نہ ہو۔
جوگی۔ چونکہ یہ مقام طلسم کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اسلئے اس کا راستہ پوشیدہ ہے اسی وجہ سے اسکا حال سوائے چند آدمیوں کے کسی کو معلوم نہیں
بیجے سنگھ۔ تاہم ان خوبصورت باغوں اور دلکش مقاموں کا حال تو آپکو معلوم ہوگا جب آپ رہتے ہیں تو اسکا مالک کون ہے۔ اور یہ کس کی ملکیت ہے۔
جوگی۔ (بنباسی) کو آتا دیکھ کر یہاں کی مالک یہ لڑکی ہے۔
جوگی کے اس سوال سے سب کو اسبات کا یقین ہو گیا۔ کہ ضرور چندرکانتا اسی بنباسی کی قید میں ہے آخر مہاراج بیجے سنگھ بول اٹھے۔
بیجے سنگھ۔ جب یہ باغ اور مکان اس لڑکی کی ملکیت ہیں تو ضرور ہے۔ کہ کماری چندرکانتا بھی جب اس طلسم میں اس جگہ آئی ہوگی تو اسی نے اس کو قید کر لیا ہوگا۔

جوگی - نہیں - جسوقت چندر کانتا یہاں آئی ہے - اسوقت یہاں کا کوئی مالک نہ تھا - یہ سب ان کو بعد میں بلایا ہے -

دونوں راجا - مہاراج ایشور کیواسطے اب ہم کوزیادہ پیچ میں نہ ڈالیئے - اس راز کا افشا کیجئے - کیونکہ ہم لوگ سخت بیتاب ہیں -

یہ بات سُنکر بابا میلا ناتھ ہنس پڑے بنباسی کو معہ دونوں سکھیوں کے اپنے پاس بلایا - بنباسی معہ دونوں سکھیاں جوگی کے پاس حاضر ہوئیں بابا میلا ناتھ نے کوئی چیز جو بہت ہی باریک تھی اسکے چہرے پرسے اُتاری اسکا اُتارنا تھا کہ سب کے سب حیرت میں رہ گئے - کیونکہ اب سب نے پہچان لیا کہ وہ بنباسی در اصل چندر کانتا ہے - اسیطرح ان دونوں سکھیوں کے منھ پرسے بھی اسی طرح کا پتلا ورق اوتار کر الگ پھینکدیا تو معلوم ہوا کہ زرد کپڑے والی صبار فتار اور کاشانی ماہ رخسار ہیں -

جوگی جی نے کماری کا ہاتھ پکڑکے مہاراج بجے سنگہ کے قدموں پر ڈالدیا مہاراج نے دیر تک اس کو گلے سے لگائے رکھا اس کے بعد راجہ رندھیر سنگہ کے قدموں میں ڈالدیا - راجہ رندھیر سنگہ نے سر پر ہاتھ پھیرا اور پیشانی پر بوسہ دیا -

راجکمار کی خوشی کی کوئی انتہا ہی نہ رہی - جب وقت انکو یہ معلوم ہوا کہ بنباسی در اصل چندر کانتا ہے -

آج کی خوشی کا کوئی اندازہ نہ تھا سب کے چہرے مارے خوشی کے کندن جیسے چمکنے لگے - اگر - جوگی نے کماری اور کمار اور عیاروں کو پہلے

ملا نہ دیا ہوتا تو ضرور تہا کہ اس وقت جوش محبت سے بیتاب ہوکر ایک دوسرے کے گلے سے لپٹ جاتے اور بزرگوں کی موجودگی کو بھی خیال میں نہ لاتے اسی خیال سے دور اندیش جوگی نے پہلے ہی اس کو ٹھنڈا کردیا تہا جسے بزرگوں کا خیال کرکے یہ لوگ ضبط کرگئے۔

اٹھارہواں بیان

غرض وہ دن تمام خوشی میں بسر ہوا۔ رات کو دونوں راجوں کے اصرار سے جوگی نے مفصل حال بیان کرنا شروع کیا۔

جوگی مجھے معلوم تہا کہ اس پہاڑی سے متعلق ایک چھوٹا سا طلسم ہے۔ اور اس کی مالک شادی سے قبل کماری چندرکانتا ہوگی اور یہ بھی معلوم تہا۔ کہ اس کے جہیز کا سب سامان اس طلسم میں ہے اسی کیواسطے یہ طلسم بنایا گیا ہے۔ طلسم سے مراد یہ ہے کہ کسی شخص کے واسطے جو طلسم بنانے والے کی پیدا ہونے والی نسل میں ہوگا۔ کوئی چیز طلسم بناکر محفوظ طریقہ سے اس کے نام پر رکھی جائے۔ اس کے سوائے اور کوئی شخص حاصل نہیں کرسکتا ہے۔ طلسم کو بڑے بڑے کاہن اور حکیم بڑی حکمت اور بڑی محنت سے تیار کراتے ہیں طلسم وہی شخص تیار کرتا ہے۔ جس کے پاس بے انتہا مال خزانہ ہو نجومی اس کو پتہ دیتے ہیں کہ تیری آئندہ نسل میں فلاں شخص بلند اقبال ہوگا۔ چنانچہ اسی کے نام پر وہ خزانہ رکھکر طلسم قائم کیا جاتا ہے۔

باقی طلسم کی کیفیت کسی فرصت کے وقت میں راجکمار کی زبانی سُن لیجئے گا۔ کماری چندرکانتا نے اس طلسم میں دو روز تک سخت تکلیف اٹھائی۔ دو روز گذرنے کے بعد میں یہاں آیا اور ان کو اس قید سے چھوڑایا۔

رند ہیر سنگھ۔ مگر طلسم توڑنے والے میں تو طاقت ہمت جوانمردی ہر ایک جوہر ہونا ضروری ہے۔

جوگی۔ بیشک مگر کماری کو ان میں سے کسی چیز کی ضرورت نہ تھی کیونکہ اس طلسم کے کل معاملات اس طلسم سے وابستہ تھے جس کو راجکمار شکست کر چکے تھے۔ اگر وہ نہ ٹوٹتا تو البتہ کماری کو ان سب چیزوں کی طلسم توڑنے کے وقت ضرورت ہوتی۔

فتح سنگھ۔ آپ نے کماری کو کس راہ سے چھوڑایا۔ کیونکہ جب ہم لوگ آئے۔ تو ہم سے کچھ بن نہ پڑا۔

جوگی۔ بے شک اس طلسم میں ایک راستہ اور تھا۔ جہاں سے میں راجکماری کو چھوڑا کر لا سکتا تھا۔ مگر مجھے تو یہ طلسم ان کے ہاتھ سے فتح کرانا تھا۔ اور وہ دولت جو یہاں رکھی تھی راجکماری کو دلانا تھی۔

کمار۔ بے شک آپ جوگی پرشن ہیں سب کچھ کر سکتے ہیں۔

جوگی۔ ہرگز نہیں جو چیز تمہارے ساتھ رہنا ممکن ہے وہ ہی میرے واسطے بھی ناممکن ہے۔ اور میں جیسا جوگی ہوں وہ بھی آپ کو معلوم ہو جاوے گا۔

اب سنئے میں اس چشمے سے اتر کر اور اس طلسم کے
دروازے کو کھول کر جو آپکا بتایا جائے گا۔ یہاں آیا اور
کماری کو رہا کر گئے جو بالکل نے لبس تھی۔ لے کر اس طلسم میں
داخل ہوا۔ جس وقت میں نے ان دونوں کو یعنے کماری کو رہا
کیا ہے۔ یہ بہت خوفزدہ ہو گئیں میں نے ان کی تسلی کی
کہ میں صرف تمہیں چھوڑانے کے لئے آیا ہوں جسجگہ یہ قید
تھیں اس کے بازو میں ایک دروازہ تھا۔ اس دروازہ سے
راستہ اس طلسم میں جا نکلتا تھا۔ جس کو کمار فتح کر رہی تھی
گو میں کماری بیندر کھا تا اور صار فتار کو اس راستہ سے گھر
پہنچا سکتا تھا۔ مگر ایسے طلسم کے مال و اسباب کے خیال سے
کہ کماری کو ملے میں نے مصیبت اٹھائی۔
یہ مجھے معلوم تھا کہ راجکمار صرف کماری کے خیال سے کہ
ان کو رہا کریں اس طلسم کو توڑنے میں مال و دولت کی لالچ
سے نہیں۔ اگر میں کماری کو پہنچا دیتا۔ تو وہ مال طلسم کا طلسم ہی
میں رہ جاتا۔ اور کمار مال کے واسطے کبھی اتنی محنت نہ کرتے
اس خیال سے میں نے کماری کو گھر نہ پہنچایا۔ کیونکہ مجھہ کو منظور تھا
کہ یہ مال اسیطرح پڑا رہے۔ میں چاہتا تھا کہ یہ مال و اسباب
کمار اور کماری کو ملے۔
میں نے تمام حال کماری سے کہا اور کہا کہ اگر میرا کہنا قبول

نہ کروگے - تو اسی جگہ تم کو چھوڑ کر چلا جاؤنگا - ان دونوں نے
میری بات کو قبول کیا اور قسم میں نے ان دونوں سے لے لی کہ میری
بغیر اجازت کوئی کام نہ کریں - انہوں نے قسم کھائی -
الغرض یہ تو مجھ کو معلوم تھا - کہ اس طلسم کا مال سوائے راجکماری
کے اور کوئی نہیں لے سکتا - مگر یہ معلوم نہ تھا کہ یہاں کی چابیاں کہاں ہیں
غرض ہم لوگ اس باغ میں گئے دونوں سے آئے اور
پھلوں پر گذارا کرتے رہے - ایک روز میں باغ میں ٹہل رہا تھا
راجکماری اور صبا رفتار ایک درخت کے نیچے بیٹھی زمین کرید رہی تھیں
یکایک زمین کریدتے کریدتے ان کے ہاتھ کو کوئی سخت چیز معلوم
ہوئی ان کو شوق ہوا اور کھودا - تو وہ صندوقچہ لوہے کا تھا - اس کو
کھولا تو اس میں سے ایک کنجیوں کا گچھا نکلا - راجکماری اور صبا رفتار اسکو
لیکر میرے پاس آئیں اور بولیں - بابا بابا ایک جگہ زمین سے ہم
کو یہ کنجیاں ملی ہیں میں بہت خوش ہوا کیونکہ وہ سب طلسمی خزانے کی کنجیاں تھیں
غرض اب میں نے گوگچھا چندر کانتا کے ہاتھ میں دیدیا اور
تمام قسم کے تالے کماری نے ایک ایک کرکے کھولے اس قدر خزانہ
اس باغ میں ملا جس کا بیان کرنا ناممکن ہے - یہ حال بھی آپ دیکھکر
حیرت کرینگے اور کل جہیز راجکماری کا تیار رکھا ہوا ملا - اس کے علاوہ
چار باغ میں خزانے زر و مال اسباب اور جہیز سے بلب جو سب جواہرات
سونے اور چاندی کا ہے - جس کی قیمت قارون کا خزانہ خرچ کرنے

پر بھی ایک حصّہ ادا نہیں ہو سکتا۔ سب سامان یہاں سے دستیاب ہوا۔ اس کے علاوہ طلسم میں بہت نزدیک میں شہر صورت کے پاس ایک راستہ مجھ کو مل گیا جہاں سے میں اکثر اپنے گھر جاتا تھا اور رفتہ رفتہ کل سامان کماری کے آرام کا یہاں لاتا تھا غرض اس کے بعد ان کی صورت تبدیل کر دی۔ کیونکہ انہوں نے ضد کی کہ ہم کو باہر پھرنے کی اجازت دو۔ غرض میں نے ان کو اجازت دی۔ مگر یہ تاکید کر دی۔ کہ اپنا راز کسی کو معلوم نہ ہو۔ غرض یہ لوگ ان گھوڑوں پر چڑھ کے ان کو لا دیتے تھے اکثر سیر کو باہر جایا کرتی تھیں جب تک میرا مطلب پورا نہ ہوا اس وقت تک میں نے اس راز کو پوشیدہ رکھا۔ اب چونکہ بھگوان کی دیا سے میرا مطلب پورا ہوا۔ راجکمار کو بھی اور راجکماری کو بھی خزانہ مل گیا دونوں طلسم بھی فتح ہو گئے۔ اب تک کماری میری لڑکی اور بنبا ہی کے نام سے مشہور تھی۔ مگر اب یہ چندر کانتا راجہ بیجے سنگھ کی لڑکی ہے۔ اور آپ کی ملکیت ہے۔ اس کے آپ مختار ہیں جو مناسب سمجھیں کریں۔

رندھیر سنگھ۔ خیر دریافت تو بہت کچھ کرونگا۔ مگر پہلے یہ بتائیے کہ آپ کون مہاتما ہیں۔

بیجے سنگھ۔ ہاں مہاراج اس راز کے معلوم کرنے کے لئے میں بھی بیتاب ہو رہا ہوں ؎

جوگی۔ آپ کیوں اسقدر پریشان ہوتے ہیں لیجئے دیکھئے یہ جوگی نے مصنوعی داڑھی اور وہی باریک مصالحہ چہرے سے اوتار کر الگ کیا۔ اب تو سب نے پہچان لیا۔ کہ یہ شہنشاہ عیاران دیوان کرن سنگھ فتح سنگھ کے والد اور راجہ رندھیر سنگھ کے دیوان ہیں۔ بس مہاراج رندھیر سنگھ نے دوڑ کر گلے سے لگا لیا اور بجے سنگھ مہاراج نے بھی خوب گلے سے لگایا۔ دونوں نے بھائی کا خطاب دیا۔ سوگاؤں بجے سنگھ نے اور سوگاؤں رندھیر سنگھ نے انعام میں

رندھیر سنگھ۔ کرن سنگھ واقعی تم نے وہ کام کیا ہے۔ کہ صورت اور بیان دونوں راج تمہارے احسان سے کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتے۔

کرن سنگھ۔ مہاراج اس خانہ زاد نے کچھ نہیں کیا یہ سب ایشور کی کرپا ہے۔ اگر مجھ سے کوئی خدمت ہو بھی۔ اول تو ہوئی نہیں۔ تو میں ہرگز کسی تعریف یا انعام کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر غلام وقت پر مالک کے کام نہ آئے تو کیا کام آئیں گے اب میری ایک ایک التجا ہے۔ مہاراج بجے سنگھ جی راجکمار کو اپنی غلامی میں قبول فرما دیں۔

رندھیر سنگھ۔ کمار کا ہاتھ پکڑ کر مہاراج بجے سنگھ کے ہاتھ میں دے کر

رندھیر سنگھ۔ مہاراج بجے سنگھ یہ غلام میں تمہاری خدمت میں دیتا ہوں اسے قبول کرو۔

بجے سنگھ۔ میں اس عطیہ کو باعث فخر سمجھونگا کہ راجکمار بیریندر سنگھ جیسا بہادر جوان میرا داماد ہے۔

کماری کا ہاتھ رندھیر سنگھ کے ہاتھ میں دے کر یہ لونڈی آپ کی خدمت میں دیتا ہوں۔

رندھیر سنگھ۔ میں اپنی خوش قسمتی سمجھا کرونگا کہ چندر کانتا جیسی راجکماری اور میرے محل کا چراغ ہو۔

کرن سنگھ۔ مہاراج بجے سنگھ جی اب آپ پاٹن راجکماری کو ہمراہ لے کر تشریف لے جائیے۔ کیونکہ مہارانی راجکماری کے غم میں سوکھ کر کانٹا ہوگئی ہونگی۔ ان کو ان کے پاس پہونچائیے تاکہ انکے کلیجے کو بھی ٹھنڈک پہنچے۔ اور اتنے دنوں کے بعد اپنے لخت جگر سے ملیں یا رندھیر سنگھ سے مہاراج آپ بھی صورت تشریف لے چلئے کسی سامان کے تیار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ دونوں طرف کا سامان تیار ہے شادی کا دن مقرر کرکے ودع کرکے لے آئیے اس طلسم میں جو سامان ہے اس کو پاٹن پہنچانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ پھر بھی یہاں لائیگا۔ راجکماری نے ہمیشہ کی رہائش کا اسی جگہ ارادہ کرلیا ہے۔ یہاں کی آب وہوا ان کے مزاج کے موافق ہے۔ کیا ضرورت ہے کہ لوگوں کی آنکھوں سے سب سامان نکالا جائے۔ برات لے کر جائیے۔ بدا کر کے اسی جگہ لے آئیے۔ اور کچھ عرصہ ان کو اسی جگہ آرام سے رہنے دیجئے۔ کیونکہ دونوں نے بہت تکلیف اٹھائی ہے۔ دونوں راجوں نے اس بات کو بڑی خوشی سے منظور کیا۔ مہاراج بجے سنگھ کماری کو لے کر پاٹن تشریف لے گئے اور

رندھیر سنگھ مہاراج کمار کو لیکر صورت چلے آئے۔
اس کے بعد کرن سنگھ نے سب کو خزانے کی اور تمام باغ وغیرہ کی
خوب سیر کرائی دونوں راجوں نے اس خزانے کو دیکھہ کر کہا کہ دونوں
راجوں میں ان کا تیسرا حصہ بھی نہ نکلے گا۔
راجکماری کی سواری کے واسطے جواہرات کی جڑاؤ پالکی خزانے
سے نکالی گئی۔ باقی سب گھوڑوں پر سوار ہوکر روانہ ہوئے۔ راجکماری
کو لیکر مہاراج بجے سنگھ پاٹن پہنچے۔ رانی پاربتی خوب گلے مل کر
روئیں۔ مہاراج نے تمام حال بیان کیا۔ غرض سب ہنسی خوشی رہنے
لگے۔ شادی کی تیاری شروع ہوگئی۔
ادہر کنور بیریندر سنگھ بھی بڑی خوشی سے اس روز کا انتظار کرنے لگے
آٹھ روز کے بعد پاٹن سے تلک بڑی دھوم دھام سے صورت میں
دیوان مادھو سنگھ لے کر آئے بڑی سجاوٹ سے تلک آیا جس کے
بیان کیواسطے بہت کچھہ کاغذوں کی ضرورت ہے۔ غرض پاٹن سے
صورت تک برابر آرائش ہوگئی۔ تلک راجکمار بیریندر سنگھ کو مہاراج
بجے سنگھ کی طرف سے دیوان مادھو سنگھ نے اپنے ہاتھ سے پہنایا۔
اب راجکمار کی شادی کی دھوم دھام شروع ہوئی صورت سے پاٹن تک
دوکانیں لگ گئیں۔ محتاجوں اور فقیروں کیواسطے کھانا ہر جگہ تیار۔
تمام دنیا کی آرائش ادہر اور ادہر کی گئی۔ دونوں راجوں کی ایک
ہی اولاد تھی۔ اس لئے خزانوں کا منہ کھولدیا۔ خوب اچھی طرح دل کے ارمان نکالے

غرض وہ دن آن پہنچا کہ راجکمار بڑی دہوم دہام سے جیسے دہوم دہام
کہی چشم فلک نے نہ دیکھی تھی برات لے کر پاٹن پہنچے۔
غرض بڑی دہوم دہام سے وہاں دعوت پندرہ روز تک ہوتی رہی
پندرہ روز کے بعد پھیرے ہوئے۔ اور برات بدا ہو کر صورت پہنچی۔
جسوقت راجکمار کے پھیرے ہوئے تو تین دولہا تھے اور تینوں گھوڑوں پر
سوار ہو کر پاٹن گئے۔ یعنے اول گھوڑا راجکمار کا اس کے بعد فتح سنگہ کا
اس کے بعد شام سنگہ کا اسیطرح پاٹن میں بھی تین دولہن نظر آتی تہیں۔
اول راجکماری چندر کانتا۔ دوم صبا رفتار۔ سوم ماہ رخسار۔ الغرض
راجکمار کے ساتھ انکی بھی کل رسمیں ادا ہوئیں غرض تینوں اپنی اپنی
دلہنوں کو وداع کرا لے چلے۔ مہاراج نیچے سنگہ نے اپنی ریاست بھیر میں بھیجی
کو دیدی۔ غرض یہ برات بڑی دہوم دہام سے پانچ بجے صورت پہنچی۔
دلہن کو اتروایا گیا۔ اور راج محل میں داخل ہوئیں۔ اور فتح سنگہ کی
بہو کو دیوان کرن سنگہ نے اوتارا اپنے مکان میں اور شام سنگہ کی برات بھی
اسی مکان میں اتری۔ غرض حجلہ عروسی کی تیاری ہونے لگی اور دلہا دلہن
آنے والی رات کا جو ہزاروں مصیبتوں اور کروڑوں آرزوؤں کے بعد آج
نصیب ہو گی۔ غرض یوں توں کر کے رات ہوئی گھر والوں نے دلہن کو خوب
سنوار کر حجلہ عروسی میں داخل کیا۔ اب سُنئے
جس وقت کنور بیر بیندر سنگہ حجلہ عروسی میں داخل ہوئے تو انکی آنکھیں
حسن کی چمک سے جھپک گئیں دیکھا کہ ایک آفتاب عالمتاب سنہری شعاؤں

سے لذا ہوا برج محن میں جلوہ افروز ہے۔ اسوقت جو راجکماری چندر کانتا
کے حسن کا عالم تھا وہ بیان نہیں ہو سکتا۔ راجکمار جا کر مسہری پر جا کر
برابر بیٹھ گئے۔ اور چاہا کچھ بات کریں۔ مگر کوئی جواب نہ ملا۔ ان سے
کہاں ضبط ہو سکتا تھا۔ جھٹ گلے سے لگا لیا۔ چٹاخ پٹاخ بوسے
لینے شروع کئے دونوں طرف سے کشمکش شروع ہو گئی۔ کسی کا دست
گستاخ دراز ہوا۔ کوئی کسما کر بند کو سمیٹ کر کھڑی ہو گیا۔ کسی نے گرگ
کر وہ دست درازی شروع کر دی۔ ہوتے ہوتے نوبت بایں جا رسید
کہ یکایک کسی نے تھک کر ہاتھ پیر ڈھیلے چھوڑ دیئے۔ بس پھر کیا تھا
جھٹ مسہری کے پردے چھوٹ گئے۔ سینے سے سینہ لب سے لب مل گئے
ہماری شرم نے اب ہم کو وہاں سے رخصت ہونے کی فہمائش کی
وہاں سے رخصت ہو کر ہم فتح سنگھ کے حجلہ عروسی میں پہنچے۔ وہاں بھی یہ
کیفیت نظر آئی۔ شام سنگھ کے پاس گئے تو وہاں بھی وہی سین نظر آیا
اب یہاں ہمارا اور ناظرین کا بولنا ٹھیک نہیں ہے۔ اور مدت
پر ارمان عاشقوں معشوقوں کے اہمان نکلنے دو۔ پیارے ناظرین
ہم بھی اب آپ سے رخصت ہوتے ہیں۔ اگر زندہ رہے تو پھر ملینگے

اٹھو جاتے ہیں بتکدہ سے میر
پھر ملیں گے اگر خدا لایا

تمام شد